قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

کہہ آیا سچ اور مٹ گیا جھوٹ بیشک جھوٹ مٹنے ہی والا ہے (بنی اسرائیل رکوع ۹ آیہ)

پادری عماد الدین لاہز کی لیاقت و راستبازی کا نمونہ

یعنی رسالہ

۲۱۶۸

مرآۃ الیقین

لاغلاط ہدایۃ المسلمین

جسمین نہایت اختصار کے ساتھ کل کتاب مذکور کی اصلی مقاصد کا جواب ہے

مؤلفہ امام المتکلمین رئیس المناظرین کاشف رموز خفی و جلی جناب مولوی سید محمد علی صاحب کانپوری

مطبع نامی واقع کانپور میں رونق بخش طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد والصلوۃ والسلام علی من بشر بہ فی الانجیل باسمہ احمد وعلی آلہ الامجد
واصحابہ المُمَجَّد بعد حمد وصلوۃ کے یہ خاکسار خیرخواہ انام محمد علی نام بھائی مسلمانون اور عیسائیون کی خدمت مین
عرض کرتا ہی کہ عرصہ بیس برس کا ہوا کہ اہل اسلام اور عیسائیون مین بازار مناظرہ نہایت گرم ہوا تھا اور مولوی
رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر وزیر خان صاحب نے اہل اسلام کیطرفسی جس زور شور سے تحریرین کین ہین اونھین ہر
منصف مزاج دیکھکر اونکی داد دیسکتا ہی اوس وقت مین جو اونکے مقابل پادری فنڈر صاحب تھے اونھون نے
بہت کچھ زور مارا مگر مولوی صاحب نے اونکو مناظرہ تقریری اور تحریری مین کیسا کیسا عاجز کیا ہی کہ پادری صاحب
کا دل ہی جانتا ہوگا یا جن منصف مزاجون نے اوس مناظرہ کو دیکھا ہی وہ اس کیفیت سی بخوبی آگاہ ہین
مولوی صاحب نے بڑی بڑی کتابین اس فن مین تصنیف کین مثلاً ١- ازالۃ الاوہام ٢ ازالۃ الشکوک ٣
اصح الاحادیث ٤ تقلیب المطاعن ٥ معدل اعوجاج المیزان ٦ اظہار الحق وغیرہ ازانجملہ اونکی ایک کتاب
لاجواب اعجاز عیسوی ہی عجب نادر کتاب ہی جسکی خوبی بیان نہین ہو سکتی کسی مخالف کا زہرہ نہین کہ
اسکے جواب مین قلم اوٹھا سکے یون آئین بائین شائین بکنے کو جسکے جی مین آئے بکے جسوقت مین یہ کتاب
لکھی گئی اوس وقت مین بڑے سیاح پادری فنڈر صاحب موجود تھے اور مدت تک بعد طبع اوس کتاب کے
زندہ رہے اور متعدد کتابین اس مناظرہ مین لکھین اور بہت کچھ خاک چھانی مگر اسکے جواب مین قلم نہ اوٹھا سکے

اور بعد اسکے چودہ برس تک کسی پادری کالے یا گورے نے اوسکے جواب مین دم نہ مارا بعد اس مدت کے
۱۸۹۵ء مین ایک کرشچین عماد الدین نے اپنی سرخروئی کے لیے اسکے مقابلہ مین لاف زنی کی اور آدھی تہائی کتاب
کے جواب مین اولٹی سیدھی تقریرین کین اور چکنی چپڑی باتین بنائین تاکہ مشن کا تر لقمہ کسی طرح ہضم ہووے
مگر بفضلہ تعالی مجیب صاحب چونکہ طرفین کے علم سے بے بہرہ تھے جہان کوئی تقریر اولٹی سیدھی نچلی وہان
ہٹ پٹ مولوی صاحب کے حوالون سے انکار کر دیا اور بڑے بڑے علمای مسیحیہ کو مجہول الحال غیر معتبر بتا دیا بیچارے
کیا کرتے کسیطرح پیچھا تو چھوڑاتے مصرعہ عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت ست * مجیب نے سمجھا کہ اس وقت تو صلہ مین
روپیہ ہاتھ آئیگا آیندہ دیکھا جائیگا اس کتاب کو چھپے ساتوان برس ہی اس عرصہ مین اہل اسلام نے بہت
کچھہ اس کتاب کی خدمت کی ہی چنانچہ ایک جواب کامل جناب مولوی حافظ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہی جسکا نام
رجم الشیاطین ہے اور ایک جواب جناب مولوی ابو المنصور صاحب نے تحریر کیا ہی جسکا نام **عقوبت الضالین** ہے اور
یہ بھی سنتا ہون کہ ایک جواب مولوی عبید اللہ صاحب نے ارقام کیا ہی اور باقی متفرق تحریرین اہل اسلام نے اوسکے جواب مین
لکھی ہین اور کچھہ تحریرین منشور محمدی مین چھپ بھی گئی ہین مگر بوجوہ چند کوئی جواب کامل اب تک اس کتاب کا مطبوع نہین ہوا اول تو یہ
کہ اکثر اہل اسلام دیندار مثل حضرت مسیح اور اونکے حواریون کے محض بے بضاعت اور متوکل ہین گو بعض شخص بسبب
کسی مصلحت کے سفید پوش ہون مگر حقیقت حال دیکھیے تو اونکے گھر مین سوائے اللہ کے نام کے اور کچھہ نہو گا اور
نہین کچھہ ثروت ہی وہ ادھر کچھہ توجہ نہین کرتے دوسرے یہ کہ بعض اہل اسلام کے ذہن مین یہ سمایا ہی کہ مباحثہ
محض لغو چیز ہی مفت مین تضییع اوقات ہی اور بعض صاحب عیسائیون کی تحریرون کو محض بے حقیقت سمجھکر کچھہ
التفات نہین کرتے غرض ایسی وجوہون سے پادریون کو بہت کچھہ دلیری ہو گئی ہی اگر اہل اسلام کو توجہ تام ہوتی تو
کسی پادری کو مجال کلام نہوتی اس خاکسار سے بعض احباب نے ہدایت المسلمین کے کامل جواب کی درخواست کی تھی
مگر چونکہ مین نہایت عدیم الفرصت تھا اونکی تعمیل ارشاد سے معذور رہا اور بالکل اعراض بھی مناسب نہ جانا
خیال مین آیا کہ ہدایت المسلمین کی کچھہ اغلاط اور اوسکے مصنف کی بیباکیان اور دروغگوئیان طشت از بام
کر دیجائین تاکہ عوام اونکے دام تزویر مین نہ آئین اور جان لین کہ جن پادری صاحب نے یہ شور و شر مچایا ہی اور
جاہلون مین اپنے تئین بڑا مولوی بنایا ہی اونکی جہالت اور تلبیس کا یہ حال ہی لہذا مین نے یہ رسالہ مختصر

اور نام اسکا مرآت الیقین لاغلاط ہدایۃ المسلمین رکھا اور اسکو تین باب پر منقسم کیا باب اول مین
اون مقامات کا جواب ہی جسمین مجیب نے مولوی رحمت اللہ صاحب کے حوالون کا انکار کیا ہے اور اپنی جہالت
کے باعث مولوی صاحب کو جھوٹا بنایا ہی اس باب سے مجیب صاحب کی دین مسیحی سی کمال ناواقفی اور جہالت اور تعصب
اہل انصاف پر بخوبی ظاہر ہوگا مجھے یاد پڑتا ہی کہ دو یا تین حوالے رہگئے ہین صرف اسوجہ سی کہ وہ کتابین میری پاس
اس وقت موجود نہین ہین اگر اونھین اصرار ہو تو مجمع کرکے یہ دعوی پیش کرین اور مجھے اطلاع دین پھر دیکھین کہ
مثل اونکے نامۂ اعمال کے کیسی روسیاہی اونکو ہوتی ہے باب دوم مین پادری صاحب کے چند دروغ بیان
کیے گئے ہین جنسے اونکی بکمال بددیانتی اور تلبیس عوام ثابت ہوتی ہے باب سوم مین بعض اون
اغلاط کا بیان ہی جنسے مجیب کی ناواقفی دین اسلام اور علوم عربیہ سے اظہر من الشمس ہوجایگی

باب اوّل

مجیب صاحب اپنے دیباچہ مین مولوی صاحب کی نسبت لکھتے ہین صفحہ (۸) اور بعض بعض جگہ محض جھوٹ حوالے دیے کہ
فلان کتاب مین یہ بات لکھی ہے حالانکہ وہان ہرگز نہین لکھی یا اور طرح لکھی ہی اور بعض نام بھی وسنے اپنی دل سی فرض
کر لیے ہین انتہی **اقول** جھوٹ پر تین حرف ای صاحب جو یہ قول پادری صاحب کا محض دروغ بیفروغ ہی مولوی صاحب
کا ایک حوالہ بھی غلط نہین اور نہ کوئی نام فرض کرلیا ہی مجیب صاحب شاید اپنی اوپر قیاس کرتے ہین سو خاطر جمع
رکھین ایسا نہین ہونا چنانچہ ناظرین رسالۂ ہذا کو بعد ملاحظہ اس رسالہ کے بخوبی واضح ہوجایگا اور قطع نظر اسکے
اگر پادری صاحب اس قول مین سچے ہین تو کسی شہر مین مجلس مناظرہ منعقد کرین اور جن کتابون کے حوالون سے پادری صاحب
انکار کرتے ہین وہ بھی موجود ہون اور اس امر کا اشتہار دیدین انشاء اللہ یہ راقم وہان حاضر ہوگا اوس وقت
جلسہ عام مین پادری صاحب کا جھوٹ یا سچ ہر شخص پر ظاہر ہوجائیگا اگر مجیب صاحب کچھ حیادار ہونگے تو ایسا جلسہ کرینگے
یا اس رسالہ کو دیکھکر اپنی کتاب کو دریا مین ڈوبا دینگے اور اگر چکنے گھڑے ہین تو کان مین تیل ڈالکر بیٹھ رہین گے
اور اپنے ہم شہریون کو چکنی چپڑی باتین بناکر خوش کر لینگے اب مین اون بعض مقامون کو نقل کرتا ہون جنمین
پادری صاحب نے مولوی صاحب کی حوالون سے انکار کیا ہی یا بے سند بتایا ہی **مقام اوّل** صفحہ ۱۵ - مولوی صاحب نے

کہا کہ فرقۂ ایبونی ٹیر اور یونی ٹیرین نے متی کے باب اول اور دوم کو الحاقی بتایا ہی جواب یہ ہی کہ آپ اول تو بلا سند کتاب یہ دعوی کرتے ہین جواب یہی طلب حقیقت اور دعوی تحقیق ہی کہ مشہور تفسیر ہارن بھی تو دھوکا حوالہ بے سند بتا دیا مگر بیچارے کیا کرین اتنا مادہ کہان سے لاوین کہ تفسیر ہارن دیکھین اب مین انکو بتائے دیتا ہون کسی سے مقام نکلوا کر پڑھوا لیجیے گا ہارن صاحب جلد ۴ صفحہ ۲۷۲ متن و حاشیہ مطبوعہ ۱۸۲۱ء مین لکھتے ہین کہ فرقہ یونی ٹیرین نے انجیل متے کے باب اول و دوم کو الحاقی اور جعلی قرار دیکر اپنے نسخہ سے نکال ڈالا اور فرقہ ایبونی ٹیر کی دو قسمین ہین اور دوسری قسم کے نسبت ہارن نے تسلیم کیا ہی کہ انکے نسخہ مین یہ دونون باب تھے (ہارن جلد ۴ صفحہ ۲۷۶) **مقام دوم** قولہ صفحہ ۴ ۵ یہ جو مولوی صاحب نے کہا کہ جیروم نے آخر باب (انجیل مرقس) پر بعض متقدمین کا شبہہ بتایا ہی یہ بالکل مولوی صاحب نے جھوٹھ کہا کیونکہ تفسیر ہارن جلد چہارم مین لکھا ہے کہ جیروم یون لکھتا ہی کہ مرقس کا آخری باب تمام یونانی نسخو مین پایا جاتا ہے ہرگز اوسپر کچھ شک نہین **جواب** پادری صاحب کچھ خبر ہی کہان بہکے یہ عجیب بات ہے کہ مولوی صاحب تو اغلاط نامہ کا حوالہ دین اور آپ تفسیر ہارن مین دیکھین دیانت اسیکا نام ہی اہل حق کا یہی کام ہی ناقل جس کتاب کا حوالہ دے اوسے دیکھنا چاہیے نہ یہ کہ حوالہ تو کسی کتاب کا ہو اور آپ دیکھین کسی کتاب مین پھر صفحہ ۵ مین کہتے ہین کہ مولوی صاحب نے جھوٹا حوالہ دیا ہے ہارن صاحب کی کتاب مین موجب پیچ کے دیکھو یہ طرفہ ماجرا ہی کہ وارڈ صاحب کے اغلاط نامہ کا حوالہ اور ہارن صاحب کی تفسیر مین دیکھا جاے یہ وہی مثل ہوئی سے چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا ❊ الا یا ایہا الساقی ادر کاساً و ناولہا ❊ ایسی باتین لکھنے کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہی کہ مجیب نے تعصب کی پٹی اپنی آنکھون پر باندھ لی ہی اسلیے اونھین کچھ نہین سوجھتا یہ تو مجیب کی دھوکے بازی کا بیان تھا اب ناظرین یہ بھی دیکھ لین کہ تفسیر ہارن مین کیا لکھا ہی تا کہ مجیب صاحب کی دروغ گوئی اور لن ترانی بخوبی ظاہر ہو جاے خدا کا شکر ہی کہ ہارن نے بھی کوئی بات مولوی صاحب کے مدعا کے مخالف نہین لکھی ہارن جلد چہارم حصہ ۲ باب ۲ فصل ۲ صفحہ ۲۸۵-۲۸۶ مین لکھتا ہی کہ بعض محققون نے خیال کیا ہی کہ انجیل مرقس کے باب ۱۶ کے آخری ۱۲ درس انجیل نویس کے تحریر نہین ہین اسکا بیان یہ ہے کہ نسائی کی بشپ گریگوری نے کتاب کیا ڈوسیا مین قیامت کے ذکر مین لکھا ہی کہ زیادہ صحیح نسخون مین انجیل مرقس ان الفاظ پر ختم ہوئی ہی (کیونکہ وہ ڈر گئے) اور جیروم کہتا ہے کہ چند نسخے یونانی جو مین نے دیکھے تھے اون مین یہ آیتین نہین تھی انتہی

اب ناظرین ملاحظہ کرین کہ ہارن نے کون بات مولوی صاحب کے خلاف لکھی اصل مدعا جو مولوی صاحب کا ہی اوس
تو ہارن صاحب نے بھی بخوبی ثابت کر دیا یعنی بعض محققین کو اس انجیل کے آخری باب مین شبہہ تھا باقی رہا جیروم
کا قول تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیروم کے دو قول ہین ایک تو بعض متقدمین کا قول اوسنے نقل کیا ہی اور ایک خود
اوسکی راے ہی وارڈ صاحب نے قول اول بیان کیا ہے جسے مولوی صاحب نقل کرتے ہین اور ہارن صاحب نے
قول ثانی نقل کیا ہی بہر حال اسمین بھی کسیطرح کا تعارض نہین **مقام سوم** صفحہ ۵۵ وارڈ صاحب کی کتاب
کا صفحہ سطر بتاؤ ہر گز آپکی بات قابل اعتبار نہین ہو سکتی وارڈ صاحب نے کہین نہین لکھا بلکہ ہارن صاحب نے تفسیر کے
۴ باب صفحہ ۹۴ مین صاف لکھا ہی کہ سب قدیمی ترجمون مین اور سب پورانے نسخون مین لوقا کا ۲۲ باب موجود ہے
ہر گز اوسپر کچھ شک شبہہ نہین انتہی **جواب** مولوی صاحب نے جاہلون کے دیکھنے کو حوالہ نہین دیا جسے اتنی بھی تمیز نہو
کہ اس بحث کا کون موقع اور کون محل ہی اوس سے مولوی صاحب خطاب نہین کرتے مولوی صاحب کا کلام اہل علم سے ہی
جو ہر ایک بات کی موقع اور محل کو جانتے ہین اونھین صفحہ اور سطر کی کچھ حاجت نہین علاوہ اسکے صفحہ اور سطر بتانا
کیسی لغو بات ہی ہمیشہ کتابین بار بار چھپتی رہتی ہین اب اگر کسی شخص نے صفحہ بتا دیا اور دوسرے شخص کے پاس وہ کتاب اوس
سنہ کی مطبوعہ نہوئی تو پھر کیونکر اوسکا صفحہ مطابق ہوگا مثلاً پادری صاحب جو ہارن کا صفحہ بتلاتے ہین میرے نسخہ
مین وہ مقام اوس صفحہ مین نہین ہی تو اب مین کہدون کہ پادری صاحب کی بات قابل اعتبار کے نہین ہے
صفحہ سطر بتاؤ اب پادری صاحب نے جو تفسیر ہارن کا حوالہ دیا ہی اوسکا جواب سنیے اول تو حوالہ کیا خوب دیا ہی
کہ ۴ باب صفحہ ۹۴ بھلا کون سے ۴ باب مین دیکھا جاے تفسیر ہارن مین تو بہت سے چار باب ہین اگر پادری صاحب کا طرز
اختیار کرین تو بی تامل کہدین کہ حوالہ غلط ہے مگر ہمارا یہ شیوہ نہین ہی یہ اونھین کو مبارک رہے قطع نظر اسکے
ناظرین پادری صاحب کی دھوکے بازی اور دروغگوئی کو خیال کرین کہ مولوی صاحب نے تو یہ کہا تھا کہ بعض
متقدمین کو بعض بعض جگہ انجیل لوقا کے بائیسوین باب پر شبہہ تھا مجیب نے بعض بعض جگہ کی قید کو اوڑا کر یہ لکھا
کہ سب پورانے نسخون مین لوقا کا ۲۲ باب موجود ہی اوسپر کچھ شبہہ نہین ہی اب مین مجیب صاحب سے دریافت کرتا ہون
کہ اونکا یہ کہنا کہ لوقا کا ۲۲ باب سب قدیمی ترجمون اور سب پورانے نسخون مین موجود ہے اس سے اونکی
کیا مراد ہی آیا یہ مراد ہی کہ یہ باب پورانے نسخون مین موجود ہے اگرچہ بعض ورس نہون یا کسی مین بعض ورس اسپر شبہہ کا

نشان بنا ہوا ہی اگر یہی مراد ہے تو مولوی صاحب کا مدعا ثابت ہو گیا یعنی ۲۲ باب کے بعض ورس مشتبہ ہو گئی اور
اگر یہ مراد ہی کہ سب نسخون مین بلا کم و بیش ۲۲ باب موجود ہی تو محض دروغ ہی ہارن صاحب ہرگز یہ نہین لکھتے
بلکہ جلد ۴ صفحہ ۳۰۲ مطبوعہ ۱۸۲۲ء مین لکھتے ہین کہ ورس ۴۳ و ۴۴ باب ۲۲ لوک کا نسخہ الکسندریانوس اور واطیکانوس
اور تیلیسٹر اور رونڈ و نیبس لمکی ۱۳۱ اور ترجمہ شہیدک مین نہین ہین اور نسخہ بیلینس اور واطیکانوس نمبر ۱۲۵
اور بعض اور جدید نسخون مین او نپر شبہہ کا نشان بنا ہوا ہے اسلیے انکی صحت مین تنازع ہوا ہی اور اپی فانوس اور
ہلیری اور جیروم شہادت دیتی ہین کہ انکے وقت مین یہ آیتین یونانی اور لاطینی نسخون مین نہ تھین پھر
ہارن لکھتا ہی کہ جن وجوہ سے یہ آیتین نسخون مین چھوٹ گئی تھین یا او نپر شبہہ کا نشان تھا وہ ظاہر ہے یعنی
بزدل لوگون نے اس خوف سے انکو چھوڑ دیا تھا کہ مبادا ایرین فرقہ کی تائید ہووے انتہی اگرچہ ہارن کی راے بہ نسبت ان
درسون کے یہ معلوم ہوتی ہی کہ مشتبہ نہین ہین مگر میری غرض ہارن کی راے بیان کرنا منظور نہین بلکہ اس قدر
منظور ہے کہ ہارن کے بیان سے معلوم ہوا کہ چند نسخون اور چند ترجمون مین یہ آیتین نہ تھین اور بعض مین
مشتبہ ہونیکا نشان تھا - اور ہارن کے اس بیان سے یہ بھی ثابت ہوا کہ متقدمین مسیحی اپنے مخالف کے خوف سے اپنی
کتاب مین تغیر کر دیتے تھے خیال کرنیکا مقام ہی کہ ایسے شخصون کی کتاب پر کیونکر اعتبار ہو سکے باوجود ان باتون کے
پھر اپنی کتاب کے اعتبار کا دعوی ہی **مقام چہارم** قولہ ۵۶ - اور وہ جو لوتھر صاحب کی نسبت لکھا ہی کہ
وہ تینون انجیلون کو نہ مانتے تھے اور حوالہ و السنگہام کا دیا ہی بالکل غلط ہے اور لوتھر صاحب پر بہتان بندی ہی
و لسنگہام مین ہرگز نہین لکھا **جواب** یہ کتاب ابتک مجھے میسر نہین آئی مگر مین بالیقین یہ کہتا ہون کہ حوالہ
صحیح ہے اور پادری صاحب جھوٹے ہین کیونکہ جب ہمنے سو جگہ اونکا جھوٹ دیکھا اور جن جن حوالون کا اونھون
نے انکار کیا تھا وہ سب صحیح نکلے پھر یہان بھی ہمین اوسی پر قیاس کرنیکا نہایت موقع ہی اگر پادری صاحب اپنے
دعوی مین سچے ہین تو تحریر کرین کہ یہ کتاب میرے پاس موجود ہی یا فلانی جگہ مل سکتی ہی جسکا جی چاہے اوسے
دیکھکر نکال دے پھر دیکھیے کہ ہم نکال دیتے ہین یا نہین **مقام پنجم** قولہ صـ۵۷ یہ جو کہا ہی کہ مدرسہ اسکندریہ کے
کسی طالب علم نے یہ انجیل لکھی ہے کیسی نادانی اور جہالت کی بات ہی اسکندریہ کا مدرسہ اس انجیل کی تصنیف
کے بعد ہوا ہی کیا اوسکے طالب علم عالم خیال مین پہلے ہی فاضل ہو چکے تھے **جواب** ماشاء اللہ پادری صاحب

کی کیا تقریر ہے کہ طفل مکتب بھی دیکھکر ہنستے ہین بھلا یہ تو فرمایے کہ جو شخص یہ بات کہتا ہی کہ انجیل یوحنا مدرسہ
اسکندریہ کے کسی طالب علم نے تصنیف کی ہی وہ اس امر کو کب تسلیم کرتا ہی کہ مدرسہ اسکندریہ اس انجیل کے
تصنیف کی بعد ہوا ہی یہ تو آپکا دعوی ہی اسکو دلیل مین پیش کرتے ہو اگر آپکا قول صحیح ہے تو طرف ثانی بھی
کہہ سکتا ہی کہ یہ کہنا کہ انجیل یوحنا مدرسہ اسکندریہ کے قبل تصنیف ہوئی تھی کیسی جہالت اور نادانی ہی کیونکہ
یہ انجیل مدرسہ اسکندریہ کے طالب علم نے لکھی ہے پھر کیا اوسکے طالب علم عالم خیال مین پہلے ہی فاضل
ہو چکے تھے جو اس تقریر کا جواب مجیب عجیب نے سوچ رکھا ہو وہی جواب اونکی تقریر کا ہو جائیگا اور پھر پادری صاحب
ارجن کی تعریف لکھتے ہین کہ بہت بڑا عالم فاضل مشہور اور معروف ہی وہ کلام الٰہی کی تحقیقات مین کتابین
تصنیف کر رہا ہی مین کہتا ہون یہ وہی ارجن ہی جو اپنی تفسیر کے پانچوین جلد انجیل یوحنا کی شرح مین لکھتا ہے
کہ پولوس نے جمیع کنائس کیطرف کچھہ نہین لکھا اور جو کسی کیطرف کچھہ لکھا بھی ہے تو صرف دو چار سطرین تاریخ
یوسے بیس کتاب ۶ باب ۲۵) اب کہیے اگر ارجن بڑا محقق ہی اور اوسکے قول پر دارمدار ہے تو تمام نامہاے
پولوس کو انجیل سے خارج کیجیے اور مین ارجن کی اس تحقیق پر صاد کرتا ہون افسوس کہ اسکی تحقیق مین کچھہ
تھوڑی سی کسر رہ گئی یقین تھا کہ اگر کچھہ دنون اور تحقیق کرتا تو کل انجیلون سے انکار کرتا سوا اصلی انجیل کے
اور یہ بھی یاد رہے کہ ارجن وہ شخص ہے جسنے فتوی دیا تھا کہ جھوٹی کتابین بنا کر حواریون کیطرف منسوب
کر دینا جائز ہے چنانچہ مسٹر ولیم میور صاحب تاریخ کلیسا کے باب سوم حصہ دوم مین لکھتے ہین جب ارجن کا یہ حال تھا
تو کیا عجب تھا کہ یہ انجیل اوسنے اپنے طالب علم سے لکھوا کر یوحنا کا نام لکھوا دیا ہو **قولہ** اور استاڈلن کوئی
فرضی یا مجہول نام ہی جسکو دنیا مین نہ کوئی عالم جانتا ہے نہ کوئی جاہل الخ **جواب** کسی جاہل کے سمجھانے
سے کوئی مشہور شخص مجہول نہین ہو سکتا پادری صاحب آپنے یہ کتاب لکھہ کے اپنی جہالت کیون طشت ازبام
کی اگر خوف خدا نتھا تو دنیا کی رسوائی کا تو کچھہ خیال کیا ہوتا سنیے استاڈلن وہ عیسائی عالم ہے جسے
ہارن نے اون عالمون مین شمار کیا ہی جو یوحنا کی انجیل مین اوس عورت کے زنا کے قصہ کی صحت کے قائل ہین
اور کتاب استاڈلن جسکا نام ہارن نے لکھا ہے ۱۸۰۶ء مقام گٹن گا ملک جرمن مین مطبوع ہوئی ہی تفسیر
ہارن صاحب جلد ۴ حصہ ۲ باب ۲ فصل ۵ ذکر انجیل یوحنا دفعہ ۴ صفحہ ۳۱۶ متن و حاشیہ دیکھہ لو **مقام ششم قولہ**

صفحہ ۵ یہ اونکا بیان کہ ہارن صاحب الوجین فرقہ کی نسبت ایسا لکھتے ہین بالکل غلط اور جھوٹ ہی اور ہارن صاحب پر بہتان ہی الخ **جواب** صاحب اعجاز کی یہ غرض نہین کہ ہارن خود اس فرقہ کے وجود کا قائل ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہارن کے بڑے بڑے قبلہ گاہ اوسکے وجود کے قائل ہین اور ہارن نے اونکا قول نقل کیا ہی وہ قول یہ ہے کہ الوجین فرقہ جسکا وجود دوسری صدی مین بیان کیا جاتا ہی اوسکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ اوسنے انجیل یوحنا اور اوسکی کل تصنیفات سے انکار کیا ہی مگر ہمکو فرقہ الوجین کی خبر نہین ملتی کیونکہ ہمکو اونکی کوئی کیفیت نہین ملتی بجز اون مابعد اور غیر محقق حالات کے جو فلاسٹر اور ابی فانوس اور اری نیوس اور یوسے بیس نے لکھا ہی اور قدیمی مورخین جو انکے قبل گذرے وہ انکے حالات بیان نہین کرتے اسلیے گمان غالب ہے کہ کوئی ایسا فرقہ مبتدعہ نہ تھا انتہی اب اہل انصاف ملاحظہ کرین کہ مولوی صاحب کا مطلب بہرحال ثابت ہے کیونکہ علمای مسیحیہ فرقہ الوجین کے قائل ہین اور ہارن نے چار معتبر شخصون کا نام بھی بتایا جو اس فرقہ کے وجود کے قائل ہین البتہ ہارن اٹکل پچو اپنا گمان یہ بیان کرتا ہے کہ کوئی ایسا فرقہ نتھا اس سے مولوی صاحب کا جھوٹا ہونا کسی طرح نہین ہوسکتا **مقام ہفتم** صفحہ ۵۹ بر شنیڈر کا تصنیفات یوحنا سے انکار کرنا درست ہی مگر اوسے ہارن مین ہی کہ بر شنیڈر نے جب دوسرے دفعہ اپنی کتاب چھپوائی تو اوسنے اقرار کیا کہ وہ قول میرا غلط تھا پس انکا حوالہ غلط نکلا الخ **جواب** مجھے نہایت تعجب ہے کہ جب مجیب نے اس بات کا اقرار کرلیا کہ بر شنیڈر نے تصنیفات یوحنا سے انکار کیا ہی پھر حوالہ کو غلط بتانا کیا معنی الیصاً جو صاحب اعجاز نے دعوی کیا ہے وہ تو تسلیم ہے پھر انکار کس بات کا ہی باقی رہا یہ امر کہ ہارن نے جو بر شنیڈر کا رجوع کرنا لکھا تھا اوسے مولوی صاحب نے چھوڑ دیا اوسکا جواب سنیے مولوی صاحب نقل کرتے ہین اوس نسخے سے جو سنہ ۱۸۲۲ع مین چھپا ہی چنانچہ اعجاز عیسوی کے صفحہ ۳ مین مولوی صاحب نے لکھدیا ہے اوس نسخہ مین بر شنیڈر کا رجوع کرنا ہارن نے نہین لکھا ہے کیونکہ جو نسخہ ہارن کا مطبوعہ سنہ ۱۸۲۲ع میرے پاس ہے اوسمین بر شنیڈر کا انکار کرنا ہارن نے ایک اخبار مطبوعہ جنوری سنہ ۱۸۲۶ عیسوی سے نقل کیا ہی کہ ۔ اب ڈاکٹر بر شنیڈر کے حق مین انصاف کی رائے سے یہ بیان کرنا چاہیئے کہ اوس نے اپنی کتاب ہنڈبک طبع ثانی کے دیباچہ مین اِس فقرے کی صحت کی بابت اپنا اطمینان ظاہر کیا ہے ۔ انتہی ۔ مقام غور ہے کہ جب ہارن نے بر شنیڈر کا رجوع کرنا اوس اخبار سے نقل کیا ہی

جو ۱۸۲۶ء مین چھپا ہی پھر نسخہ ۱۸۳۱ء مین یہ مضمون کیونکر ہو سکتا ہی جس تحریر سے ہارن نقل کرتا ہی وہ تحریر
تو پانچ برس بعد اس نسخہ کے چھپی ہے پھر مولوی صاحب کہان سے نقل کرتے اس صفحہ مین مجیب نے جو کچھ
زبان درازیان بہ نسبت ڈاکٹر وزیر خان صاحب کی کی ہین اور اونکو دونون مذہبون کے علم سے بے نصیب
بتایا ہے اسکا جواب مین کیا دون سوا اسکے کہ جو اہل انصاف ہین وہ اونکی تحریرین دیکھکر دریافت کر لینگے
کہ ڈاکٹر صاحب وہ شخص تھے کہ پادری فنڈر صاحب کا ناطقہ بند کردیا اصل یہ ہے کہ بفحوای المرء یقیس علے
نفسہ مجیب عجیب اپنے اوپر قیاس کرتے ہین یعنی بفضلہ تعالے جس طرح مجیب دونون مذہبون کے علم سے
بے بہرہ ہی اسی طرح ڈاکٹر صاحب کو سمجھتے ہے **مقام ہشتم** مولوی صاحب نے ہارن سے نقل کیا تھا کہ بعض درسون ان
باب ساتوین اور آٹھوین انجیل یوحنا کو جمہور علماے مسیحیون نے انکار کیا ہی اسکے جواب مین پادری صاحب
فرماتے ہین کہ وہ آیتین اور وہ اختلاف اور کتابونکی تپے تبلاو ورنہ جھوٹا دعوی کرتے ہو **جواب** پادری صاحب
کو کیا ہو گیا ہی سوا انکار کے اونھین اور کچھ بھی آتا ہی مولوی صاحب نے پتہ نشان سب کچھ بتا دیا ہی اگر
پادری صاحب کی آنکھون پر پٹی بندھی ہو تو اسکا کیا علاج ہی ناظرین ملاحظہ کرین کہ مولوی صاحب نے اس مقام پر حوالہ
دیا ہی کہ اسکا بیان فصل دوسری مقصد تیسرے مین آتا ہی پھر مطابق وعدہ کے مولوی صاحب نے بشرح و بسط
فصل مذکور مین ان درسون کا الحاقی ہونا بیان کیا ہی مجیب صاحب جو اب لکھنے بیٹھے مگر یہ نہوا کہ وہ مقام نکال کر
دیکھ لین ایک لطف اور سنیے یہان تو مولوی صاحب سے پتہ اور نشان پوچھا جاتا ہی اور جب وہان پہونچے
وہان پتہ نشان بتایا گیا ہی تو اعتراض کو تسلیم کر لیا ناظرین ہدایت المسلمین کا صفحہ ۱۰۲ ملاحظہ کر لین وہان
مجیب عجیب کے آنکھون مین سرسون پھول گئی سواے تسلیم کے کچھ نہ بن پڑا یہ بھی یاد نرہا کہ پہلے ہم کیا لکھ آئے ہین
سچ ہے دروغ گورا حافظہ نباشد اصل بات یہ ہی مجیب حیران ہی کچھ بن نہین پڑتا کہین کچھ کہدیا کہین کچھ کسی طرح
پیچھا تو چھوٹے سو خاطر جمع رکھین جب تک ملک الموت اونکی روح کو مثل عصارہ کے نہ نچوڑینگے اہل اسلام کبھی اونکا
پیچھا نچھوڑینگے ایک بات مین پادری صاحب سے یہ کہتا ہون کہ بالفرض اگر مولوی صاحب نے حوالہ نہین دیا تھا تو
ذرا آپ ہی نے تفسیر ہارن مین انجیل یوحنا کا بیان نکال کر دیکھ لیا ہوتا اور اگر اسقدر تمیز نہین تو کس برتے پر
اعجاز عیسوی کا جواب دینے بیٹھے **مصرع** با من خواری امید مالک داری ٭ خیر سب جانے دیجیے ہمسے پتہ نشان

سن لیجیے ہارن جلد ۴ حصہ ۲ باب ۲ فصل ۵ صفحہ ۳۱۵-۳۱۶ مین آنکھین کھول کر دیکھیے کہ کتنے عالمون نے
درسون مذکور پر اعتراض کیا ہی اور کس کس نے اوسے قابل خارج کر دینے کے سمجھا ہے **مقام نہم** قولہ صفحہ ۵۹ ذا
گروٹیس کوئی عالم مشہور عیسائیون مین نہین ہی بلکہ کوئی یہ بھی نہین جانتا کہ وہ کون تھا اور کہان پیدا
ہوا صرف آپکے زبانی اوسکا نام سنتے ہین الخ **جواب** افسوس کہ مجیب عجیب باوجود اس جہالت کے
اعجاز عیسوی کے جواب کا دم مارتے ہین گروٹیس سے مشہور و معتبر عیسائی کو مجیب صاحب کہتے ہین کہ کوئی یہ بھی
نہین جانتا کہ وہ کون تھا اور کہان پیدا ہوا الخ ای صاحب آپ بھی کیا جانتے ہین کی آمدی اور کی پیر شدی
حیرت تو یہ ہی کہ مولوی صاحب نے تو گروٹیس کا مقولہ ہارن سے نقل کیا تھا اوسپر پادری صاحب یہ کہتے ہین کہ صرف آپکی
زبانی اوسکا نام سنتے ہین۔ معلوم ہوتا ہی کہ مولوی صاحب نے جو ہارن کا حوالہ دیکر کئی باتین نقل کین تو شاید
پادری صاحب یہ سمجھے کہ قول اخیر ہارن کے حوالہ مین نہین داخل ہی اب آپ نہین جانتے تو ہمسے سن لیجیے گروٹیس وہ
شخص ہی جسکی نسبت ہارن جلد ۴ صفحہ ۳۱۵ مین لکھتا ہی کہ۔ یہ امر بھی حیرت انگیز ہے کہ انجیل یوحنا کی نسبت
ایک ممتاز محقق گروٹیس جیسا یہ خیال کرے کہ یوحنا نے اپنی انجیل بیسوین باب پر ختم کر دی اور اکیسوان باب اوسکی موت
کے بعد کلیسائی افسس نے شامل کر دیا انتہی دیکھیے ہارن گروٹیس کو کیسا محقق اور ممتاز عالم بتاتا ہی اور خدا جانے
تفسیر ہارن مین کتنے مقام پر گروٹیس کا نام آیا ہوگا دو مقام پر تو ایک ہی جگہ ہارن نے ذکر کیا ہے ایک تو مین نے
ابھی بیان کیا اور ایک مقام ہشتم مین بیان ہوا وہان ہارن نے گروٹیس کو اون عالمون مین شمار کیا ہے
جو انجیل یوحنا کے باب ۸ کے بعض درسون پر شک کرتے ہین اور تیسرا مقام وہ ہی جہان ہارن نے اون علما کو
بیان کیا ہے جو انجیل متی عبری الاصل ہونے کے قائل ہین وہان بھی گروٹیس کا نام آیا ہی چنانچہ اعجاز عیسوی کے
صفحہ ۲۳ مین وہ قول منقول ہی اور سنیے چارلس ہول بایگرفی کل ڈکشنری مین لکھتا ہے کہ گروٹیس کی حال
مین گٹن برگ نے ۱۸۲۶ع مین ایک کتاب لکھی اور برگنی نے ۱۷۵۲ع مین اوسکی حال مین ایک کتاب لکھی اور چارلس بٹلر
نے ۱۸۲۶ع مین ایک کتاب لکھی یہ شخص پیدا ہوا تھا ۱۵۸۳ع مین اور مر گیا ۱۶۴۵ع انتہی خیال کرنے کا مقام ہی کہ
گروٹیس کتنا بڑا مشہور و معتبر شخص ہے کہ متعدد لوگون نے خاص اوسکے حالات مین کتابین لکھی ہین۔ اب پادری صاحب
کی جہالت کو ناظرین ملاحظہ کرین کہ اتنے بڑے مشہور عالم سے مطلقاً آگاہ نہین ہین اور پھر جہل مرکب یہ ہے کہ

دوسری سے دریافت بھی نہین کرتے اور جرات تو دیکھیے کہ بغیر دیکھے اور بے دریافت کیے بالکل نفی کردی مصرع
آفرین باد برین ہمت مردانہ تو **مقام دہم** قولہ صہ۴۲ اور یہ جو کہا کہ عیسائیون کے پاس دسوین صدی کا کوئی
نسخہ نہین ہے اور حوالہ بھی دیا کہ ہارن صاحب جلد دوم مین لکھتے ہین بالکل جھوٹ بولا ہے ہارن صاحب
یہ ہرگز نہین لکھتے انھون نے صدہا نسخے بتائے ہین الخ **جواب** یہان پادری صاحب کی بددیانتی اور
تحریف قابل غور ہے اولًا ناظرین مولوی صاحب کے کلام کو سن لین بعد ازان پادری صاحب کی بددیانتی
کو ملاحظہ کرین مولوی صاحب اعجاز عیسوی کے صفحہ ۵۴ مین لکھتے ہین۔ اسی سبب سے اون مسیحی علما کو جو اٹھارہوین
صدی مین کتابون مقدس کی تصحیح اور مقابلہ کرنے اون کتابون کے نسخون مین مشغول ہوے تھے کوئی نسخہ
پورا عبری کا ایسا نہین ملا جو دسوین صدی سے پہلے کا ہو الخ۔ اب دیکھیے مولوی صاحب کا کیا دعوے
تھا اور پادری صاحب نے تحریف کرکے اوسے کس پیرایہ مین بیان کیا اور کئی طرح کا تغیر مولوی صاحب کے
کلام مین کردیا اول تو مولوی صاحب نے خاص عبرانی نسخون کی بہ نسبت یہ دعوی کیا ہے اور پادری صاحب
نے اوس دعوی کو عام کرکے بیان کیا اور یون کہا کہ عیسائیون کے پاس کوئی نسخہ دسوین صدی کا نہین دوسرے
یہ کہ مولوی صاحب نے کہا تھا کہ دسوین صدی کے پہلے کا کوئی نسخہ نہین پادری صاحب اوسی اس طرح بیان کرتے ہین
کہ دسوین صدی کا کوئی نسخہ نہین ہے تیسرے یہ کہ مولوی صاحب نے پورے نسخے کی قید لگائی تھی اوسے بھی
پادری صاحب نے اوڑا دیا پادری صاحب کیون نہو اقتدائے محرفین ہو تو ایسی ہو مقام غور ہے کہ جب ایسی
کتاب مشہور معروف اور پھر یہ بھی نہین کہ صرف پادریون کے قبضہ مین ہے بلکہ اہل اسلام کی کتاب ہے اوسمین
پادری صاحب تحریف کرتے ہین تو پھر جو کتاب کہ اونکے قبضہ مین ہے اوسکا کیا حال کرتے ہونگے اور اس
دلیری کو دیکھیے کہ مولوی صاحب نے ہارن کا حوالہ دیا تھا وہان بھی نہ دیکھا جھٹ پٹ انکار کردیا شاباش کیون
نہو مصرع این کار از تو آید و مردان چنین کنند ❋ مین کہتا ہون کہ کیا پادری صاحب نے یہ کتاب نشہ کی
حالت مین لکھی ہے نہ تو اوس کتاب کو بغور دیکھتے ہین جسکا جواب لکھ رہے ہین اور نہ اوس کتاب کو
ملاحظہ کرتے ہین جسکا حوالہ دیا ہے اگر ایسی مدہوشی ہے تو خدا حافظ ہے اور یہ سب آپکی چکنی چپڑی باتین
تیل کی دھار کی طرح بہجائینگی۔ اب مین کہتا ہون کہ مولوی صاحب کا کہنا بہت صحیح ہے ہارن صاحب

جلد ۲ حصہ ا باب ۳ فصل ا صفحہ ۹۰ مین لکھتے ہین کہ ڈاکٹر کنی کاٹ کہتا ہی کہ کل نسخہ عبری توریت کے جنکی وجود
کا علم ہے وہ ۱۰۰۰ء اور ۱۴۵۷ء کے درمیان کے لکھے ہوئے تھے اور اسکے قبل کے ساتوین آٹھوین صدی کے نسخے
یہودیون علما کے فتوی سے بانیوجہ کہ جن نسخون کو انھون نے صحیح بیان کیا تھا اون سے بہت مختلف تھے تلف کردیے
گئے اور بشپ والٹن نے بھی یہی وجہ لکھی ہے انتہے - اسکے بعد پادری صاحب لکھتے ہین بلکہ اونھون نے
(یعنی ہارن نے) صدہا نسخے بتلائی ہین کہ اب موجود ہین جسمین سے چند یہان پر لکھتا ہون انتہے
مین کہتا ہون کہ پادری صاحب کی اس سے کیا غرض ہی آیا یہ مطلب ہے کہ دسوین صدی سے پہلے کے
صدہا نسخے موجود ہین تو محض جھوٹ ہی کسی ایک نسخہ عبری کا نام لیا ہوتا جو اس صدی سے قبل کا ہو اور اگر بعد کے
نسخے مراد ہین یا یونانی نسخے مراد ہین تو مولوی کا حوالہ کیونکر غلط ہو جائیگا ایک نیا تماشا دیکھیے کہ پادری صاحب
نے چھہ نسخون کے نام بھی لکھدیے اور اونکے سن بھی بتائے مگر اونکو اتنی خبر نہوئی کہ یہ نسخے یونانی کے ہین
اور مولوی صاحب عبری نسخون کی نسبت یہ دعوی کرتے ہین ان نسخون کا لکھنا مولوی صاحب کو کیا
مضر ہوگا افسوس ہے کہ انھین اتنا بھی شعور نہین تعجب یہ ہی کہ مولوی صاحب نے نسخہ الکسنڈریانوس وغیرہ کا حال
صفحہ ۲۳۲ وغیرہ مین مفصل بیان کیا ہی اوسے بھی پادری صاحب نے نہین دیکھا اگر دیکھتے تو کیون ایسی بے محل بات
کہتے سچ ہی پادری صاحب کو تعصب نے اندھا کر دیا ہی دیکھیے یہ تعصب کیسی ٹھوکرین کھلاتا ہی اور کتنے کنوین
جھنکاتا ہے یہان یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ جو نسخے پادری صاحب نے یہان لکھے ہین اور کسیکو چوتھی صدی
کا اور کسیکو پانچوین چھٹی صدی کا بتایا ہی یہ بھی خالی دھوکے بازی اور فریب سے نہین ہی کیونکہ اول تو
کسی نسخہ کی قدامت یقینی نہین کیونکہ اوس نسخہ مین کاتب نے کتابت کی سن تو لکھے نہین علمای مسیحیہ اٹکلون
سے سنہ مقرر کرتے ہین اسیوجہ سے خود علمای مسیحیہ مین اختلاف ہی مثلاً نسخہ الکسندریانوس جو نمبر اول مین
گنا جاتا ہی اوسے بعض علمای مسیحیہ چوتھی صدی کا کہتے ہین اور بعض پانچوین صدی کا اور بعض آٹھوین صدی
کا اور بعض دسوین صدی کا چنانچہ صاحب اعجاز نے ہارن کی جلد ۲ سے یہ سب اقوال نقل کیے ہین ہمنے
بخوف طوالت اونکو ترک کیا مگر اسقدر لکھتا ہون کہ جو لوگ اس نسخہ کو چوتھی یا پانچوین صدی کا بتاتے ہین
اونکا قول نہایت ضعیف ہی اور کوئی دلیل اونکی اس دعوی کی نہین ہے سو لفین انسائیکلوپیڈیا برٹینکا جلد ۱

لفظ اسِکرِیپچر کے تحت مین نسخہ اسکندریانوس کا بیان اسطرح کرتے ہین کہ اوسکی قدامت بالیقین نہین معلوم ہوتی
اور وِسٹیٹین اور شِمر اور اوڈن اور وائِڈ نے جو کچھ اس نسخہ کی تاریخ مقرر کرنے مین بحث کی ہے اوسکی بیان کر دی مین
وقت ہے مگر اوس بحث کا انجام یہ ہے کہ اس نسخہ کی قدامت یقینی نہین ٹھہر سکتی گو حرفونکی وضع چوتھی یا پانچوین
صدی کے حرفونسی ملتی ہے اور اعراب کے نہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ دسوین صدی سے پہلے کا ہے اور اوڈن نے
اوسکو دسوین صدی مین رکھا ہے اور گریب اور شلز چوتھی صدی کا بتاتے ہین اور وِسٹیٹن نے پانچوین صدی
کا بتایا ہے مگر پانچوین صدی کے حرفون کی مشابہت سے یہ نتیجہ نہین نکل سکتا کہ یہ پانچوین صدی کا ہے کیونکہ
یہ بات خوب معلوم ہے کہ پانچوین صدی کے بہت دنون بعد تک بھی بعض ملکون اور بعض معبدون مین وہ
خط جاری رہا ہے انتہی دیکھیے خود علمای مسیحیہ کے قول سے ثابت ہوتا ہے کہ نسخہ مذکور کا پانچوین یا چوتھی صدی کا
ہونا محض اٹکل ہے اور وہ بھی غلط باقی حال نسخہ اسکندریانوس اور واطیکانوس کی خرابی کا ناظرین اعجاز عیسوی
مین ملاحظہ کرین اور پادری صاحب نے جو نسخہ بیزا کو چھٹی یا پانچوین صدی کا بتایا ہے غلط ہے ہارن صاحب نے
لکھا ہے کہ نسخہ بیزا کی تاریخ متنازعہ فیہ ہے کم سے کم چھٹی یا ساتوین صدی کا ہے اور پانچوان نسخہ ہیج آسن چھٹی
صدی کا بتایا ہے اسکا پتہ بھی تفسیر ہارن مین نہین لگتا البتہ رج یوس ایک نسخہ لکھا ہے مگر اوسکی نسبت لکھا ہے
کہ غالباً تیرہوین صدی کے قبل کا نہین ہے اور چھٹا نسخہ لیس لی ان سس جسے پادری صاحب آٹھوین یا
نوین صدی کا بتاتے ہین اوسکی بہ نسبت ہارن لکھتا ہے کہ وِسٹین کی یہ راے ہے کہ ۱۰۰۰ کا لکھا ہوا ہے۔ اور
میکائلس اور گریزباخ نے اسی راے کو تسلیم کیا ہے (ہارن جلد ۲ حصہ ۱ باب ۲ فصل ۳) اور ان نسخون مین یہ
بھی خوبی ہے کہ اس مجموعہ عہد عتیق وجدید کے جو اسوقت مین رائج ہے مطابق نہین بلکہ بہت کمی بیشی ہے اور بعضے
تو براے نام نسخہ ہے مثلاً نسخہ اسکریٹس مین صرف انجیل متی اور صحیفہ اشعیا تھا اور نسخہ بیزی مین صرف چار
انجیلین اور اعمال ہے اور بعض نسخون مین چند درس ہین فقط شمار بڑھانے کے لیے نسخہ قرار دے لیا ہے
مین اس مختصر رسالہ مین اس بحث کو طول دینا نہین چاہتا آب اوس جھوٹ کو ناظرین ملاحظہ کرین جو مجیب صاحب
صفحہ ۳ مین لکھتے ہین کہ ہارن کے جلد ۲ صفحہ ۱۲ دیکھ لو کہ صدہا نسخونکا ذکر اور سب کا سلسلہ متصل وہان
موجود ہے الخ۔ سبحان اللہ کیا سلسلہ متصل ہے کہ اٹکل پچو ہانک رہے ہین کہ فلانی صدی کا ہے یا فلانی کا

ہی خیر پادری صاحب نے اسلام کی برکت سی سلسلہ متصل کا لفظ تو سیکھ لیا اگرچہ اوسکے معنی نہین جانتے مصرعہ
عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت ست ٭ اور طرہ یہ ہی کہ مجیب صاحب نے اسی جھوٹ پر اکتفا نکیا بلکہ اسکے بعد ایک اور دون کی
لی کہتے ہین کہ ایسی جھی طرح کہ قرآن کا بھی ایسا سلسلہ اتصال نہین ملتا انتہی مجیب صاحب فرمائیے کہ زبانی جمع خرچ
ہے یا کچھ ہو بھی سکتا ہی ہم تو جب جانین کہ آپ کسی ایک ہی نسخہ کا سلسلہ متصل تفسیر ہارن سی یا اور کسی کتاب سے
لکھہ دیجیے پھر ہمسی قرآن مجید کا سلسلہ متصل طلب کیجیے اسکی بعد معلوم ہو جائیگا کہ کسکی پاس سلسلہ ہی اور کون جھوٹی تگ
ہانک رہا ہی **مقام یازدہم** مولوی صاحب نے لکھا تھا کہ سوا ان پانچ کتابون کے اور کتابین بھی حضرت موسے علیہ السلام
کیطرف منسوب تھین اور سلف نے اون سے سند بھی پکڑی ہے اسکے بعد مولوی صاحب نے آٹھہ کتابون کا نام
بتایا ہے پادری صاحب اسکی جواب مین صـ ۷۵-۷۶ مین لکھتے ہین کہ حقیقت مین یہ کتابین دنیا مین تھین
مگر یہ الہامی نہین - پھر جو یہ کہا کہ عیسائیون کے بزرگون نے اس سے سند بھی پکڑی محض جھوٹ اور غلط کہا ہے
مولوی صاحب کی چالاکی کو خیال کرنا چاہیے کہ آٹھہ کتابونکی نسبت یہ دعوی کیا کہ انکے بزرگون نے ان
کتابون سے سند پکڑی ہے مگر ثبوت کے وقت دو کتابون کی نسبت دو قول ارجن کے پیش کیے اور چھہ کتابون
کی نسبت ثبوت ندیا الخ **جواب** پھر مجھے وہی افسوس ہے کہ پادری صاحب نے جواب لکھنے کا تو قصد کیا
مگر نہ تو قائل کے کلام کو سمجھتے ہین اور نہ اوس کتاب کو بغور دیکھتے ہین ہر جگہ بے تکی ہانکتے ہین آپ جو مولوی صاحب
کو جھوٹھا بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ صرف دو کتاب یعنی کتاب پیدائش اور معراج کی نسبت ثبوت دیا اور
چھہ کتابون کی نسبت جھوٹا دعوی کیا مین یہ کہتا ہون کہ مولوی صاحب نے یہ کب دعوی کیا ہے کہ ان سب
کتابون سے عیسائیون نے سند پکڑی ہے اگر کہین مولوی صاحب نے یہ دعوی کیا ہو تو پادری صاحب نشان
بتلائین پادری صاحب نہ کلام کو سمجھتے ہین نہ عبارت کو دیکھتے ہین جھٹ پٹ جھوٹا بنانے کو مستعد ہین
خوب یاد رکھین کہ جو سچے کو جھوٹھا کہے وہ خود جھوٹا ہی دوسرے یہ کہ کیا آپ زبور اور کتاب ایوب کو نہین مانتے
ہین اور اپکے بزرگ کیا ان سے سند نہین پکڑتے ہین جو سند طلب ہو رہی ہی اگر آپ کے بزرگ ان سی سند
نہین پکڑتے تو مجموعہ عہد عتیق مین کیون شامل کیا ہے غرض یہ کہ زبور اور کتاب ایوب سے سند پکڑنا تو ظاہر ہی
بلکہ اوسے الہامی سمجھتے ہین اور کتب مقدسہ مین شامل کر رکھا ہی اور دو کتاب کی سند تو پادری صاحب بھی

بھی تسلیم کرتے ہین اور ایک کتاب کی سند مجھ سے سن لیجئے ہارن صاحب جلد ۴ صفحہ ۳ مین لکھتے ہین کہ ارجن کی
یہ رائے تھی کہ پولوس نے غلاطیہ کے ۱ باب کا ۱۵ ورس اور ۵ باب کا ۶ ورس کتاب مشاہدات سے نقل کیا ہی الحاصل
پانچ کتابین تو سند پکڑتا تو معلوم ہوگیا تین باقی رہین اونکی سند اس وقت سرسری نظر مین مجھے نہین ملی یقین ہی
کہ بعد تلاش کے وہ بھی ملجاے بہرحال پادری صاحب کا یہ قول کہ چھہ کتابون کی نسبت اونکا (یعنی مولوی صاحب
کا دعوی جھوٹا ہی بالکل جھوٹا ہوگیا **مقام دوازدہم** قولہ صد ۱۰۱ مولوی صاحب نے یہ تو لکھا کہ موافق
اقرار رومن کاتلک کے بہت کتابین پھاڑ ڈالین اور جلادین مگر اکسی کتاب کا حوالہ نہین دیا اسلیے اونکا دعوی
غلط اور جھوٹا ہے **جواب** مولوی صاحب نے تو حوالہ دیدیا ہی مگر پادری صاحب نے تعصب کی پٹی آنکھون سے ایسی
باندھ لی کہ کچھ اونھین سوجھتا نہین صاحبو اعجاز عیسوی کا صفحہ ۹۶ ملاحظہ کرو صفحہ مذکور مین لکھا ہی کہ کرزستم
اپنی ہوملی یعنی تفسیر نوین متی مین لکھتے ہین بہت سے پیغمبرونکی کتابین نیست و نابود ہو گئین اسلیے کہ یہود نے
غفلت بلکہ بیدینی سے بعض کتابون کو کھو دیا ہی اور اونھون نے بعض کتابین پھاڑ ڈالین اور بعض کتابین
جلادین انتہی مجیب صاحب فرماتے ہین کہ یہ کتاب کا حوالہ نہین تو اور کیا ہی **مقام سیزدہم** قولہ صد ۹۶ اور یہ جو
مولوی صاحب نے اپنی فصل مین لکھا ہی کہ عیسائی اگلون عزرا وغیرہ کا نام لیتے ہین یہ محض جھوٹ و فریب
ہی الخ **جواب** صاحبو انصاف کرو پادری صاحب نے کیسا اندھیر مچا رکھا ہی ذرا کوئی مشعل لیکر اعجاز عیسوی
کے مقصد اول فصل ۲ کو دکھلادے کہ صاحب اعجاز نے تو اپنے دعوی کو علماے مسیحیہ کے اقوال سے ثابت کر دیا
ہی پھر کس منھ سے اونھین جھوٹا اور فریبی کہا جاتا ہی اگر جھوٹے و فریبی ہونگے تو آپ کے پیر و مرشد ہونگی اہل انصاف
پادری جی کا فریب تو ملاحظہ کرین کہ صفحہ ۹۵ وغیرہ مین جو فصل مذکور کا خلاصہ کیا ہی تو وہ اقوال علماے مسیحیہ کے
جنسے اظہر من الشمس ہوتا ہی کہ عیسائی اگلون عزرا وغیرہ کا نام لیتے ہین بالکل اوڑا گئے مولوی صاحب
صفحہ ۶۵ مین آٹھوین سند کے بیان مین لکھتے ہین ہنری اور اسکاٹ مین ہی کہ کلام موسی باب گذشتہ پر
تمام ہوا اور یہ باب کسیکا الحاق کیا ہوا ہی وہ شخص یوشع ہو یا صموئیل یا عزرا یا اونکے بعد کوئی اور پیغمبر
ٹھیک دریافت نہین ہوتا شاید پچھلے ورس بعد رہائی بابل کے عزرا کے عہد مین لکھے گئے ہونگے اور تفسیر
ڈوالی اور رچرڈ منٹ مین بھی اسکے موافق ہی اسیطرح صفحہ ۶۲ مین ڈکشنری بیبل سے بعض فقرات کی نسبت

منقول ہی کہ انکو یقیناً نہین کہہ سکتے کہ کسکے لکھے ہوے ہین اب مقام غور ہے کہ علمای مسیحی تو یہ کہہ رہے ہین
کہ یقیناً نہین معلوم کہ کسنے لکھا ہی اور پھر کہتے ہین کہ یوشع نے الحاق کیا ہو یا صموئیل نے یا عزرا نے یا اور کسی
نبی نے بھلا اسے اٹکل نہین کہتے تو کیا کہتے ہین - پھر پادری صاحب اٹکل کا نام سنکر کیون کودی بھڑکے
اور یہ جو پادری صاحب بار بار دعوی کر رہی ہین کہ عزرا نے یہ فقرات لاحق کیے ہین اور انھون نے ترمیم
کی ہی یہ محض جھوٹا دعوی ہی جاہلون کے فریب دینے کو ایک عزرا کا نام پکڑ لیا پادری صاحب سے تو کیا اگر انکے
پیرو مرشد قبر سے اوٹھ آئین تو بھی ثابت نہین ہونیکا کہ یہ فقرات یقیناً عزرا نے لکھے ہین جب یہ امر
یقینی نہوا کہ انکا لکھنے والا کون ہی پھر یہ لکھنا کہ الحاق کرنے والا نبی ہی نہایت نادانی ہی **مقام چہاردہم**
قول صہ ۱۰۹ - اسکاٹ د ہنری مین نہین لکھا بدون صفحہ حوالہ دِ سند ہی **جواب** بیشک اسطرح ہی اور بدون
حوالہ صفحہ بے سند سمجھنا نہایت مرتبہ کی جہالت ہی ہنری اور اسکاٹ حامل المتن ہین او سمین صفحہ کا حوالہ
دینا نادانی ہی فقط ورس کا حوالہ کافی ہی **مقام پانزدہم** قول صہ ۱۱۷ (میرے ہاتھ پانون چھیدے)
مولوی صاحب کہتے ہین کہ یہ عبارت لاطینی کی ہی عبرانی مین یون ہی (دونون ہاتھ مرے شیر کے ہین)
جواب جھوٹ بات ہی عبرانی مین یون ہی میرے ہاتھ ایسے چھیدے گئے جیسے شیر سے **جواب** کیون
جھوٹا بناتی ہو تم خود جھوٹے ہو دیکھو ڈاکٹر انگس اپنی کتاب جسی ہنڈبک کہتے ہین دفعہ ۹۰ مین لکھتے ہین
زبور ۲۲ ورس ۱۶ - اکثر قلمی نسخون مین یون ہی شیر کی طرح میرے ہاتھ اور پانون مگر تین قلمی اور دو چھپی ہوئی
اور ترجمہ یونانی اور سریانی اور لاطینی مین ہی (انھون نے چھیدا) اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہی زبور کے
بہت سی عبری نسخون مین ایک حرف کی تبدیل سے عبارت یون ہی (شیر کے مانند) بجائے اسکے جو کہ بلاشبہ
صحیح عبارت ہی (انھون نے چھیدا) بعض خیال کرتے ہین کہ یہودی کاتبون نے یہ اختلاف اس غرض سے کر دیا
تھا کہ ہمارے خداوند کے مصائب پر اس عبارت کے الفاظ دلالت نکرین **مقام شانزدہم** صہ ۱۲۰
مین پادری صاحب مولوی صاحب کا قول نقل کرتے ہین ہنری اور اسکاٹ مین ہی کہ لفظ مقدس بہت
نسخون مین جمع کے طور پر ہے انتہے پھر اسکا جواب دیتے ہین تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین تلاش کیا گیا
وہان اسکا ذکر نہین لکھا **جواب** کسی مبینا شخص نے نہین دیکھا ورنہ زبور مذکور کی شرح مین ہنری اور

اسکاٹ صفحہ ۱۲۹۱ کالم ۲ مین صاف لکھتے ہین سب ترجمون اور اکثر عبری نسخون کی عبارت یون ہی ا ہیری
اسقدر سون مراد انبیا) افسوس ہی کہ ان اندھون کے پالا پڑا ہی کہ چشم ظاہری اور باطنی دونون نہین رکھتے اور بھی حال
اوس انکار کا بھی ہی جو اوسکے بعد صد ۱۲۱ مین ہی تفسیر مذکور کا صد ۹۱ کالم ۲ دیکھو - پادری صاحب خدا کے لیے
ذرا کسی ذی علم ایماندار سے دکھوا لیا کیجیے یہ ہم جانتے ہین کہ آپ مین اسقدر مادہ نہین کہ دیکھہ سکین مگر
ایسے شخص سی مدد لیجیے کہ در پردہ آپکی رسوائی کا خواہان نہو مقام ہفتدہم صد ۱۶ مین پادری صاحب
کہتے ہین یہ جو کہا کہ عیسائی عالم کہتے ہین کہ عبری بدل گئی یہ محض جھوٹ ہی کوئی نہین کہتا الخ ؛؛

جواب صاحبو یہ کیسا اندھیر ہے کہ مولوی صاحب بڑے معتبر مفسر کا قول نقل کر رہے ہین اور یہ مجیب عجیب
ادھر کان بھی نہین لگاتا اور آنکھونپر پٹی باندھ کر مولوی صاحب کو جھوٹا بناتا ہے اب مین چند حوالے نقل
کرتا ہون جنسے عبری کا بدل جانا علمای مسیحیہ کے اقرار سے ثابت ہی تاکہ بخوبی روشن ہو جاے کہ پادری صاحب
خود جھوٹے ہین (۱) ہارن جلد دوم حصہ اول باب ۶ فصل ۲ مین لکھتا ہی کہ ان مقامات مین معلوم ہوتا ہی کہ
عبری بدل گئی ہی میکا باب ۵ ورس ۲ متی باب ۲ ورس ۶ زبور ۱۶ ورس ۱۰ اعمال باب ۲ ورس ۲۷ عاموس باب ۹ ورس ۱۱ و ۱۲ اعمال باب ۱۵ ورس ۱۶ و ۱۷ زبور
۴۰ ورس ۶ سی ۹ تک اب مجیب صاحب فرمائین کہ یہ محمدی کہتا ہی یا عیسائی اسمقام پر مولوی صاحب نے ایک ہی حوالہ دیا ہے
مگر مین چند حوالے اور دیا چاہتا ہون تاکہ مجیب صاحب کی آنکھین کھل جائین (۲) صاحب اعجاز نے صفحہ ۶۷ مین تفسیر ہنری اور
اسکاٹ سی ڈاکٹر گستائن کا قول نقل کیا ہی جو علمای مسیحیہ مین بہت بڑا عالم گنا جاتا ہی وہ یہودیون کے الزام تبدیلی
تاریخون کا نسبت اون بزرگون کے جو قبل اور بعد زمانہ طوفان کے زمانہ حضرت موسی تک ہوے دیتا تھا اور
وجہ الزام کی یہ کہتا تھا کہ اونھون نے واسطے غیر معتبر کرنے ترجمہ یونانی اور دشمنی دین مسیحی کے یہ امر کیا تھا
اور یہی راے معلوم ہوتی ہے کہ قدمای مسیحیون مین عام تھی اور یہ کہتے تھے کہ قریب سنہ ۱۳۰ع کے یہودونے
یہ تحریف کی تھی الخ (۳) ہارن صاحب جلد اول مین موافق ڈاکٹر کینی کاٹ اور ہیوبیگنیٹ کے اقرار
کرتے ہین کہ باب ۲۹ پیدایش ورس ۲۰ عبری مین غلطی کاتب سی لفظ گلہ کا بجاے لفظ گڈریے کے لکھا گیا
(۴) جسٹن شہید نے طرفیون کے مقابلہ مین دعوی کیا کہ چند بشارتین مسیح کی یہودیون نے کتب مقدسہ
سے نکال ڈالین (تاریخ یوسی بیس کتاب ۴ باب ۱۸) اور وہ اپنی کتاب کی جلد ۳ مین لکھتا ہی کہ

واضح ہو کہ تفسیر ہنری اور اسکاٹ بنی ... [illegible] ... اسوجہ سی ... حوالہ ... بنایا گیا اور اس وقت ... طبع ہوا ... [illegible] ... مضمون کا ہونا ... ہی ۱۲ منہ

تحریف کی بحث عیسائی چند سوالات کرتے ہین اور انکے جوابات ... [illegible] ... ۱۲ منہ

کہ اسمین کچھ شک نہین کہ جسٹن نے جن عبارتون کے ساقط کرنیکا الزام یہود کو دیا تھا وہ عبارتین جسٹن اور
ارنیوس کے عہد مین عبری اور یونانی نسخون مین موجود تھین اور اب نہین ہین انتہی اور ہارن صاحب نے
جلد ۴ مین جسٹن کا یہی قول نقل کرکے لکھا ہی کہ ڈاکٹر اے کلارک نے جسٹن کے تصدیق کی ہی دیکھیے کیسے بڑے
بڑے محققین مسیحی عبری کی خرابی بیان کررہے ہین اب مجیب صاحب اپنی زبان سے ارشاد فرماتے ہین کہ یہ علماے
محمدیہ کا دعوی ہی یا آپ کے پیر و مرشدون کا مقولہ ہی منشی صفدر علی صاحب عیسائی نیاز نامہ کے صفحہ ۱۹
مین لکھتے ہین کہ جسٹن نے یہ بات صرف اس باعث سے کہی تھی کہ وہ زبان عبرانی نہ جانتا تھا فقط ترجمہ یونانی
اوسکے پاس تھا اور یہ ترجمہ بعض جگہ غلط ہے اور موافق اصل عبرانی کے نہین اسوجہ سے جسٹن نے گمان کیا کہ
یہودیون نے نسخہ عبرانی بدل ڈالا ہے - مین کہتا ہون کہ اول تو یہ امر غلط ہی کہ جسٹن عبرانی نجانتا تھا واٹر
پیلی صاحب اپنی کتاب مین صاف لکھتے ہین کہ جسٹن عبرانی جانتا تھا اور قطع نظر اسکے جن مقامات مین
جسٹن نے تحریف کا دعوی کیا ہی وہ مقامات نہ یونانی مین ہین نہ عبرانی مین اور واٹسن کی تحریر سے
معلوم ہوا کہ وہ مقامات کتب مقدسہ مین جسوقت تھے اوس وقت نسخہ عبرانی اور یونانی دونون مین
تھے جب دونون نسخون کا حال ایکسان ہوا تو پھر بیچارے جسٹن پر جہل کا الزام دیکر کیونکر تحریف کا دھبہ مٹ سکتا ہے
اگر یونانی مین وہ مقامات ہوتے اور عبرانی مین نہوتے تو البتہ اس کہنے کی گنجایش تھی کہ جسٹن نے یونانی مین
دیکھ کر ایسا دعوی کیا جب دونون نسخون کا حال یکسان ہوا تو یہ عذر جاتا رہا (۵) آدم کلارک اپنی تفسیر کی جلد
اول صفحہ ۸۱۷ مین لکھتا ہی کہ محقق کنی کاٹ دعوی کرتا ہی کہ ورس ۴ باب ۲۷ استثنا کا متن عبری مین محرف ہی
اور سامری صحیح ہے اور بعض عبری کی صحت کا دعوی کرتے ہین مگر اکثر لوگون نے کنی کاٹ کی دلیلون کو
لاجواب سمجھا ہی اور یقین کیا ہی کہ یہود نے بسبب عداوت سامریون کے تحریف کی ہی انتہے محصلہ -
(۶) آدم کلارک ورس ۹ باب ۲۴ صموئیل ۲ کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ یہ کتب تواریخ عہد عتیق بہ نسبت
اور مقامون کے زیادہ محرف ہین (۷) آدم کلارک جلد ۴ مین ورس ۲ باب ۶۴ کتاب اشعیا کی تفسیر مین
لکھتا ہی کہ متن عبری اسجگہ بہت محرف ہی اور اسی طرح جلد ۲ ورس ۸ باب ۲۳ صموئیل ۲ کی تفسیر مین لکھتا ہے
کہ اس ورس مین تین تحریفین پڑی ہین - اور مفسر مذکور جلد ۳ مین ورس ۶ زبور ۴۰ کی تفسیر مین لکھتا ہے

که متن عبری اس جگه محرف ہی عرض که بہت جگه مفسر مذکور نے تحریف کا الزام دیا ہی کہانتک نقل کیا جاے —
(۸) ڈاکٹر کنی کاٹ کی وہ تحقیق بہ نسبت عبرانی نسخہ کے جسے ریس ذی انسائی کلوپیڈیا جلد ۴ لفظ بیبل کے
تحت مین بیان کی ہی قابل ملاحظہ ہی مین اوسکا حاصل یہان نقل کرتا ہون - کنی کاٹ نے عبرانی کی
تحقیقات کے لیے پانچ طبقہ قائم کیے ہین پہلا طبقہ ملاخی نبی سے حضرت مسیح تک دوسرا حضرت مسیح سے پانسو برس تک تیسرا
پانسو برس سے ہزار برس تک چوتھا ہزار برس سے چھاپے کی ایجاد تک اور پانچوان طبقہ چھاپہ کی ایجاد سے
۱۸۰۰ع تک (اسکے بعد ہر ایک طبقہ مین اوسنے تحریف ثابت کی ہی مثلا طبقہ اول کی نسبت ریس
لکھتا ہی) اوسکی (یعنی کنی کاٹ کی) رائے ہی کہ یونانی نسخہ سے عبرانی جہان مختلف ہے وہان عبرانی کی تحریف
ثابت ہوتی ہی اور جہان عبرانی کی تحریف ثابت ہی اور وہ مقام نسخہ یونانی مین بھی ملتا ہی تو وہان ترجمہ
ہونے سے پہلے عبری مین تحریف ہوگئی تھی یا یہ کہ یونانی کو عبرانی کے موافق کرلیا ہو ایسی قدیم تحریفین
اوسکی رائے مین استثنا ۸/۳۲ اور پیدایش ۸/۴ اور ۳۶/۳۱ ورس ۳۱ سے ۴۳ تیسری مثال مین تیرہ ورس
ہین جنکو موسی نے نہین لکھا غالبا پہلے اخبار الایام کے باب ۱ ورس ۵۰ سے ۵۳ تک بعضے نسخون کے
حاشیہ پر لکھا ہوگا وہان سے متن مین داخل ہوا یہ الحاق ایسا قدیم ہی کہ سب نسخون مین پایا جاتا ہی اور پہلی
مثال مین عبرانی مین کئی لفظ چھوٹ گئے ہین — اور ڈاکٹر کنی کاٹ نے دو اور بڑی تحریفین ثابت کین
ہین اون مین سے ایک مین تو یونانی مین الحاق کرکے عبرانی کے مطابق کرلیا ہی اور دوسرے مین سریانی
کو موافق کرلیا ہی پہلی مثال صموئیل ا ۱۴/۴۱ مثال دوسری زبور ۱۴/۳ اور یہودیون کا قدیم نسخون مین
تحریف کرنا ثابت ہوا ہی کہ انھون نے قاضیون کے باب ۱۸ ورس ۳۰ مین موسی کا منسی کردیا اور بہت سی
مثالین طبقہ اولی کی ہین (اس مختصر تحریر مین ہر ایک طبقہ کا بیان نہین ہوسکتا صرف ایک طبقہ کا
حال مختصر بیان کیا گیا انشاء اللہ کسی موقع پر اسکی تفصیل کیجائیگی ان پانچون طبقون مین تو کنی کاٹ نے
تحقیقات سے یہود کی تحریف ثابت کی ہی اور پانچوین طبقہ کے آخر مین لکھا ہے) کہ جس زمانہ مین عیسائی عبرانی
کی صحت پر اصرار کرتے تھے اوس زمانہ مین یہود مشقت کرتے تھے اوسکی اصلاح مین اور اوسکی
خرابیون پر افسوس کرتے تھے (اسکے بعد عیسائیون کے اقوال نقل کیے ہین اوسمین لکھا ہی) کہ

قطعی دلیلون سے ثابت ہے کہ عہد عتیق مین بہت جگہ تحریفین ہوئین اور فاضل ہالٹ کتب مقدسہ کی شرح
مین جو ۱۸۲۲ع مین چھپی تھی اس بیان مین کہ عہد جدید کے حوالے عہد عتیق سے کیون مختلف ہین یہ بات پیش
کرتا ہی کہ عبرانی نسخہ حواریین کے بعد سے بدل گیا اور بشپ ہیر بڑی شدت سے اصرار کرتا ہی کہ یہ بات تسلیم کیجائے
کہ عبرانی متن مین تحریف کیگئی اور وہ بہت افسوس کرتا ہی کہ عبرانی نسخے موجود نہین اب پادری صاحب ذرا آنکھ کھولکر دیکھین کہ عبرانی
نسخے کی خرابیان کون بیان کر رہا ہے آیا اہل اسلام کا دعوی ہی یا اونکے مقتدا اونکا مقولہ ہی (۹) ڈاکٹر انگس اپنی کتاب ہینڈبک حصہ
باب ۱ فصل ۵ ویریوس ریڈنگ کے بیان مین لکھتا ہی کہ کبھی کبھی کوئی فقرہ قصداً بھی بدلا گیا ہی تاکہ کسی فرقہ
کے مطلب کے یا جو کہ باعث سہو کا معلوم ہوا اوسکی تائید ہوجاے اسکے بعد ڈاکٹر مذکور نے مثالین دی ہین
مین بخوف طوالت اونھین ذکر نہین کرتا (۱۰) ہارن صاحب اپنی تفسیر کی جلد ۲ باب ۸ مین لکھتے ہین ـ
چوتھا سبب اختلاف کا تحریف قصدی ہی کہ کسینے اپنے مطلب کے لیے کی ہو اب وہ شخص خواہ دیندار ہو یا بیدین
ہو اور یہ امر ثابت ہی کہ بعض تحریفات قصدیہ جو دینداروں سے ہوئی تھین بعد اونکے ترجیح دی گئی تاکہ
کسی مسئلہ مقبولہ کی تائید ہو یا کوئی اعتراض دفع ہوا نتہی ـ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ اس مقام پر اگرچہ قدری
طول ہوگیا مگر نہایت مفید ہی اہل انصاف کے نزدیک اسی قدر تحریر نصف ہدایت المسلمین کا جواب ہے
کیونکہ نصف کتاب مین پادری صاحب نے عدم ثبوت تحریف مین بڑی کوشش کی ہی اور ان اقوال سے بخوبی
اصل کتاب کی خرابی اور تحریف ثابت ہوگئی پادری صاحب جب اپنے مرشدون کے اقوال دیکھینگے تو انکی آنکھون
مین سرسون پھولیگی اور پھر اپنے دل مین کہینگے کہ ہمنے مولوی صاحب کو ناحق جھوٹا بنایا ہم ہی خود جھوٹے تھے
مقام ہیجدہم ص ۱۷۲ قولہ تواریخ باب ۳۶ آیت ۶ و ۷ و دوم سلاطین ۲۴ باب آیت اول ہی اور اونکی حاشیہ
دیکھنے سے ظاہر ہی کہ اسیری یہویکین کی مسیح کے ۶۰۶ برس آگے ہوئی اور مخلصی ۵۳۶ برس آگے پس ستر برس
پورے ہوے یہ قول آپکا کہ مورخون کے نزدیک اسیری اوسکی مسیح سے ۵۹۹ برس آگے ہوئی غلط اور جھوٹا ہی
جواب کچھ خیر ہے ذرا آنکھین کھولکر دیکھو تواریخ ۲ اور سلاطین ۲ مین جسجگہ کا آپ حوالہ دے رہے ہین
وہان تو یہویکین کا نام بھی نہین ہی البتہ اوسکے باپ یہویقیم کا ذکر ہے اور یہویکین کی اسیری کا حال تو
تواریخ ۲ باب ۳۶ ورس ۹ مین اور سلاطین ۲ باب ۲۴ ورس ۱۲ مین ہی اور دونون جگہ حاشیہ پر (بیبل مطبوعہ

مرزاپور ۱۸۶۶ء) ۵۹۹ لکھے ہین اور یہی مولوی صاحب کہہ رہے ہین بہرحال مولوی صاحب کا دعوی صحیح
اور پادری صاحب بڑے دھوکے باز اور چھوٹے ہین **مقام نوزدہم** ١٩ صفحہ ١٦٥ قولہ اول سلاطین کے ١٩ باب آیت
مین ہرگز یہ مضمون نہین ہے مولوی صاحب نے جھوٹھہ بولا **جواب** پادری صاحب کی جہالت اور بیباکی
تو دیکھیے کہین سہواً یا غلطی کاتب سے ١٥ کی جگہ ہندسہ ١٩ کا ہوگیا پس فوراً پادری صاحب نے مولوی صاحب
کو جھوٹھا بنا دیا ماشاء اللہ کیا پھرتی ہے کہ بیٹھہ پر ہاتھہ بھی نہین رکھنے دیتے پادری صاحب بہت تیزی
نہ کیجیے اول سلاطین کا باب ١٥ ورس ١٦ دیکھیے وہان یہ مضمون لکھا ہے مولوی[1] صاحب کا اعتراض بجا ہے
مقام بستم ٢٠ صفحہ ١٩٤ قولہ ازالۃ الاوہام مین لکھا ہے کہ لفظ کنواری جس عبرانی لفظ کا ترجمہ ہے وہ لفظ
علما ہے اوسکے معنی کنواری کے نہین عام عورت کے ہین مگر یہ مولوی صاحب نے محض جھوٹ بولا ہے
راقم نے اس لفظ کی تحقیقات عبرانی لغات سے کی ہے وہان ضرور علما کے معنی کنواری کے ہین **جواب**
پادری صاحب کیون اپنے دن کی لے رہے ہین بھلا وہ کیا تحقیق کرینگے انھین تو انگریزی مین بھی الف
کے نام بے نہین آتا اور عبری کا تو کیا ذکر ہے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ فنڈر صاحب کی حل الاشکال پادری
صاحب نے دیکھہ لی ہے اسی بھروسہ پر یہ دعوی ہو رہا ہے مگر بفضلہ تعالی پادری صاحب اور اونکے پیر و مرشد
دونون جھوٹے ہین دیکھیے ابھی حال کھلا جاتا ہے ولیم گرینوس نے زبان انگریزی مین لغت عبرانی کے بیان
مین ایک کتاب لکھی ہے اور وہ کتاب ۱۸۵۹ء مین چھپی ہے اوسمین اس لفظ کی تحقیق اس طرح کی ہے علیم صیغہ مذکر
کا ہے اسکے معنی جوان خوردسال بالغ کے ہین چنانچہ صموئیل کے باب ١٧ ورس ٥٦ اور باب ٢٠ ورس ٢٢
مین یہ لفظ ہے اور وہان یہی معنی لیے گئے ہین اور سپٹواجنٹ مین اسکا ترجمہ جوان ہوا ہے علماہ اوسکی تانیث
ہے اسکے معنی لڑکی خاتون جوان عورت قابل نکاح کے ہین جیسے لفظ نعرہ ہے اور یونانی مین لفظ
نیانیس ہے اور ترجمہ اکویلا اور تھوڈوشن اور سمکس مین اس لفظ کا ترجمہ یہی ہوا ہے جو ہمنے کیا اشعیا کا
باب ٧ ورس ١٤ پیدایش کا باب ٢٤ ورس ٤٣ اور خروج باب ٢ ورس ٨ اور امثال باب ٣٠ ورس ١٩
تراجم مذکورہ مین دیکھنا چاہیے اس لغت کے مفہوم مین بکارت داخل نہین بکر کے واسطے لغت عبرانی مین
لفظ بتولہ موضوع ہے غزل کا باب ٦ ورس ٨ دیکھو پس سپٹواجنٹ مین کتاب اشعیا مین ترجمہ کنواری غلط ہوا ہے

[1] مولوی صاحب نے ازالۂ عیسوی کے صفحہ ۱۲۱ مین ایک اختلاف سلاطین اول کے باب ۱۵ ورس ۱۶ اور تواریخ دوم باب ۱۵ ورس ۱۹ مین بیان کیا ہے کہ پہلے والے مین ۱۵ باب کی جگہ بہ سہو واقع ہوگیا ہے پادری صاحب جھوٹ بہت انکار کردیا اور سبب سہو کے بھی ہے

اور اسکی غلطی بہت ظاہر ہے کیونکہ لفظ عیلیم جو صیغہ مذکر کا ہے اسکا ترجمہ خود اسی مین جوان ہوا ہی پھر
اوسکے مونث علماہ مین کنوارا پن کہان سی آگیا جب عیلیم کے معنی جوان مرد کے ہین تو علماہ کے معنی جوان
عورت ہونا چاہیے) اور نہ اسمین بن بیاہی حالت داخل ہی جیسا کہ ہینگیس ٹن برگ ذی حجت کی ہی بلکہ اوسکا
صرف یہی مفہوم ہی کہ عمر قابل نکاح اور زمان بلوغ انتہی - اب پادری صاحب فرماوین کہ مولوی صاحب نے
جھوٹ بولا ہی یا خود ذات شریف نے آپ ذی مولوی صاحب کو جھوٹا تو بنایا مگر بھوڈی منہ سی کسی کتاب کا
حوالہ ندیا کہ فلان لغت مین اسکے معنی کنواری کے ہین جوان عورت کی نہین **مقام بست و یکم** مولوی صاحب
انجیل کی غلط روایتون اور مخالفت کے بیان مین صفحہ ۲۹۳ و ۲۹۴ مین لکھتے ہین شاہد نہم بعد یہودیہ
اورشلیم کے یہودیون کا سوال جناب مسیح علیہ السلام سی مرقس باب ۱۱ مین تیسرے دن اور متی باب ۲۱ مین
دوسرے دن لکھتا ہی ان دونون مین ایک خلاف واقع ہی ہارن صاحب بابت ان دو اختلافون کے جو شاہد
آٹھوین اور نوین مین منقول ہین چوتھی جلد کے صفحہ ۲۷۵ و ۲۷۶ مین لکھتا ہی کہ کوئی صورت تطبیق کی
ان حوالون مین نہین ہی انتہی اسکے جواب مین پادری صاحب صفحہ ۲۲۹ مین لکھتے ہین - ناظرین مرقس کا
۱۱ باب اور متی کا ۲۱ باب پڑھہ کر دیکھین کہ کہان لکھا ہی یہ بہتان بندی اچھی نہین بلکہ شرارت و بددینی ہی
جواب خدا کے لیے پادری صاحب کی آنکھون کی پٹی کوئی کھولے اور ایک موٹی مشعل جلا کر متی اور
مرقس کے باب مذکور دکھائے اور سمجھائے کہ مرقس کے باب ۱۱ سے تیسرے دن سوال اسطرح معلوم ہوتا ہے کہ
ورس اول سی ۱۱ تک تو ایکدن کا بیان ہی اور ورس ۱۲ سے ۱۹ تک دوسرے دن کا اور ۲۰ ورس سی تیسرا
دن شروع ہوا ہی اور اسی دن مین مشائخ کا سوال کرنا ورس ۲۷ و ۲۸ مین مذکور ہی اور متی کے باب ۲۱ مین ورس ۱۱ تک تو
ایکدن کا بیان ہے اور ۱۸ ورس سے دوسرا دن شروع ہوا اور اسی دن مین اونکا سوال کرنا ورس ۲۳ مین مذکور ہی ناظرین تو دونون
انجیلونکی دونون بابونکو دیکھہ لین آپ دریافت ہو جائیگا کہ مولوی صاحب نے بہتان باندھا ہی یا پادری صاحب مولوی صاحب
پر بہتان بندی کرتی ہین اور لوگونکو فریب دیتی ہین مولوی صاحب پر تو کسیطرح کا الزام نہین آسکتا کیونکہ مولوی صاحب نے
تو ہارن صاحب کا حوالہ دیدیا ہی اگر بہتان باندھا ہی تو آپکے پیر و مرشد نی باندھا ہے اور شریر اور بددین ہونگے تو آپکی پیر و مرشد ہونگے
مولوی صاحب سی کیا علاقہ مولوی صاحب تو محض ناقل ہین آپ ہارن کی جلد ۴ ذکر انجیل مرقس صفحہ ۲۹۱ و ۲۹۲ ملاحظہ

کر بیٹھے اگرچہ مولویصاحب نے بارن کا حوالہ دیا تھا اور صفحہ بھی بتا دیا تھا مگر پادری صاحب نے ایسا کانون مین تیل ڈالا کہ کچھ خبر بھی نہوے اگر مولوی صاحب صفحہ کا حوالہ ندیتے تو یقین تھا کہ پادری صاحب جھٹ پٹ حوالہ سے انکار کر دیتے جب دیکھا کہ حوالہ مین تو صفحہ کا نشان بھی موجود ہی کسی طرح انکار نہین ہو سکتا تو اوس حوالہ سے کچھ خبر ہی نہوے اور ایسا ہضم کر گئے کہ ڈکار بھی نلی شاباش کیون نہو مصرع این کار از تو آید و مردان چنین کنند

باب دوم

اس باب مین پادری صاحب کی کچھہ دروغ گوئی اور اونکے اغلاط کا بیان ہی اگرچہ پہلے باب سے بھی پادریصاحب کی بہتان بندی اور تلبیس بخوبی ثابت ہوتی ہی مگر اس باب مین علاوہ اون جھوٹون کے جو پہلے باب مین مذکور ہین دوسرے جھوٹ قصدًا بیان کیے گئے ہین تا کہ ناظرین اونکے مکر و تلبیس سے بخوبی واقف ہو جاوین

پہلا دروغ قوله صفحہ ۴۴ مین ہی کہ محمد کے وقت کے لوگ قرآن کو اور ہی طرح پر سمجھہ رہے تھے جنپر طرح طرح کے اعتراض پڑتے تھے انتہی — مین کہتا ہون محض افترا ہی اوس وقت کے لوگ ہرگز ایسے معنے نہین سمجھتے تھے جسپر اعتراض ہوتے تھے اگر پادری صاحب مدعی ہین تو بیان کرین دو باتین اسی صفحہ مین اور لکھی ہین جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ پادری صاحب اہل اسلام کے کتب سے محض ناواقف ہین — اول یہ کہ لکھتے ہین کہ عبد الحق کا فارسی ترجمہ حالانکہ عبد الحق کا کوئی ترجمہ قرآن نہین ہی دوسرے یہ کہ لکھتے ہین کہ جلال الدین سیوطی کی تفسیر کبیر حالانکہ جلال الدین کی تفسیر کبیر نہین ہی اہل اسلام مین نہایت مشہور ہی کہ فارسی ترجمہ قرآن مجید کا شاہ ولی اللہ صاحب کا ہی اور تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی کی ہی مقام انصاف ہی کہ جو شخص اتنا بڑا جاہل ہو کہ اسلام کی مشہور باتین بھی نجانتا ہو وہ اپنے تئین مولوی کہلائے —

دوسرا دروغ قوله صفحہ ۱۴۳ مین ہی مولوی صاحب نے ناچار ہو کر اقرار کیا کہ ۳۸ کتابین عہد عتیق کی قدیم الایام سے بلا اختلاف تمام یہودی اور سب مسیحی مانتے آئے انتہی — مین کہتا ہون محض جھوٹ ہی مولویصاحب کا ہرگز یہ مقولہ نہین اعجاز کے صفحہ مین صرف اسقدر ہی کہ جمہور مسیحی سلف سے انکی صداقت تسلیم کرتے تھے اس مولوی صاحب اکثر مقدمین مسیحی کا ذکر کرتے ہین سب کا ذکر نہین فرماتی اور یہودیون کا تو مولوی صاحب نے

نام بھی نہین لیا پادریصاحب ازراہ خیانت یہوکو بھی شامل کرتے ہین تحریف اسے کہتے ہین اور یہی جھوٹ دوبارہ

صفحہ ۵۴ مین پادری صاحب نے بولا ہے ---

تیسرا دروغ قولہ صفحہ ۵۴ استیر کی کتاب کبھی کتب اختلافیہ مین داخل نہین ہوئی انتہی مین کہتا ہون

کہ یہ محض جھوٹ ہی قدمای مسیحیہ کا اس کتاب مین اختلاف ہی مولوی صاحب نے اس اختلاف کے ثبوت مین

لکھا ہی کہ کاتلک ہرلڈ کی جلد ثانی صفحہ ۳۴۴ مین ہی کہ فاضل سنٹ ملیٹو نے کتب مسلمہ کی فہرست مین اسکا

نام نہین لکھا جیسا کہ یوسے بیس نے تاریخ کلیسا کی کتاب ۴ باب ۲۶ مین لکھا ہی اور گریگری نازینزن

نے اشعار مین کتب صحیحہ کے نام ضبط کیے ہین ان اشعار مین اس کتاب کا نام نہین ہی اور ایمفیلو کیس نے

جو اشعار لکھکر سلیوکس کو بھیجے تھے انمین اس کتاب پر اپنا شبہ ظاہر کیا ہی اور اتہانی شیس نے اپنے ۳۹

خط مین اس کتاب کو رد اور ناپسند کیا ہی اور مصنف سناپسس نے اوسے رد کیا ہے انتہی شاید کاتلک ہرلڈ

کا نام سنکر پادری صاحب خفا ہونگے اسلیے مین ایک محقق عیسائی کا حوالہ دیتا ہون ڈاکٹر انگس اپنی

کتاب ہنڈبک مین لکھتے ہین مشائخ متقدمین مسیحی نے صحیفہ استیر کا ذکر نہین کیا اور نہ اپنی کتابون کی

فہرست مین داخل کیا ملیٹو اور اتہانی شیس اور گریگری نازینزن اور ایمفیلاکس نے اسے متروک کیا ہے

اور فلو نامی ایک عالم یہودی نے ۴۰ھ؁ مین ہوا ہے کہین اس کتاب سے حوالہ یا اسپر رجوع نہین کیا انتہی

اور پادری صاحب ہارن کا جو حوالہ دے رہے ہین وہ بھی فریب سے خالی نہین ہارن یہ نہین کہتا کہ کبھی

کسی نے اسمین اختلاف نہین کیا کیونکہ ہارن جلد ۴ حصہ ۱ باب ۲ صفحہ ۶۸ مین لکھتا ہی کہ بعض عیسوی

مشائخ نے اسمین یہ خدشہ کیا کہ اسمین کہین پر خدا کا نام نہین ہی مگر یہود مین یہ کتاب بہت عزیز اور گرامی

ہے انتہی - دیکھیے اس عبارت سے اختلاف کی نفی کسی طرح نہین ہوسکتی بلکہ مشائخ مسیحی کا اختلاف ثابت ہوتا ہی

چوتھا دروغ قولہ صفحہ ۴۶ مین ہی اونھون نے ہمارے علما کی تصانیف سے چند قول درست اور

چند نادرست اور چند اپنے دل سے تراش کے بلا سند پیش کیے انتہی - مین کہتا ہون یہ بھی دروغ بیفروغ

ہے کوئی قول نادرست اور بلاسند نہین ہی اور نہ کوئی اپنے دل سے تراشا ہی چنانچہ باب اول سے ظاہر

ہوگیا کہ جس قدر حوالون سے پادری صاحب نے انکار کیا ہی وہ سب اونکی جہالت اور بددیانتی ہے پادریصاحب

کسی پر افترا کرنا اچھا نہین ہی ذرا تو خدا سے ڈرو کچھہ تو شرم و حیا کرو —

پانچوان دروغ قوله صفحہ ۱۶ جس حالت مین کہ پہلی صدی کے لوگ ان کتابون کو مان چکے - الخ
مین کہتا ہون یہ محض دروغ ہی ثابت کیجیے محض دعوی سے کوئی امر ثابت نہین ہوتا اور اقتباس مشایخ
جو پادری صاحب نے لکھا ہے اوسکا حال یہ ہے کہ اول تو کسی دلیل قطعی سے اقتباس ثابت نہین اور اگر
ہو بھی تو اوس سے ماننا لازم نہین آتا چنانچہ نیاز نامہ کے جواب مین اسکی تفصیل کی گئی ہے —

چھٹا دروغ قوله صفحہ ۲۰ یونانی ترجمہ کی صحت کے تو آپ قائل ہوا نتھے - مین کہتا ہون کہ یہ
بھی مولوی صاحب پر افترا ہے - مولوی صاحب تو اوسکی صحت کے ایسے قائل ہین کہ کئی ورق مین
اوسکی خوب ہی خبر لی ہے جسکا جی چاہے صفحہ ۲۲۱ اعجاز سے دیکھنا شروع کرے پھر مولوی صاحب کا ماننا اور نماننا معلوم ہو جائیگا

ساتوان دروغ قوله صفحہ ۱۰۰ مولوی صاحب نے بیان کیا کہ انجیل مقدس مین الحاق ہوا اور اس دعوی کے
ثبوت مین گیارہ سہو کاتب دکھلائے ہین انتہی - مین کہتا ہون کہ اول تو اونھین سہو کاتب کہنا محض جاہلون
کو فریب دینا ہے کتب مقدسہ مین بہت سی غلطیان اور تحریفین قصدًا ہوئی ہین اور اس بارہ مین ہم علمائے
مسیحیہ کے اقوال باب اول مین بیان کر آئے ہین دوسرے یہ کہنا کہ گیارہ سہو کاتب دکھلائی ہین سراسر
جھوٹ ہی کیونکہ مولوی صاحب نے صفحہ ۲۷۰ مین لکھا ہی اسی طرح کے نقصان اور زیادتی عہد جدید کی کتابون
مین اور جا بھی کثرت سی ہوئی ہی کہانتک لکھیے اس فصل کو قول ہارن صاحب پر ختم کیے دیتے ہین -
ہارن صاحب جلد دوسری کے صفحہ ۳۳۱ مین لکھتے ہین بہت سے اسطرح کے الحاق بسبب خیالی اصلاح کے
اعمال مین اور جہان کوئی حال مکرر ذکر ہوا ہے واقع ہوئے ہین کاتبون نے اور اونسے زائد مترجمون نے ذکر ناقص
مین دوسری جا سے لیکر ملا دیا ہی اور اس کیفیت کے بیان مین زائد نمونے بیان کرنے بیفائدہ ہین انتہی
یہان تو مولوی صاحب نے عمومًا بہت سی اغلاط اونکے علما کے اقوال سے ثابت کی تھے پھر صفحہ ۲۷۰ مین اوسی
ہارن کے کئی مثالین تحریف قصدی کی بیان کی ہین اون سبکو پادری صاحب ہضم کر گئے ہین اس مختصر تحریر مین
اسکی تفصیل نہین کرتا معیار التحقیق مین جو تحقیق الایمان کا ایک بے نظیر جواب ہے تفصیل اسکی مسطور ہی مگر اس قدر
کہتا ہون کہ پادری صاحب گیارہ غلطیون کے بھروسے نہ رہین آپ ہی کے علما لکھتے ہین کہ چند نسخے ملانے سے

ڈیڑھ لاکھ اختلاف عبارت نکلے چنانچہ ہارن صاحب جلد اول مین لکھتے ہین اور مولفین انسائی کلوپیڈیا برٹینیکا جلد ۲ مین اسکرپچر کے تحت مین بیان کرتے ہین کہ ڈِرِٹیئن نے جو اختلاف عبارت نکالے وہ دس لاکھ سے زیادہ تھے اور سیکالیس کی راے مین وٹسٹین کے نسخہ مین بہت سی غلطیان ہین جنکی اصلاح ہونی چاہیے دیکھیے چند نسخے ملانے سے اتنی غلطیان نکلین اگر سب ملائے جاتے تو خدا جانے کتنی ہوتین اب ان اغلاط کو تقسیم کر لیجیے اور دیکھیے کہ عہد جدید کے ہر ایک کتاب کے حصہ مین کتنی کتنی آئی ہین —

آٹھوان دروغ قولہ صفحہ ۱۰۱ - انجیل متی مین چار جگہ (غلطی ہے) مین کہتا ہون پادری صاحب جھوٹے ہین بہت جگہ ہی چنانچہ چند مقام سواے چار مقام کے مین یہان بیان کرتا ہون **پہلا** وہ مقام جو خود پادری صاحب نے صفحہ ۱۲۱ مین لکھا ہے پس جن نسخون مین یوکینا لکھا ہی اوسمین ضرور سہو ہی افسوس پادری صاحب کو اپنا لکھا ہوا بھی یاد نہین رہتا سچ ہی دروغ گورا حافظہ نباشد **دوسرا مقام** ڈاکٹر انگس اپنی کتاب ہینڈ بک کے حصہ ا باب ۲ فصل ۵ مین لکھتے ہین باب ۱۲ ورس ۳۵ متی مین لفظ دل بہت سے نسخون مین اور ترجمہ ولگیٹ اور سریانی قبطے فارسی عربی مین متروک ہی **تیسرا مقام** باب ۲۰ ورس ۲۲-۲۳ مین جملہ وہ اصطباغ جس سے مینے اصطباغ لیا ہی اوس سے تم بھی اصطباغ دیے جا سکتے ہو کئی نسخون اور ترجمہ ولگیٹ اور قبطی مین نہین ہی **چوتھا مقام** باب ۲۷ ورس ۹ متی تب وہ جو ارمیا نبی کی معرفت کہا گیا تھا پورا ہوا لفظ ارمیا یقیناً غلط ہی **پانچوان مقام** باب ۶ ورس ۱۸ متی مین لفظ آشکارا الحاقی ہی (تفسیر آدم کلارک)

نوان دروغ قولہ صفحہ ۱۰۱ مرقس کی انجیل مین کوئی سہو کاتب نہین - مین کہتا ہون یہ بھی پادری صاحب کا جھوٹ ہی بھلا آپ کی کتاب ور خالی ہو غلطی سے یہ ہرگز نہین ہونا مولوی صاحب نے صفحہ ۱۷۸ مین تفسیر ہارن سے کئی حوالے تحریف قصدی کے نقل کیے ہین اون مین سی ایک حوالہ ورس ۳۲ باب ۱۳ مرقس کا ہی کہ بعض الفاظ اوڑائے گئے ہین اور باب ۲ ورس ۱۷ مین لفظ توبہ الحاقی ہی (آدم کلارک) اور باب ۱ ورس ۲ مین لفظ اوسکا مشکوک ہی (ڈاکٹر انگس) اور باب ۸ ورس ۳۱ مرقس مین بعض نسخون مین بعد تین روز کے اور اورون مین ہے تیسرے دن (ایضاً) العرض پادری صاحب کا بالکل نفی کرنا سراسر جھوٹ ہی —

دسوان دروغ قولہ ص ۱۰۱ لوقا کے انجیل مین ایک جگہ سہو کاتب ہی - مین کہتا ہون یہ بھی جھوٹ ہے

ایک جگہ نہین بہت جگہ غلطی ہی چار مقام تو اعجاز عیسوی کے اسی فصل مین لکھے ہین مگر افسوس ہے کہ
پادری صاحب نے آنکھو نپر پٹی باندھ لی ہی اب ناظرین ملاحظہ کرین **ایک مقام** تو پادری صاحب نے تسلیم کیا ہی
دوسرا مقام مولویصاحب نے صفحہ ۱۷ مین بخوبی ثابت کیا ہی کہ ایک سارا جملہ یا بین ورس ۳۳ و ۳۴
باب ۲۱ لوقا مین اوڑ گیا ہی **تیسرا مقام** صفحہ ۲۷ اعجاز عیسوی مین تفسیر رہے تحریف قصدی کی مثالین
نقل کی گئی ہین اون مین لکھا ہی کہ ورس ۳۵ باب ۹ لوقا مین بعضے الفاظ واسطے رفع شبہہ یوٹی کینیس کے
ترجمون سریانی اور عربی اور فارسی اور حبشی اور اور ترجمون اور بہت سی حوالے مرشدون مین بڑھائے گئے ہین
چوتھا مقام اعجاز عیسوی کے صفحہ مذکور مین ہی ورس ۴۳ و ۴۴ باب ۲۲ لوقا کو نسخہ اسکندریانوس اور بعضی
اور نسخون مین چھوڑا گیا اب بعض مقام ڈاکٹر انگس کی کتاب سے نقل ہوتے ہین **پانچوان مقام** ورس ۱۶
باب ۲ لوقا کا گیارہ نسخون قلمی اور ترجمہ ارمینیان اور فارسی مین یہ عبارت زائد ہے اللہ نے اپنی خلائق کو اچھے
کے واسطے دیکھا ہی **چھٹا مقام** ورس ۲ باب ۵ لوقا مین لفظ اندک چند نسخون قلمی مین زائد ہی **ساتوان مقام**
ورس ۱۹ باب ۶ بعض نسخون مین لفظ کھویا گیا تھا الحاق کیا گیا ہی **آٹھوان مقام** ورس ۱۸ باب ۴ مین فقرہ
شکستہ دلون کے شفا دینے کو کئی نسخون مین نہین ہی شاید شعیا کے ورس ۱ باب ۶۱ سے لیا گیا ہی الغرض اس فصل مین
ہر جگہ تعداد مین جھوٹ بولا ہے مگر سب کے بیان کرنے مین طول ہوتا ہی اسلیے ایک مختصر بات کہتا ہون جس سے
اونکا جھوٹ ثابت ہوجاوے وہ یہ کہ موافق اقرار علمای مسیحیہ کے چند نسخے ملانے سے ڈیڑھ لاکھ ویریوس رینگ
نکلے جسے پادری صاحب نے اپنی جہالت سے سہو کاتب قرار دیا ہی اب اگر اس ڈیڑھ لاکھ اختلاف کو عہد جدید کے
رسائل پر تقسیم کیا جاوے تو کس قدر رہونگی مثلاً عہد جدید کے ہم سات حصہ کرتے ہین چار انجیلین اور پانچوان اعمال
حوارئین اور چھٹے حصہ مین پولوس کے خط اور ساتوین مین پطرس اور یعقوب اور یوحنا کے خط وغیرہ اب سات
حصون پر اوس مقدار کو تقسیم کیجیے تو ہر ایک حصہ مین اکیس ہزار چار سو اٹھائیس اختلاف اور غلطی ہوتی ہین اور
اگر وسٹین ہے کے قول پر لحاظ کیا جاوے کہ اوسنے دس لاکھ اختلاف عبارت کے نکالے ہین تو ہر ایک کے حصہ مین
بہت کچھ نوبت ہوتی ہی پادری صاحب اپنے گیارہ سہو کاتب کے بھروسے ہین۔

گیارھوان دروغ قولہ صفحہ ۱۷۸ مین محمد صاحب کی نسبت آپکو گمان ہے کہ جو کچھ اونکو الہام یا وحی سے

علاوہ قرآن مین ہی اور جو کچھ اونھون نے اپنی تحریر وبیانی سے کہا وہ سب حدیث مین شامل ہے —
مین کہتا ہون کہ پادری صاحب جھوٹے ہین ہمکو یہ گمان نہین کہ جو کچھ حضرت محمد رسول اللہ کو ملا وہ سب
قرآن مین ہی بلکہ ہمارا اعتقاد یہ ہی کہ جو کچھ حضرت کو خدا کیطرف سے ملا اوسکی دو صورت ہین ایک تو یہ کہ بواسطہ
جبرئیل ع کے ملا دوسرے یہ کہ اللہ نے بلا واسطہ جبرئیل کے آپکے دل مین کسی امر کو ڈالدیا جسے ہم الہام کہتے ہین
پہلی قسم کو ہم قرآن کہتے ہین اور دوسری قسم مین بہت سی احادیث ہین تمام کتب اصول وغیرہ مین مصرح ہے
کہ وحی کی دو قسمین ہین ایک وحی متلو اور ایک وحی غیر متلو وحی متلو کو قرآن اور غیر متلو کو حدیث لکھا ہی البتہ بعض حدیثین
ایسی بھی ہین جنمین صرف حضرت کی رائے ہی بالفعل پادریصاحب جھوٹے ہین جان بوجھکر فریب دیتے ہین یا محض جاہل ہین
مگر افسوس ہی کہ باوجود اس جہالت کے نبوت کا دعوی ہی ع باین خواری امید ملکداری آور بھلا کتب
اصول مین تو لکھا ہی وہان تو پادریصاحب کی کہان نظر پہونچی ہوگی مولوی آل حسن صاحب نے پندرہوین
استفسار مین اسکی تصریح کردی ہی وہان بھی پادری صاحب نے نہ دیکھا- اور اگر پادری صاحب کا ایسا عقیدہ نہین ہے
تو نہو اپنے عقیدے کو طاق مین رکھ چھوڑین اہل اسلام کی طرف اپنے باطل عقیدہ کیون منسوب کرتے ہین

بارھوان دروغ قول صفحہ ۱۲۷ مین ہی- انبیا کی عصمت پر کوئی دلیل مسلمانون کے پاس نہین ہے
قرآن مین اسکا مطلق ذکر نہین شرح مواقف مین مولویون نے اپنی عقلی دلیلون سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہی-
پادری صاحب سچ کہیے آپنے یہ مقام شرح مواقف مین دیکھا ہی یا سنی سنائی کہہ رہے ہو اگر کچھ یاد ہی تو
ذرا شرح مواقف مین دیکھو کہ کن آیتون سے عصمت انبیا ثابت کی ہی ہمین افسوس ہی کہ پادری صاحب اپنے
دین کی بیخ و بنیاد خود اوکھیڑتے ہین بڑے زور شور سے انبیا کا معصوم نہونا بیان کر رہے ہین اور کہتے ہین
کہ بلا دلیل ہمنے اسکو مانا ہی مین کہتا ہون کہ چشم ما روشن دل ما شاد آپ مانیے ہم آپکو کب منع کرتے ہین
مگر اوسکے ساتھ اسکو بھی ماننا پڑیگا کہ کتب عہد عتیق و جدید کا اعتبار نہین اور کسی کتاب کا الہامی ہونا متحقق
نہین کیونکہ جب انبیا معصوم نہوے اور نعوذ باللہ بت پرستی اور دروغگوئی سے بھی نہ بچے یہانتک کہ
تبلیغ میں بھی جھوٹ بولے پھر اونکے قول اور فعل اور تحریر کا کیا اعتبار رہا اب پادری صاحب تو فرماوین کہ
وہ کس منہ سے بیبل کو کلام خدا کہین گے اور اوسکی احکام کو احکام الہی بتاوینگے کیونکہ جو بات نبی کہیگا اوس مین کیا

یہ احتمال ہوگا کہ شاید جھوٹ ہو کلام خدا نہو کیونکہ معصوم نہین ہے الغرض مطابق اس اعتقاد کے کسی رسالہ بیبل کا اعتبار نہ رہیگا
بلکہ سب پر کذب کا احتمال ہوجائیگا۔ انتہے

تیرھوان دروغ قولہ صفحہ ۱۲۸ محمد صاحب کو ماریہ قبطیہ عورت کی ساتھ گناہ کرنا اور زینب سے عشق لگانا یاد آویگا
پادری صاحب نے اس افترے کو کئی مقام پر نقل کیا ہی مگر طالبان حق پر پوشیدہ نرہے کہ یہ قصہ افترائی محض ہی
روایات صحیحہ مین کہین پتہ نہین پادری صاحب سے کوئی یہ پوچھے کہ ماریہ قبطیہ کے ساتھ کیا گناہ کیا اگر
وہ مراد ہی جسے تحقیق الایمان مین بیان کیا ہی کہ حضرت نے قسم کھائی تھی کہ ماریہ سے صحبت نکرونگا اور
پھر اوسے جائز کیا تو یہ روایت ہرگز قابل اعتبار نہین سورۂ تحریم کا سبب نزول شہد کا حرام کرنا ہے۔
چنانچہ احادیث صحیحہ مین آیا ہی صحیح بخاری جو ہمارے یہان مستند کتاب ہے اوسمین بھی لکھا ہی علاوہ اسکے
لونڈی کے ساتھ صحبت کرنا نہ شریعت موسوی مین گناہ ہی نہ شریعت عیسوی مین اور نہ شریعت محمدی
مین پھر اس فعل کا گناہ ہونا پادری صاحب کہان سے ثابت کرتے ہین اگر پادری صاحب اپنے گمان مین
اوسکو برا سمجھکر گناہ کہتے ہین تو اسکا جواب یہ ہے کہ جنکے نزدیک شراب و سور حرام ہے وہ کہہ سکتے ہین کہ جو
شراب پیے وہ بڑا گنہگار ہے مثلاً حضرت مسیح نے شراب خواری کی ہی تو مطابق اس اعتقاد کے وہ گنہگار تھے
اور حضرت زینب کا قصہ بھی کسی ملحد نے گڑھا ہی ہمارے علمای محققین نے خوب اسکا رد کیا ہی چند علما کا نام
مع حوالہ کتاب یہان لکھتا ہون (۱) علامہ تورپشتی اپنی کتاب المعتمد فی المعتقد مین لکھتے ہین کہ آنچہ یاد کردہ اند
کہ رسول اللہ را صلی اللہ علیہ وسلم بر زینب نظری افتاد و علاقتی دروی پیدا شد دروغ محض و بہتان صریح است
و ہرگز ناقلی کہ بنقل وی کم وبیش اعتقادی باشد یا راوئیکہ بروایت وی اعتمادی توان کرد نیاوردہ اند
اسکے بعد وہ قصہ صحیح نقل کرکے لکھا ہے وآنچہ وضاعان و بدینان در زبان مردم افگندہ اند کہ نظر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بروی افتاد و گفت سبحان مقلب القلوب شعبہ ایست از آنچہ منافقان گفتہ اند
و ہیچ ناقلی کہ بنقل وی اعتدادی باشد آنرا یاد نکردہ انتہی دیکھیے علامہ موصوف نے کسقدر بے اصلی اس قصہ کی
بیان کی اور دروغ محض اور بہتان صریح بتایا اسی طرح بہت سے علما نے اس قصہ کا بے اصل اور دروغ ہونا بیان
کیا ہی مثلاً (۲) امام زاہدی نے تفسیر زاہدی مین (۳) صاحب کمالین نے اپنی تفسیر مین (۴) ملا جیون نے

تفسیر احمدی مین (۵) شیخ سلیمان نے تفسیر فتوحات الٰہیہ مین (۶) قاضی عیاض نے اپنی کتاب شفا مین
(۷) خفاجی نے نسیم الریاض مین (۸) شیخ عبدالحق نے مدارج النبوۃ مین (۹) سید جمال الدین نے روضۃ الاحباب
مین (۱۰) سید شریف نے اپنی کتاب مواقف مین وغیرہم اور اسی طرح علماے شیعہ نے بھی اسکی تکذیب کی ہی
(۱۱) میر فتح اللہ شیرازی نے منہج الصادقین مین (۱۲) علامہ مجلسی نے حیات القلوب مین (۱۳) سید مرتضیٰ
نے تنزیہ الانبیا مین (۱۴) علامہ طبرسی نے تفسیر مجمع البیان مین (۱۵) ملا احمد نے سیف الدہر مین وغیرہم
اور خوبی تو یہ ہے کہ بعض محقق عیسائیون نے بھی اس قصہ کو منافقون اور یہودیون کا گڑھا ہوا بتایا ہی
چنانچہ سیل صاحب مترجم قران سورۂ احزاب کے حاشیہ پر لکھتے ہین کہ منافقون اور یہودیون نے اس قصہ کو گڑھا ہے

۱۴-۱۵-۱۶ دروغ صفحہ ۳۴ مسیح کے وقت سے آج تک اگرچہ مسائل جزئیہ اور فروعات مین درمیان
فرقون عیسائیون کے بہت سا اختلاف پڑ گیا مگر تثلیث کے اندر کسی وقت اور کسی ملک اور کسی قوم مین اختلاف
نہین پڑا کیونکہ انجیل مین صاف صاف لکھا ہی کہ باپ بیٹا روح القدس یہی تثلیث ہی مریم کسی وقت تثلیث
مین شامل نہین ہوئی انتہی۔ یہان پر پادری صاحب نے تین جھوٹ صریح بولے ہین پہلا تثلیث مین کسی وقت
اور کسی قوم مین اختلاف نہ پڑنا دوسرا اس تثلیث کا صاف صاف انجیل مین مذکور ہونا تیسرا
مریم کا کسی وقت تثلیث مین شامل نہونا۔ پہلی بات کا جھوٹ ہونا تو بفضلہ تعالی خود اونھین کی تحریر سے
ظاہر ہے کیونکہ صفحہ ۴۳ و ۴۴ مین لکھا ہی کہ دوسری صدی مین فرقہ ابیونی نے مسیح کی الوہیت کا انکار کیا
اور دوسرا فرقہ انہین نکلا جو شریعت اور مسیح کی الوہیت کے بھی منکر تھے انتہے مختصرا۔

اب ناظرین فرمائین کہ خود ہی کہہ رہے ہین کہ کسی وقت کسی فرقہ مین تثلیث کے اندر اختلاف نہین پڑا پھر خود ہی
دو فرقون کا منکر تثلیث ہونا اور دوسری صدی مین اس اختلاف کا ہونا بیان کرتے ہین اب سوا اسکی اور
کیا کہا جاے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد۔ اصل کیفیت یہ ہی کہ تثلیث مین ہمیشہ سے اختلاف رہا ۳۲۵ع مین بادشاہ
قسطنطین کے عہد مین کونسل نائس اس اختلاف کی وجہ سے منعقد ہوئی اسمین بہت سی پادریون نے تثلیث سی انکار
کیا اور بعض قائل ہوے مگر حضرت مریم کو بجای روح القدس کے داخل کرتے تھے اسوجہ سے ان لوگون کا نام
میریامایٹ رکھا گیا تھا اسکے بعد جب بادشاہ نے علانیہ حکم دیا کہ جو شخص تثلیث سی انکار کریگا اوسکا مال

ضبط ہو کر جلا وطن کیا جائیگا تب اکثرون نے بادشاہ کے خوف سے تثلیث کے عقیدے پر دستخط کر دیے غرضکہ
زبردستی یہ عقیدہ پھیلایا گیا ہے باایں ہمہ متعدد فرقے عیسائیون مین منکر تثلیث کے ہوے اور اب موجود ہین چند
فرقون کے نام مین بیان لکھتا ہون (۱) ابیونی (۲) ارتمن (۳) اریوس (۴) یونومیان (۵) سیمی اریوس
(۶) یوسیبیان (رومن تواریخ کلیسا صفحہ ۱۳۹ اور لب التواریخ مولفہ مدرس سکندر فریڈزمیتلر جلد ۲ مطبوعہ
مطبع چرچ مشن ۱۸۹۱ء صفحہ ۲۸) (۷) یونی ٹیرین اس فرقہ کی کلیسا ہندوستان مین بھی ہے (۸) سامنین وبسٹر
ڈکشنری مطبوعہ ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۳۴۹ مین ہے کہ اس فرقہ کی بنیاد سولھوین صدی مین ہوئی (۹) گرنھیون ۱۵۳
اس فرقہ کا بانی گرنھس پہلی صدی مین تھا اس فرقہ کا حال رومن مفتاح الکتاب مطبوعہ ۱۸۵۶ء صفحہ
مین مفصل مذکور ہے (۱۰) میریانائٹ اس فرقہ کی بنیاد چوتھی صدی مین ہوئی سوا اسکے اور بھی فرقہ
منکر تثلیث ہین سبکا بیان موجب تطویل ہے پادری صاحب کی تکذیب کے لیے اتنا ہی کافی ہے اب
بھی ہندوستان مین اور لندن اور امریکا وغیرہ مین کثرت سے عیسائی منکر تثلیث موجود ہین دروغ
گویم برروے تو اسیکو کہتے ہین۔ دوسری بات کا جھوٹ ہونا خود انجیل سے ظاہر ہے کسی مقام پر انجیل مین تثلیث
کا ذکر نہین ہے جسکا جی چاہے اول سے آخر تک پڑھکر دیکھ لے یہ جو انجیل سے اشارہ وکنایہ تثلیث کے نکالے
جاتے ہین اسکی وجہ اونکا وہ خیال خام ہے جو محض کورانہ تقلید سے پہلے سے اونکے دماغ مین سمایا ہے صرف اوس
خیال کی وجہ سے زبردستی تثلیث کا اشارہ سمجھتے ہین جناب مولوی رحمت اللہ صاحب نے اصح الاحادیث
فی ابطال التثلیث اور ازالۃ الاوہام وغیرہما مین وہ تمام مقامات نقل کیے ہین جنسے عیسائی تثلیث
ثابت کرتے ہین اور بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ کسی مقام سے اسکا ثبوت نہین ہوتا پادری صاحب نے تثلیث کے
بارہ مین بہت سے ورق سیاہ کیے ہین اور ایسی تقریرین کی ہین جنکی وجہ سے خود عیسائی اونپر طعن کرتے ہین
مگر مولوی صاحب کی ایک بات کا بھی جواب نہین دیا ؛

اور تیسرے دعوی کے ثبوت مین بھی ہم دو گواہ پیش کرتے ہین اول سیل صاحب ترجمہ قرآن مین
سورہ نسا کی آیت ۱۷۱ آپکے ترجمہ مین لکھتے ہین کہ مورخین مشرق نے ذکر کیا ہے کہ ایک فرقہ تھا کہ تثلیث
اونکے نزدیک یہی ہے یعنے خدا اور عیسی اور مریم انتہی دوم سر ولیم میور صاحب شہادت قرآنی کے صفحہ ۱۲۵

مین لکھتے ہین۔ اون دنون مشرق کے عیسائیون نے واقع مین مریم کا احترام بیحد بیان تک کیا کہ اوسکی
پرستش کی انتہی اِن دونون حوالون سے ثابت ہوا کہ بعض عیسائی مریم کی بھی پرستش کرتے تھے اور یہی دعا
قرآن مجید کا ہے اور تثلیث مین داخل ہونے کا بھی یہی مآل ہے۔

١٧ - ١٨ - دروغ قولہ صفحہ ٣١٥ محمد صاحب نے صدہا لفظ اور صدہا محاورے گنواری بولیون کے
جو قریش نہین بولتے قرآن مین درج کر دیے انتہی۔

یہ بالکل جھوٹ ہے کسی نے ایسا نہین لکھا اور اوسی کے بعد جلال الدین سیوطی اور واسطی کا حوالہ دیکر
لکھا ہے کہ اونھون نے ثابت کر دیا ہے کہ قرآن مین پچاس زبان کے محاورے جو قریش سے برخلاف ہین بھرگئے
ہین بالکل فریب ہے جلال الدین سیوطی اور واسطی نے ہرگز یہ نہین لکھا کہ اسقدر الفاظ قریش کے محاورے
کے برخلاف ہین صرف اس قدر لکھا ہے کہ قرآن مین پچاس زبانون کے لغت ہین دیکھو اتقان کا صفحہ ١١٣
یہان تو اسکا ذکر بھی نہین ہے کہ وہ لغات قریش کے نہین ہین یا قریش کے محاورے کے برخلاف ہین
یہ کہنا تو ایسا ہے کہ مثلاً کوئی شخص یون کہے کہ گلستان مین بہت سی زبانون کے لغت ہین یعنی عربی ترکی
فارسی ہندی دری پہلوی وغیرہ پھر کیا اسکا یہ مطلب ہے کہ اتنے لغات وہ ہین جو فصحای فارس نہین
بولتے یا اونکے محاورے کے خلاف ہین ہرگز نہین بلکہ اسکا مطلب صرف اسقدر ہے کہ اگر اصل کا لحاظ کیا جاے
اور بنظر تحقیق اور تفتیش دیکھا جاے تو بہت سی زبانون کے لغات اس کتاب مین ملینگے گرچہ وہ تمام لغات
فصحای فارس کے محاورہ اور بول چال مین ہین مگر دراصل بعض الفاظ عربی زبان کے ہین اور بعض ترکی کے
اور بعض خاص فارسی کے وغیرہ ذلک یہی معنی واسطی کے قول کے ہین چونکہ علمای اسلام نے قرآن مجید
مین نہایت فکر اور غور کیا ہے یہان تک کہ اوسکے حرف اور نقطے اور حرکات اور سکنات بھی شمار کیے ہین
اسلیے اونھون نے اسکو بھی تلاش کیا ہے کہ قرآن مین جو الفاظ بولے گئے ہین وہ دراصل کس کس زبان کے
لغت ہین اگرچہ یہ امر ظاہر و بدیہی ہے کہ یہ کل الفاظ فصحاے عرب کے محاورے مین تھے پھر صفحہ ٣١٨
مین لکھتے ہین اور سند ان تمام فقرون کے وحشی اور غریب ہونیکی اور اس بات کی سند کہ یہ قریش کے
محاورے نہین ہین نہایت معتبر تفسیر اتقان سے دیجاتی ہے انتہی۔

مین کہتا ہون کہ یہ بھی سراسر جھوٹ ہی تفسیر اتقان مین کہین اسکا پتہ نہین بلکہ صفحہ ۱۴۰ مطبوعہ کلکتہ سے
صاف ظاہر ہے کہ قرآن شریف مین سوا لغت قریش کے اور کوئی لغت نہین ہی عبارت اوسکی یہ ہے

فنسخ تلک الصحف فی مصحف واحد مرتبا لسورہ من سائر اللغات علی لغۃ قریش محتجا بانہ نزل بلغتہم وان کان

قد وسع فی قرأتہ بلغۃ غیرہم رفعا للحرج والمشقۃ فی ابتداء الامر فرای ان الحاجۃ الی ذلک انتہت فاقتصر علی لغۃ

واحدۃ انتہی - یعنے حضرت ابوبکر کے جمع کیے ہوے صحیفون کو حضرت عثمان نے بترتیب سُوَر نقل کرایا صرف
قریش کی لغت پر اس دلیل سے کہ قرآن مجید قریش ہی کی لغت مین نازل ہوا ہی گرچہ دوسری لغات
مین پڑھنے کی اجازت دیدی گئی تھی تاکہ ابتداے امر مین لوگون کو پڑھنے مین دقت نہو مگر جب حضرت
عثمان نے دیکھا کہ اب اس اجازت کی حاجت نرہی تو فقط ایک ہی لغت پر یعنی لغت قریش پر منحصر رکھا
اس سے اظہر من الشمس ہوگیا کہ قرآن مجید مین لغت قریش کے سوا اور کوئی لغت نہین ہی ناظرین ملاحظہ کرین
کہ تفسیر اتقان مین کیا لکھا ہی اور پادری صاحب کیا نقل کرتے ہین اور ۳۷ نوع مین جو متعدد لغات کے
الفاظ نقل کیے ہین اوس سے غرض وہی ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے ہین یعنی اصل مین یہ الفاظ اون لغات
کے ہین گرچہ اونکا استعمال بالفعل قریش کی زبان مین ہو گیا ہی اسکے سوا تفسیر اتقان مین جسقدر الفاظ
کو دوسرے قبیلون کا محاورہ بتایا ہی اونھین مطلقاً دوسرے قبیلہ کا محاورہ نہین کہا بلکہ خاص ایک
معنی کی قید لگا کر اونھین دوسرے قبیلہ کا بتایا ہی حالانکہ وہ الفاظ مشترک المعنی ہین مثلاً صفحہ ۱۰۱ مین
ہی اللھو بلسان الیمن المرأۃ یعنی یمن کی زبان مین لھو عورت کو کہتے ہین اس سے صاف معلوم ہوتا ہے
کہ یہ لفظ اس معنی مین یمن کا محاورہ ہی نہ یہ بات کہ مطلقاً لفظ لھو یمن کا لغت ہی بلکہ لفظ لھو خاص قریش
کا لغت ہی مگر اسکی معنی اونکے محاورہ مین عورت کے نہین ہین بلکہ کھیل کود کے ہین اور قرآن مجید
مین جہان یہ لفظ آیا ہے وہان یہی معنی ہین ہان بعض مقام پر یہ عمدگی اور خوبی ہی کہ دونون معنی چسپان
ہوتے ہین اب اہل علم جنکو فن ادب مین کچھہ بھی مذاق ہی وہ جان سکتے ہین کہ جس کلام مین ایسا لفظ
آئے اور وہان دونون معنی چسپان ہوتے ہون تو کیسا حسن اوس کلام مین ہوجاتا ہی افسوس ہی اونکے
فہم پر جو ایسے لفظ کے لانے کو برا سمجھین سچ ہی مصرع قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری + جو ماہرین کلام

ہین وہی کلام کی خوبیون کو جان سکتے ہین بازاری لوگ کیا جانین شلاً اردو کا مصرع ہی مصرع دیے کی روشنی محشر تلک ہی ٭ اس مصرع مین لفظ دیا آیا ہی جو گنواری محاورے مین چراغ کو کہتے ہین اور فصحا دینے کے معنی مین استعمال کرتے ہین ماہرین سخن خوب جانتے ہین کہ یہ لفظ اگرچہ بلحاظ ایک معنی کے گنواری محاورہ ہے مگر اسکی وجہ سے اس مصرع مین جان پڑ گئی ہی اب اگر کوئی شخص کہنے لگے کہ یہ گنواری لفظ اس مصرع مین استعمال کیا گیا ہی اسلیے یہ مصرع فصاحت سی خارج ہی تو اہل سخن بجز اسکے کہ سفیہ یا سادہ لوح کا خطاب دین یا فن سخن سی بالکل نابلد سمجھکر سکوت کرین اور کیا کرینگے اسی پر اون تمام الفاظ کو قیاس کرنا چاہیے جو تفسیر اتقان کی نوع ۳۷ مین نقل کیے گئی ہین اونکا آنا فصاحت سی خارج سمجھنا سخت جہالت ہی اور جس جس مقام پر پادری صاحب نے یہ لکھا ہی کہ یہ لفظ یا یہ محاورہ گنواری ہی قریش کی زبان یا محاورہ نہین ہی سب جھوٹ ہی اب ناظرین ہدایت المسلمین کے صفحہ ۱۳۵ سی ۲۴۳ تک ملاحظہ کرین کہ کتنی جگہ اونھون نے یہ دعوی کیا ہی اوتنے ہی جھوٹ شمار کرین اس تھوڑیسی تحریر سی کتاب مذکور کے باب ہشتم کی فصل اول کا جواب کافی وشافی ہوگیا ڈھائی جز جو پادری صاحب نے سیاہ کیے تھے اونکی بنیاد صرف اسی جھوٹ پر تھی جو یہان بیان کر دیا گیا اگر کسیکو شک ہو کہ یہ پادریصاحب کا جھوٹ نہین ہی بلکہ تفسیر اتقان ساری نہین دیکھی ایک جگہ دیکھ کر اوسکا یہ مطلب سمجھ گئی ہین جو بیان کر رہے ہین تو اوسکا جواب یہ ہی کہ جو بات جھوٹ ہی وہ کسیکی ناسمجھی سے سچ نہین ہوسکتی جھوٹ ہر حال مین جھوٹ ہی البتہ یہ کہہ سکتے ہین کہ یہ جھوٹ شرارت کے باعث نہین بولا گیا ہی بلکہ جہالت کی سبب سے بولا گیا ہی مگر ہمکو اسمین بحث نہین کہ اس جھوٹ کا باعث کیا ہی شرارت ہی یا جہالت جو کچھہ ہو پادری صاحب دونون مین طاق ہین۔

اونیسوان ۱۹ دروغ قولہ صفحہ ۳۲۲ واضح ہو کہ لفظ ریحان بقول جلال الدین ۱ و ابن عباس ۲ اور ابن جوزی ۳ اور بیضاوی ۴ اور قاموس ۵ کے بمعنی رزق اسجگہ پر محمد صاحب نے بولا ہی جسپر بڑا اعتراض تھا عبد القادر نے اپنے ترجمہ مین اعتراض دفع کرنے کو اوس لفظ کا ترجمہ پھول خوشبو کیا ہی پر اس تحریف معنوی کو ہم کب مانتے ہین جبکہ قدما نے اوسکو بمعنی رزق سمجھا ہی انتہے۔

یہ بھی جھوٹ پادری صاحب کا قابل ملاحظہ ہے یہان اول تو پانچ شخصون کے سر یہ طوفان دھرا کہ وہ کہتے ہین کہ محمد صاحب نے ریحان بمعنی رزق بولا ہی دوسرے مولوی عبد القادر صاحب پر تحریف کا الزام لگایا اب ناظرین

اون پانچون شخصون کے قول کو ملاحظہ کرین جنسے صرف اونکا جھوٹا ہی ہونا ثابت نہین ہوتا بلکہ اونکا فریب اور دھوکا دہی اور بیباکی بھی بخوبی ثابت ہوتی ہی جلال الدین سیوطی نے ابن عباس سے ریحان کے معنی سبزہ کے لکھے ہین عام سبزہ کے نہین بلکہ کھیتی کا سبزہ (دیکھو اتقان مطبوعۂ کلکتہ صفحہ ۲۷۶) اور بیضاوی نے سورۂ رحمن کی تفسیر مین لکھا ہی الریحان یعنی المشموم او الرزق من قولہم خرجت اطلب ریحان اللہ انتہی۔ یعنے ریحان خوشبودار شی کو کہتے ہین یا رزق کو اور رزق کے معنی عرب کے اس قول سے لیے گئے ہین کہ وہ یون بولتے ہین کہ مین اللہ کے ریحان کو طلب کرنے نکلا یعنے رزق طلب کرنے دیکھیے بیضاوی نے پہلے معنی خوشبودار شے کے لکھے اوسکے بعد رزق کے لکھے جس سے معلوم ہوتا ہی کہ تقدیم پہلے ہی معنی کو ہے اسی طرح قاموس مین اس لفظ کے معنی لکھکر آخر مین رزق کے معنی لکھے ہین عبارت اوسکی یہ ہی الریحان نبت معروف طیب الرائحۃ وکل نبت کذلک او اطرافہ او ورقہ والولد والرزق انتہی یعنی ریحان ایک مشہور گھاس ہی خوشبودار اور جو خوشبودار گھاس ہو اوسی ریحان کہتے ہین اور گھاس کے کنارون اور اوسکے پتون کو اور اولاد کو اور رزق کو بھی کہتے ہین۔ اب پادری صاحب فرمائین کہ قاموس نے کہان لکھا ہی کہ محمد صاحب نے ریحان بمعنی رزق بولا ہے اور بیضاوی نے کس جگہ ایسا دعوی کیا ہی اور جلال الدین اور ابن عباس نے کس مقام پر بیان کیا ہی یہ تو سب آپ کو جھوٹا بناتے ہین اور سب سے اول وہی معنی بیان کرتے ہین جو مولوی عبد القادر صاحب نے بیان کیے ہین پھر مولوی صاحب نے کونسی بات خلاف قدما کی لکھی ہے جسے پادری صاحب تحریف کہہ رہے ہین کیا پولوسی مذہب کی سچائی یہی ہی کہ ایسے صاف صاف جھوٹ بولکر عوام کو فریب دیا جاے کیا سچائی کے ساتھہ شرم و حیا بھی جاتی رہی یہ بھی خیال نہین کہ جب کوئی ہمارے اس فریب کو دیکھیگا تو کیا کہیگا چار شخصون کا حال تو معلوم ہو لیا ایک ابن جوزی رہگئے ہین وہ کہتے ہین کہ قرآن مین جو ریحان کا لفظ ہی اوسکے معنی لغت ہمدان مین رزق کے ہین (دیکھو اتقان کا صفحہ ۳۱۴) پھر اسمین یہ کہان ہی کہ حضرت سرور عالم نے ریحان رزق کے معنی مین بولا ہی ای صاحب ریحان ایک عربی لفظ ہی جسے قریش اور ہمدان سب بولتے ہین قریش کے محاورے مین خوشبودار شے کو کہتے ہین اور ہمدان کے محاورے مین رزق کو ابن جوزی کو چونکہ یہ امر بیان کرنا مقصود ہی کہ قرآن شریف مین ایسے لغت

بھی ہین جو بلحاظ ایک معنی کے دوسرے قبیلہ کا محاورہ ہی اسلیے وہی معنی بیان کیے ہین جو دوسرے
قبیلہ کا محاورہ تھا اور جو معنی مشہور و معروف تھے اوسکا بیان کرنا اوسے مقصود نہ تھا کیونکہ وہ قرآن کے
تفسیر نہین کرتا کہ سب معنی بیان کر دے بلکہ اوسکی غرض وہی ہی جو ہمنے بیان کی الحاصل پانچ شخصون مین
سے یہ کوئی نہین کہتا کہ حضرت نے ریحان بمعنی رزق بولا ہی بلکہ اس مشترک المعنی کے معنی بیان کر دیے ہین
غرضکہ سیطرح کے جھوٹ بولکر پادری صاحب نے جزکے جز سیاہ کیے ہین تاکہ عوام فریب مین آوین اور جاہل
مشنری بڑا مولوی بتاوین ❖

ضمیمہ

یہان تک تو ہدایت المسلمین کا نمونہ بیان کیا گیا اب کچھ تاریخ محمدی کا نمونہ بھی ناظرین ملاحظہ کرین کہ
پادری صاحب نے اوسمین بھی کیا طوفان باندھا ہی اور افترا بندی کی ہے چند بہتان صریح اس مقام پر
نقل کیے جاتے ہین ❖

بیسوان دروغ تاریخ محمدی مین بیان خصائص آنحضرت صلعم مین لکھا ہی کہ ایک خاصہ حضرت کا
یہ بھی تھا کہ ہر آفت سے بچنا یعنی اپنی جان کی حفاظت کرنا مطلب یہ ہی کہ حضرت اس آیت قرآن کے
بھروسے پر نہین جو لکھا ہی وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ یعنی خدا تجھے بچا دیگا آدمیون سے اسکے بھروسے پر
محمد صاحب اپنی محافظت جسمانی کو ترک نہین کر سکتے انتہی۔
جس مقام کا ترجمہ پانی پتی نے کیا ہی اور پھر اوسپر حاشیہ لگایا ہی وہ روضۃ الاحباب مین اس طرح ہے

کہ تغیر نمودن مر منکری را کہ ببیند واگرچہ در تغیر خوف وخطر بود چہ حق تعالی وعدہ فرمودہ بانکہ از دشمنان
نگاہ دارد واللہ یعصمک من الناس بخلاف امت کہ حین خوف وجوب از ایشان ساقط میشود انتہی

اب ناظرین اس جھوٹ وخیانت کو ملاحظہ کرین کہ کیسا مطلب کو پلٹ دیا اور برعکس بیان کیا اصل کتاب
مین تو یہ ہی کہ ہر بری بات کا بدل دینا اور مٹا دینا حضرت پر واجب ہی اگرچہ اوس مٹانے مین کیسا ہی
خوف کیون نہو کیونکہ بموجب آیت مذکور کے اللہ نے آپکی حفاظت کا وعدہ کیا ہی لہذا آپ کو کچھ خوف کرنا
نچاہیے اللہ پر اعتماد کافی ہی پانی پتی نے یہ بھی خیال نکیا کہ اس سے پہلے جو خاصہ بیان کیا ہے اوسکے بھی

یہ مطلب بالکل برخلاف ہی کیونکہ اوسکا مطلب یہ ہے کہ لڑائی مین ٹھہرا رہنا اور دشمن کے مقابلہ سے نہ ہٹنا
حضرت پر واجب ہی اگرچہ کتنے ہی زیادہ دشمن کیون نہون۔ بھلا اب ملاحظہ کیجیے کہ یہ خاصہ اور وہ خاصہ
جو بانی ہتی نے نقل کیا کیسے جمع ہوسکتا ہی اور یہ بھی یاد نکیا کہ جس مقام پر روضۃ الاحباب مین حضرت کے
چوکیدارونکو بیان کیا ہی وہان لکھا ہی اما حارسان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہشت مرد بودند وچون آیت کریمہ واللہ
یعصمک من الناس نازل شد ترک حراست کرد واعتماد کلی بر عصمت حق تعالی فرمود یعنی حضرت کے آٹھ
نگہبان تھے جب آیت وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ نازل ہوئی تو آپنی نگہبانی بالکل چھوڑ دی اور اللہ پر
پورا پورا بھروسا کرلیا اب کوئی بانی ہتی سے پوچھے کہ وہ تمھارا مطلب کدھر چلا گیا سچ ہی کہ دروغ گورا حافظہ
نباشد کیا اظہار حق اور تاریخ نویسی اسکو کہتے ہین کہ جھوٹی باتین اپنی طرف سے بنائے اور یہ بھی خیال
نکرے کہ اسکا جھوٹ ہونا اوسی مقام سے اور اوسکے ماقبل اور مابعد سے کھل جائیگا اب پادری صاحب
ذرا اپنے گریبان مین مُنہ ڈالکر دیکھین اور اگر حیا ہو تو کچھ شرمائین بھلا ایسی افترا پردازی اور بہتان بندی
کوئی عاقل کرسکتا ہے ✣

اکیسوان[۲۱] **دروغ** انھین خصائص مین بیان کرتے ہین **قولہ**[ص ۳۰۵] جو عورت حضرت کو پسند نکرے اوسکو
جبرًا جورو بنانا **اقول** دیکھو بانی ہتی کی شرارت کیسا جھوٹ باندھا ہی اور نفی کو اثبات کردیا ہے۔
مخفی نرہے کہ روضۃ الاحباب مین خصائص کی تین قسمین کی ہین اول واجبات[۱] دوم محرمات[۲] سوم[۳]
مباحات قسم دوم محرمات مین لکھا ہی کہ۔ دہم نگاہداشتن زنیکہ آن زن نکاح اورا مکروہ دارد۔
یعنی دسوان امر حضرت پر حرام یہ ہی کہ جو عورت آپکے نکاح مین رہنے کو پسند نکرے اوسکو نکاح مین رکھنا
حاصل یہ ہوا کہ جو بیوی آپ کے نکاح مین رہنا نچاہے اوسے آپ طلاق دیدین۔ بھلا غور کرو کہان وہ
مضمون کہ غیر عورت کو جبرًا اپنی جورو بنانا اور کہان یہ مضمون کہ جو بیوی اپنی ناخوشی ظاہر کرے
اوسے چھوڑ دینا۔ ناظرین انصاف کرین کہ جو شخص ایسا مفتری ہی اوسکے قول وفعل کا اعتبار ہوسکتا ہے ہرگز نہین ہرگز نہین
بائیسوان[۲۲] **دروغ** انھین خصائص مین لکھتے ہین **قولہ** صفحہ ۳۰۵ برابر روزہ رکھنا **اقول** یہ بھی
بالکل برعکس بانی ہتی نے بیان کیا اور اثبات کا نفی کردیا۔ روضۃ الاحباب مین لکھا ہی کہ۔ ازجملہ مباحات

ران سرور کی وصال است در روزہ انتہی یعنی جو امور کہ حضرت کے لیے مباح ہین اون مین سی ایک یہ
بھی ہے کہ آپ روزہ رکھین پی در پی بغیر افطار کیے صوم وصال اسیکو کہتے ہین کہ کئی روز تک برابر
نہ کھائے اور نہ پیے اور نہ بیوی سے صحبت کرے دیکھو عماد الدین نے کیسا جھوٹ بولا اور اولٹا مطلب
بیان کیا تا کہ ظاہر ہو کہ حضرت نے کیسے مشقت اپنے لیے خاص کی تھی۔

تیئیسوان دروغ صفحہ ۳۰۰ **قولہ** بدون نکاح کے بھی اگر کوئی عورت اپنا نفس بخشدے تو محمد صاحب
بلا شک اوس سے صحبت کرین۔ **اقول** بدون نکاح کے قید بالکل جھوٹ بانی بتی نے لگائی ہے تفتہ الاحباب
مین نکاح کی تصریح کی ہے اور لکھا ہے چہارد ہم انعقاد نکاح بلفظ ہبہ اور اوس آیت مین بھی نکاح کی تصریح ہے
جس سے صاحب وضہ نے اس خاصہ پر استدلال کیا ہے۔

چوبیسوان دروغ اوسی کتاب کے صفحہ ۲۹۲ مین سورۂ شعرا کی آیت کا یہ ٹکڑا وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ
نقل کرکے لکھا ہے۔ یہ فقرہ گواہ ہے اس بات کا کہ محمد صاحب اپنے شاعرون کی بناوٹ سے خوب واقف تھے
اور اونکی باتون پر یقین کرنے والون کو اونھون نے قرآن مین گمراہ بتایا ہے انتہے۔

ناظرین اوس پوری آیت کو ملاحظہ کرین پھر پادری صاحب کی دلیری پر شاباشی دین پوری آیت قرآن مجید کی اس طرح ہے
وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا یعنی شاعرون کے بات کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہین کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ وہ ہر میدان
مین سر مارتے پھرتے ہین (یعنی جو مضمون سچا یا جھوٹا اونکے خیال مین آگیا اوسکے پیچھے ہو لیے) اور وہ
باتین کہتے ہین جو خود نہین کرتے مگر (اس سے مستثنے ہین) وہ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے یعنی وہ
شاعر جو محمد رسول اللہ صلعم پر ایمان لائے اور اونکو اپنا نبی جانا وہ ایسے سچے ہو گئے کہ اونکا اتباع
ہدایت یافتہ اور نیک لوگ کرتے ہین۔ یہان بھی پادری صاحب کا جھوٹ اور فریب قابل غور ہے
آیت مین تو صاف صاف اوس وقت کے شاعرون کے دو قسمین کی ہین ایک کافر دوسرے مسلمان
پہلی قسم کی مذمت کی اور دوسرے کی مدح بیان کی ہے پادری صاحب مسلمانون کی مدح چھوڑکر
کافرون کی مذمت اونکے ذمے لگاتے ہین اور اتنا خیال نہین کرتے کہ جب کوئی پوری آیت

دیکھیگا تو مجھے کیا کہیگا مگر سچ ہی کہ جب انسان نی خوف خدا اور شرم و حیا کو طاق مین رکھدیا تو پھر جو چاہے سو کرے یہ پانچ نمونے تو تاریخ محمدی کے تھے ایک اور رسالہ اونکی تصانیف سے ہی اوسکا بھی ایک نمونہ بیان کرتا ہون اور کماحقہ اس رسالہ کی کیفیت اوسکے جواب دفع التلبیسات سے واضح ہوگی +

پچیسوان دروغ - صفحہ ۵۳ و ۵۴ تقلیعات مین لکھاہی - منشی صاحب محمدی قران تو قبول کرتے ہین جسے عثمانؓ نے لکھا اور جسنے محمد صاحب کے زمانہ کا لکھا ہوا قرآن اور ابوبکرؓ کا جمع کیا ہوا اور قران اور بعض متفرق اوراق جلادیے اور جب قاریون کی کثرت دفع ہونے لگی اوسوقت قاریون کی زبان سے اپنی رائے کے موافق انتخاب کرکے عرب کو دیا -

اقول بیان پرپانی پتی نے تین جھوٹ بولے اول ایک قرآن کو تین بتایا دوسرے یہ کہ حضرت سرور عالمؐ اور حضرت ابوبکرؓ کے وقت کا قرآن حضرت عثمانؓ نے جلادیا تیسرے یہ کہ بعد جلانے قرآن کے حضرت عثمانؓ نے قاریون کی زبان سے اپنی رائے سے قرآن کو انتخاب کیا ناظرین خوب یاد رکھین کہ یہ تینون دعوی جھوٹے ہین یہی قرآن جو ہمارے ہاتھہ مین موجود ہے اون تین عہدون مین تھا اوسے ہرگز حضرت عثمان نے نہین جلایا اور نہ عثمانؓ نی قاریون کی زبان سے اپنی رائے سے انتخاب کیا اصل حال یہ ہی کہ حضرت سرور عالمؐ کے وقت مین قرآن مجید متفرق اوراق وغیرہ پر لکھا ہوا تھا اور بہت سے صحابہ نے اوسے اول سی آخر تک حرف بحرف اپنے لوح دل پر نقش کرلیا تھا اور کم و بیش اور متفرق آیات تو تمام مسلمانون کو یاد تھا کیونکہ علاوہ اسکے کہ خود قرآن مجید کا پڑھنا اور یاد کرنا باعث ثواب سمجھتے تھے اور اوسکی تعلیم و تعلم کی نہایت ترغیب دیجاتی تھی نماز مین پڑھنا فرض تھا اسلیے ہر ایک شخص ضرور یاد کرتا تھا حضرت ابوبکرؓ نے بالہام ربانی اور صحابہ کو شریک کرکے اون سب اوراق متفرق کی نقل کراکے ایک جگہ جمع کردیا اور پھر حضرت عمرؓ نے اوسکی شیوع اور یادگی یہ تدبیر نکالی کہ جماعت تراویح مقرر کی اوسمین ایک حافظ قرآن امام بنکر سناتا تھا اور باقی حافظ اور دیکھکر پڑھنے والے سنتے تھے پھر حضرت عثمانؓ نے اپنے عہد مین اوسی قرآن کی نقلین کراکے جابجا منتشر کردین غرضکہ جو اہتمام کہ قرآن مجید کے شیوع اور حفظ صحت مین ہوا کسی الہامی کتاب کا نہین ہوا تمام عیسائی اپنی کتاب کو

محض اٹکل پچو مارن رہے ہین کوئی عیسائی یہ نہین ثابت کرسکتا کہ یہ انجیل فلان حواری کی لکھی ہی اگر کسی صاحب کو اسکی تفصیل دیکھنا منظور ہو تو نیاز نامہ کا جواب ملاحظہ کرین اور پھر پادری صاحب کی دھوکے بازی اور فریب ہی کو دیکھین کس کس طرح پر انھین جھوٹ بولکر عوام کو فریب دینا اور بہکانا آتا ہے

باب ۳ سوم

اس باب مین پادری صاحب کا جہل علوم مروجہ اہل اسلام سی ثابت کیا ہی اور چند شواہد اونکی جہالت کے بیان کیے ہین جنسے بخوبی ظاہر ہو جائیگا کہ اہل اسلام کی ادنے ادنے علوم سے پادری صاحب بے بہرہ ہین اونکا اعتراض کرنا محض کم استعدادی اور کجروی کی وجہ سے ہے جس طرح بعض مبتدی کجرو بہت کچھہ اوستاد کے سامنے جھگڑا کیا کرتے ہین اور سیدھی اور سچی بات کو نہین مانا کرتے۔

شاہد اول صفحہ ۲۶۲ مین پادری صاحب لکھتے ہین۔ دوسرا فرقہ ضیم یہ عبداللہ بن ناصر کے ساتھی تھی

اقول ضیم کوئی فرقہ نہین ہی البتہ اونکی جہالت کا نمونہ ہی پادری صاحب نے فرقون کا بیان غنیۃ الطالبین سے نقل کیا ہی اوسمین فرقہ خارجیہ کے بیان مین لکھا ہی النجدات نسبوا الی نجدۃ بن عامر الحنفی من الیمامۃ وہم اصحاب عبداللہ بن ناصر الخ یعنی ایک فرقہ نجدات ہی نجدہ بن عامر کیطرف منسوب کیا گیا ہی اور وہ لوگ عبداللہ بن ناصر کے ساتھی ہین معلوم ہوتا ہی کہ اس عبارت مین جو لفظ ہُم ہے اوسے پادری صاحب خط نسخ مین لکھا ہوا دیکھکر ضیم سمجھے ماشاء اللہ کیا مولویت ہی کہ سلیس عبارت بھی سمجھنے کا شعور نہین اسپر قرآن مجید کی فصاحت پر رائے لگانے کا دعوے ہے ع بایں خواری امید ملک داری ✦

شاہد دوم صفحہ ۲۴۵ مین پادری صاحب لکھتے ہین امام ابی الحسین صالحی تثلیث کا قائل تھا اور اوسکو برا انجانتا تھا اور صفحہ ۲۷۶ مین فرقہ صالحیہ کے بیان مین لکھتے ہین کہ اونکے نزدیک خدا تعالے کی ذات مین تثلیث کا قائل ہونا یعنی اقنوم ثلثہ کا ماننا کفر نہین انتہے مین کہتا ہون کہ ناظرین اول صالحیہ کا عقیدہ دریافت کرلین بعد اسکے پادری صاحب کی جہالت اور خیانت ملاحظہ کرین غنیۃ الطالبین مین ہی اما الصالحیۃ فانہا سمیت بذلک لقولہا بمذہب ابی الحسین الصالحی وکان یقول الایمان ہو المعرفۃ

والکفر ہو الجہل و ان قول من قال ثالث ثلثہ لیس بکفر و ان کان لا یظہر الا من کان کافرا یعنی اس فرقہ کا نام صالحیہ اسلیے ہوا کہ یہ فرقہ ابو الحسین صالحی کے مذہب کا قائل تھا اور ابو الحسین یہ کہتا تھا کہ ایمان کہتے ہین معرفت اور علم کو اور کفر کہتے ہین جہل کو اور خدا کو تین مین کا تیسرا کہنا کفر نہین (کیونکہ کفر کہتے ہین جہل کو) اگرچہ یہ قول ظاہر نہوگا مگر کافر سے - ظاہر مین یہ قول نہایت خبط معلوم ہوتا ہی کیونکہ یہ کیسے ہو سکتا ہی کہ ایک قول کفر نہو اور پھر اوسکا قائل کافر ہو جاے مگر ابو الحسین کا مطلب غالبًا یہ ہی کہ یہ قول چونکہ نفس معرفت پر مشتمل ہے اور ایمان نام ہی معرفت کا لہذا یہ قول من وجہ ایمان ہی یعنی خدا کا جاننا ہی اگرچہ ساتھہ شرک کے ہو اور چونکہ من وجہ جہل بھی ہی کہ خدا کو کما ہو یکتا اور یگانہ نجانا تو اس قول کا قائل کافر ہوا بہرحال ابو الحسین تثلیث کی قائل کو کافر جانتا ہے جب یہ بات معلوم ہوئی تو پادری صاحب کا یہ کہنا کہ بعض فرقہ اہل اسلام کے تثلیث کا اقرار کرتے ہین اور ابی الحسین صالحی تثلیث کا قائل تھا اور اوسکو برا نجانتا تھا کیسا دروغ بے فروغ ہی اور غنیۃ الطالبین کا حوالہ محض غلط ہی کیونکہ ابو الحسین کا تثلیث کو ماننا اوسمین کہین مذکور نہین اوسمین تو صاف لکھا ہے کہ ابو الحسین تثلیث کے قائل کو کافر جانتا ہی اب یہ اونکی جہالت کہی جاے کہ سہل عبارت کو نہین سمجھتے یا دروغ تصور کیا جاے کہ جسکی شان مین یہ مصرع صادق ہی مصرع ع چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد اور پادری صاحب کی خیانت دیکھیے کہ تحقیق الایمان کے صفحہ ۴۳ مین غنیۃ الطالبین سے فقط اتنا قول نقل کیا ان قول من قال ثالث ثلثہ لیس بکفر اور اوسکے بعد کی عبارت جسمین بالتصریح تثلیث کے قائل کو کافر کہا ہی اوڑا گئے وہ یہ ہی و ان کان لا یظہر الا من کان کافرا - اور بالفرض اگر ابو الحسین اسی قدر کہتا کہ ان قول من قال ثلث ثلثہ لیس بکفر - تب بھی جواز تثلیث اور اوسکو برا نجاننا اوسکے قول سے ہرگز ثابت نہوتا صرف کفر کی نفی ہوتی اور کفر کی نفی اور چیز ہی اور برا نجاننا اور چیز ہے مثلًا کوئی شخص یون کہے کہ الزنا لیس بکفر یعنی زنا کفر نہین ہی اس قول سے کوئی عاقل یہ نہین سمجھیگا کہ قایل زنا کو جائز رکھتا ہی اور اوسکو برا نہین جانتا مگر ہمارے مخاطب کو اتنا شعور کہان کہ کفر اور برائی مین نسبت عموم اور خصوص کی ہی اور خاص کی نفی سے عام کی نفی لازم نہین آتی ماشاء اللہ اسی تجربہ پر مولویت کا دعوی ہے

شاہد سوم صفحہ ۲۶۳ مین فرقہ میمونیہ کا عقیدہ پادری صاحب نے اس طرح نقل کیا ہی کہ - یہ اپنی بیٹیون کا نکاح بیٹون سے درست جانتے ہین اور کہتے ہین کہ بیٹیون کی شادی بیٹون سے یعنی بہنون سے اور نواسیون سے اور بھتیجیون اور بہن کی بیٹیون سے کرنا درست ہی انکے نزدیک یہ آیتین قرآن کی جو سورۃ النساء کے ۴ رکوع مین ہین الحاقی ہین - الخ - اب مین کہتا ہون کہ یہان بھی پادری صاحب کی جہالت اور دروغ گوئی قابل ملاحظہ ہی اصل عبارت غنیۃ الطالبین کی جس سے پادری صاحب نے یہ مضمون نقل کیا ہی یہ ہے المیمونیۃ جمیعا یجیزون بنات البنین وبنات البنات وبنات الاخوۃ وبنات الاخوات انتہی کل میمونیہ جائز رکھتے ہین پوتیون کو اور نواسیون کو اور بھتیجون کی بیٹیون کو اور بھانجون کی بیٹیون کو بہن سے نکاح کا اسمین کہین ذکر نہین یہ پادری صاحب کا محض افترا ہے اور یہ لوگ بھتیجیون اور بھانجیون سے بھی نکاح جائز نہین رکھتے پادری صاحب نے بنات الاخوۃ کو مضاف پر عطف کر کے یہ مطلب بیان کیا ہی حالانکہ اوسکا عطف مضاف الیہ پر ہے نہ مضاف پر چنانچہ اور کتابون سے بالتصریح یہی مطلب ثابت ہی شرح مواقف مین عقائد میمونیہ کے بیان مین لکھا ہی جوزوا نکاح بنات البنین وبنات البنات وبنات اولاد الاخوۃ والاخوات انتہی - ترجمہ جائز رکھا میمونیہ نے نکاح پوتیون سے اور نواسیون سے اور بھتیجا بھتیجی اور بھانجا بھانجی کی لڑکیون سے - اور اسیطرح ملل ونحل مین ہی کما سیاتی - اب ایک دروغ پادری صاحب کا اور سنیئے لکھتے ہین کہ اونکے نزدیک سورۃ النساء کے ۴ رکوع کی آیتین الحاقی ہین یہ محض اونکا افترا ہی میمونیہ ہرگز اون آیتون کو الحاقی نہین بتاتے ہین بلکہ وہ اپنے مذہب پر انہین آیتون سے استدلال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ قرآن مجید مین صراحۃً بیٹیون اور بھانجیون اور بھتیجیونکو حرام کہا ہی اونکی اولاد کو حرام نہین کہا چنانچہ ملل ونحل مین ہے ان المیمونیۃ یجیزون نکاح بنات البنات وبنات اولاد الاخوۃ والاخوات قالوا ان اللہ تعالی حرم نکاح البنات وبنات الاخوۃ والاخوات ولم یحرم نکاح بنات اولاد ہولاء انتہی تحقیق میمونیہ جائز رکھتے ہین نکاح نواسیون سے اور بھتیجا بھتیجی اور بھانجا بھانجی کی لڑکیون سے اور کہتے ہین کہ اللہ نے حرام کیا ہی نکاح بیٹیون اور بھتیجیون اور بھانجیون سے اور اونکی اولاد کو حرام نہین کیا مقام غور ہے کہ میمونیہ تو انہین آیتون سے استدلال کر رہے ہین اور پادری صاحب کہہ رہے ہین کہ یہ آیتین اونکے نزدیک الحاقی ہین

برخلاف نواسیون کے

بھلا کوئی الحاقی مان کر استدلال کر سکتا ہی مگر ہان پادریون سے یہ بھی بعید نہین کیونکہ یہ امر اونکے نزدیک جائز ہے چنانچہ یوحنا کے پہلے خط باب ۵ ورس ۷ کو الحاقی مان کر پھر تثلیث ثابت کرتے ہین اگر یہ کہا جاے کہ ان آیات کا الحاقی ہونا اونکے عقیدے سے مفہوم ہوتا ہی تو مین کہتا ہون کہ اول تو اونکے عقیدے سے یہ مفہوم نہین ہوتا ایسا سمجھنا محض جہالت ہی کیونکہ وہ جن عورتون کو حلال سمجھتے ہین اوسکی وجہ وہ یہ کہتے ہین کہ صاف قرآن مجید مین اسکا ذکر نہین ہی پھر اونکے عقیدے سے اون آیات کا الحاقی ہونا کہان سے لازم آگیا دوسرے یہ کہ اپنی تراشی ہوئی بات کو قطعاً دوسرے کیطرف منسوب کرنا کیا تھوڑی خیانت ہی اور تیسر اسپتان صفحہ ۲۶۴ مین پادریصاحب کا یہ ہی کہ فرقہ میمونیہ ان مقامون کے سوا سارے قرآن کو مانتے ہین مگر کوئی کوئی آیت انکے نزدیک اور بھی مشکوک ہے انتہے یہ محض افترا ہی کوئی آیت اونکے نزدیک مشکوک نہین ہے —

شاہد چہارم صفحہ ۲۵۷ مین پادری صاحب لکھتے ہین کہ حضرت نے طرح طرح کی ترغیبین دینی شروع کین اول لوٹ کی مال کا لالچ جسمین سے پانچوان حصہ آپ لیتے اور باقی اونکو بانٹ دیتے چنانچہ دسوین سیپارہ کی آیت مین ہی واعلموا انما غنمتم الخ —

مجھے تحیر ہے کہ پادری صاحب کو جھوٹ بول کر عوام کو دھوکا دینا منظور ہے یا خدا تعالی نے اونکی عقل ایسی سلب کر لی کہ عربی عبارت کا سمجھنا تو درکنار رہا اردو عبارت اپنی لکھی ہوئی نہین سمجھتے خود ہی آیت کے ترجمہ مین لکھتے ہین کہ جو کچھ لوٹ کی چیز لاؤ اوسمین سے پانچوان حصہ اللہ اور رسول کا اور قرابتی اور یتیم اور محتاج اور مسافر کا ہے آپ دیکھیے کہ خود اوس پانچوین حصہ کے چھ حصے بیان کیے یعنے ایک اللہ کا دوسرا رسول کا تیسرا قرابت والون کا چوتھا یتیمون کا پانچوان محتاجون کا چھٹا مسافرون کا پھر کہتے ہین کہ پانچوان حصہ آپ لے لیتے تھے ناظرین ملاحظہ کرین کہ یہ کلام عاقل کا ہی یا مجنون کا جب اس پانچوین حصے کے چھ حصے کیے گئے اور اون چھ حصون مین سے ایک حصہ رسول کا قرار پایا تو یہ کہنا بالکل غلط ہو گیا کہ پانچوان حصہ آپ لیتے تھے — یہ تو اونکی قابلیت کا اظہار تھا اب اصل اعتراض کو دیکھیے کہ بجز اسکے کہ بنا اوسکی تعصب اور عناد ہو اور کچھ نہین ہی اگر غنیمت کا مال لینا شان نبوت کے خلاف ہی تو حضرت سے پہلے

ور دیگر انبیای بنی اسرائیل کی نبوت کو آپ نے کیونکر تسلیم کیا اونھون نے بھی غنیمت کا مال لیا ہی (دیکھو استثنا ۲۰ : ۱۰-۱۴)
اور اگر حضرت مسیح اور اونکی حواریون نے نہین لیا تو اس سے اسکی برائی ثابت نہین ہوتی اونکی قوت یہانتک
پہونچی ہی نتھی کہ غنیمت لینے کی نوبت آتی حضرت مسیح نے جس وقت تک صلیب پائی ہی اُسوقت تک ضعیف یہ
تھا کہ حضرت پطرس جو بڑے حواری تھے خوف سی مسیح کا انکار کر گئے بلکہ اونپر لعنت بھی کی پھر جب حواریون کا یہ حال
تھا تو اور ونکا کیا ذکر ہے پھر بھلا حضرت مسیح جہاد کس طرح کرتے اور غنیمت کا مال کیونکر لیتے وہان تو
بالکل مجبوری تھی البتہ اگر یہ شان و شوکت ہوتی کہ جہاد کر سکتے اور پھر نکرتے تو اس کہنے کی گنجایش تھی کہ
جہاد کو یا مال غنیمت کو اونھون نے روا نہین رکھا باقی رہا غنیمت کے مال کی ترغیب دینا یہ بھی نبوت کے
خلاف نہین ہی توریت کو ملاحظہ کرو کہ اوسمین اوّل سی آخر تک دنیاوی منفعت کی ترغیبین کسقدر بھری ہین پھر اونپر
نظر نکرنا اور شریعت محمدیہ کے اس ایک امر پر طعن کرنا عناد نہین تو اور کیا ہے —

شاہد پنجم صفحہ ۱۳۴ مین پادری صاحب نے تفسیر اتقان سے ایک عبارت نقل کی ہی اور اوسکا ترجمہ
کیا ہی وہ بھی قابل ملاحظہ ہی وہ عبارت یہ ہی قال الواسطی لیس فی القرآن حرف غریب من لغۃ قریش غیر ثلاثۃ احرف
لان کلام قریش سہل لین واضح وکلام العرب وحشی غریب فلیس فی القرآن الا ثلاثۃ احرف غریبۃ الخ - اسکا مطلب
پادری صاحب یہ بیان کرتے ہین کہ واسطی نے کہا ہی کہ جسقدر قریش کی بولی قرآن مین ہی اوسمین کوئی لفظ
نامانوس اور وحشی نہین ہی مگر تین لفظ قریش کی بولی مندرجہ قرآن مین سی بھی وحشی اور غیر مانوس ہین کیونکہ
قریش کی بولی بڑی سہل اور ملائم اور کھلی بولی ہی اور باقی عرب کی زبانین وحشی اور غیر مانوس اور غیر فصیح ہین
مین کہتا ہون کہ ایسے ہی ترجمون سے ہمکو یقین ہوتا ہی کہ پادریون نے انجیل و توریت کا ترجمہ کرکے بالکل کتاب
کے مطلب کو خراب کر دیا اور محرف کر ڈالا اب ناظرین ملاحظہ کرین کہ علامہ واسطی کے کلام مین اول ایک دعوی
ہی پھر اوسکی دلیل ہی اور آخر مین ایک تفریع بیان کی ہی جو پہلے کلام کا گویا حاصل اور نتیجہ ہی ظاہر ہی کہ اس
کلام کا مطلب ایسا ہونا چاہیے کہ دلیل کو دعوے سی تعلق ہو اور وہ دعوی اور دلیل بھی ایسی ہو کہ آخر مین
جو اوسکا بیان کیا ہی وہ اوسکا نتیجہ ہو سکے حالانکہ پادری صاحب نے جو مطلب بیان کیا ہی اوسکی بموجب
دعوی کو دلیل سے ربط ہی اور نہ وہ نتیجہ اسکا ہو سکتا ہی جو واسطی نے نکالا ہے یا دری صاحب کے فہم کی

بموجب واسطی کا دعوی تو یہ ہوا کہ قریش کی بولی مین جو الفاظ غریبہ اور وحشیہ ہین اون مین سے بھی تین
لفظ قرآن مین پڑے گئے یعنے عرب کے دوسرے قبیلے کے الفاظ غریبہ اور وحشیہ تو قرآن مین بہت سے ہین مگر
قریش کے صرف تین ہی لغت غریب قرآن مین آئے ہین اور اسکی دلیل یہ بیان ہوئی ہی کہ قریش کی بولی
بڑی سہل اور ملائم اور کھلی بولی ہی اب اہل علم ملاحظہ کرین کہ دلیل کو دعوے سے کیا ربط ہوا بلکہ سراسر دعوے
کے مخالف ہی کیونکہ دعوے مین تو صاف اقرار ہی کہ قریش کے کلام مین الفاظ غریب اور وحشی ہین اور
دلیل مین اوس سے انکار ہے کیونکہ مطلقاً کلام قریش کو بڑا سہل اور ملائم کہا ہی اور جو کلام ایسا ہو وہ غریب
اور وحشی نہین ہو سکتا الحاصل اگر پادریصاحب کا مطلب صحیح ہو تو دلیل اور دعوی صرف بیربط ہی نہونگے
بلکہ باہم متخالف ہونگے اور جو نتیجہ واسطی نے اپنے دعوے اور دلیل کا بیان کیا ہی وہ تو کسی طرح اوسکا
نتیجہ ہو ہی نہین سکتا کیونکہ نتیجہ کا توصریح مطلب یہی ہی کہ تمام قرآن مین سوائے تین لفظون کے اور کوئی لفظ
غریب نہین ہی اور دعوے کا مطلب پادری صاحب یہ قرار دیتے ہین کہ قرآن مین بہت الفاظ غریب
وحشی ہین مگر قریش کی بولی مین سے صرف تین لفظ غریب ہین اب دیکھو کہ ان دونون مین کتنا فرق ہی یہ
نتیجہ واسطی نے ایسا بیان کیا ہی جو پادری صاحب کے مطلب کو غلط اور اونکو جھوٹا بتا رہا ہی اسیواسطے پادریصاحب
اوسکا ترجمہ بالکل اوڑا گئے اور سمجھے کہ ایسا نہو کہ کوئی مشنری اردو پڑھنے والا ترجمہ کو دیکھکر کھٹکے پادریصاحب
نے یہ بھی خیال نکیا کہ جن لفظون کو واسطی نے یہان بیان کیا ہی یعنے سَنَغفُونَ اور مُقِيتًا اور شرد
وہ الفاظ اس مطلب کے بموجب قریشی ٹھہرتے ہین حالانکہ خود ہی پہلے لفظ کی بہ نسبت صفحہ ۳۲۹ مین
لکھا ہی کہ قریش کا محاورہ نہین اور دوسرے لفظ کو صفحہ ۳۳۳ مین مذحج کا محاورہ بتایا ہی اور تیسرے
لفظ کو صفحہ ۳۳۱ مین جرہم کی بولی خلاف قریش کے قرار دی ہی پھر اب اس بھول کا کیا ٹھکانا ہی اگر کوئی
شخص پادری صاحب کو اوس مشہور مقولہ کا مصداق کہے تو اوسکا جواب کیا ہو سکتا ہی عیان را چہ بیان
پادریصاحب واسطی کی عبارت کا مطلب ہم سے سنئین وہ یہ ہی کہ قرآن مین تین لفظون کے سوا کوئی لفظ
قریش کی لغت سے اجنبی نہین ہی تمام الفاظ قریش ہی کے ہین اسواسطے کہ قریش کا کلام نرم اور واضح الدلالۃ
ہی اور دوسرے قبیلون کے الفاظ وحشی ہین یعنے چونکہ قریش کا کلام نرم اور واضح الدلالۃ تھا اسلیے

قران مین سوا تین لفظون کے تمام الفاظ قریش ہی کے بولے گئے کسی دوسرے قبیلے کے نہین بولے گئے
لہذا قرآن مین تین لفظون کے سوا کوئی لفظ غریب نہین ہے دیکھیے دعوی اور دلیل مین اسقدر کیسی مطابقت
ہے اور وہ نتیجہ بھی صحیح ہے جو واسطی نے آخر کلام مین بیان کیا ہے البتہ ایک شبہہ یہ ہوتا ہے کہ واسطی تو اس امر کا
قائل ہے کہ قرآن مجید مین پچاس بانون کے لغت ہین (دیکھو اتقان کا صفحہ ۳۱۴) پھر یہان پر اوسکے
قول سے نفی کیسے ثابت ہوسکتی ہے اسکا جواب پادری صاحب کے ۷ اور وغ کے بیان سے بخوبی واضح ہو سکتا
ہے حاصل اوسکا یہ ہے کہ اوس قول کے یہ معنی نہین کہ ان پچاس بانون کے وہ لغت ہین جو قریش کے محاورے
مین نہین ہین بلکہ یہ معنی ہین کہ اصل مین وہ لغات ان زبانون کے تھے گرچہ اب وہ سب قریش کے
بول چال مین آگئے ہین جیسا کہ معمول ہے کہ اختلاف زمانہ سے زبان مین تغیر ہوتا رہتا ہے چنانچہ اردو اور فارسی
زبان کا حال ہم مشاہدہ کرتے ہین کہ بہت الفاظ جو اصل مین عربی یا انگریزی وغیرہ کے ہین مگر اردو مین
داخل ہوتے چلے جاتے ہین اب جسوقت اون الفاظ کے اصل کیطرف دیکھا جاے تو یہ کہین گے کہ یہ لفظ انگریزی
کا ہے یا عربی کا یا اور کسی زبان کا اور جب یہ لحاظ کیا جاے کہ یہ تمام الفاظ اردو کے محاورہ مین آچکے ہین تو
تو یہی کہین گے کہ یہ سب اردو زبان کے الفاظ ہین اسیطرح قرآن مین گرچہ باعتبار اصل کے پچاس بانون
کے لغت ہین مگر چونکہ وہ لغت قریش مین مستعمل ہوگئے تھے اسلیے انکا قریشی ہونا صحیح ہے اسیلیے واسطی یہان یہ
کہتا ہے کہ قرآن مین کوئی لغت کلام قریش سے اجنبی نہین ہے سوا تین لغت کے البتہ واسطی کے کلام سے یہ معلوم
ہوا کہ قرآن مین تین لفظ غریب ہین مگر یہ اوسکا قصور تتبع ہے کیونکہ دو لفظونکی سند تو ابن عباس سے اتقان
کی کے صفحہ ۲۹۴ و ۲۹۵ مین منقول ہے وہ سند کے شعر یہ ہین ؎ وذی ضغن کففت النفس عنہ
وکنت علی مساءتہ مقیتا اس شعر مین تو لفظ مقیتا ہے اور تنغض دوسرے شعر مین ہے وہ یہ ہے ؎ اتنغض
لی یوم الفخار وقد تری خیولا علیہا کالاسود ضواریا۔ دیکھیے ابن عباس جو قریشی ہین اور پادری صاحب
بھی الفاظ مین اونکی سند مانتے ہین وہ ان لفظون کو وحشی اور غریب نہین بتاتے اور فصیح جانتے ہین
اس مین کوئی شک نہین کہ واسطی کا ان تین لفظونکو غریب کہنا صحیح نہین ہے فصحای قریش کے کلام
مین یہ تینون الفاظ موجود ہین چنانچہ پہلا شعر جو ابن عباس نے نقل کیا ہے وہ زبیر بن عبدالمطلب کا ہے

جو خاص قریشی ہین اور لفظ تنغض امراء القیس کے کلام مین موجود ہے جو عرب مین بہت بڑا فصیح و بلیغ شاعر ہی وہ شعر یہ ہے ؎ دراج کتیس الربل ینغض راسہ ۞ اذا جاہ بسن صاحبک متحلب ۞ یہ شعر بھی وہ ہی کہ علقمہ کے مقابلہ اور مناظرہ مین پڑھا تھا اور علقمہ نے اوسکے مقابلہ مین شعر پڑھا اوسمین بھی یہ لفظ موجود ہی اس سے ثابت ہوا کہ یہ لفظ مشہور اور معروف اور فصحا کی زبان پر جاری تھا اور لفظ شتر دضرار بن الخطاب اور دیگر فصحای عرب کے کلام مین موجود ہی جس کسیکو کلام عرب سے شوق ہی وہ خوب جانتا ہی یہ مقام اوسکی تفصیل کا نہین ہی انشاء اللہ تعالی اسکے لیے دوسرا رسالہ لکھا جائیگا۔

شاہد ششم صفحہ ۳۱۶ مین ہی بعض محاورات مثل بسم اللہ الرحمن الرحیم وغیرہ محمد صاحب نے اہل فارس سے سنکر بول دیے کیونکہ بسم اللہ بولنا عرب کا محاورہ نہ تھا اہل فارس بولتے تھے بنام یزدان وغیرہ مین کہتا ہون کہ پادری صاحب کی عقل کہان چرنے گئی یہ کوئی کلام ہے یا دیوانون کی بڑ ہے یہ تو پادری صاحب فرمائین کہ بسم اللہ آہ کون سی فارس کی بولی ہی اس دنیا مین تو کوئی فارس نہین جسکی یہ بولی ہو ماشاء اللہ اسکے فارسی ہونے پر دلیل کیا خوب بیان کی ہی کہ اہل فارس بنام یزدان وغیرہ بولا کرتے ہین بھلا کوئی اس عقل گم کردہ سے کہے کہ کہان بنام یزدان اور کہان بسم اللہ اگر فرض کر لیا جاے کہ بسم اللہ بنام یزدان کا ترجمہ ہی پھر کیا ترجمہ ہونے سے اوس زبان کا محاورہ ہو جائیگا یہ تو وہی مثل ہوئی کہ پہاڑ پر سے کو کھود کہ کا ہین جانون ہیر دانت تلے دابون تو لونڈے کا سر ہے۔

پادری صاحب ایسی بے سر پیر کی ہانکتے ہین کہ جسکا کچھ ٹھیک نہین ابھی کچھ دنون کسی مدرسہ اسلامیہ مین جا کر پڑھین جب کچھ شعور آئیگا۔ مخفی نہ رہے کہ کفار عرب بسم اللات والعزی کہا کرتے تھے اوسکے مقابلے مین اللہ تعالے نے بسم اللہ تعلیم فرمائی اسمین کوئی خلاف محاورہ عرب کے نہین ہے بلکہ عین محاورہ ہے۔

شاہد ہفتم پادری صاحب نے جہان قرآن مجید کے الفاظ غیر فصیحہ شمار کیے ہین وہان لکھتے ہین ۱۴ فقرہ یالونکم خبالا لفظ یالونکم بمعنی ینقصکم الخ۔ مین کہتا ہون کہ یہان پادری صاحب کی جہالت قابل تماشا ہی یہ اونسے کوئی دریافت کرے کہ یالونکم کا ترجمہ ینقصکم کیسے ہو سکتا ہی یالونکم صیغہ جمع ہے ینقصکم صیغہ واحد پھر جمع کی تفسیر واحد سے کیونکر صحیح ہو سکتی ہی افسوس پادری صاحب کو صیغہ واحد

اور جمع مین تمیز نہین جسنے میزان پڑھنے والا بھی جان سکتا ہی کیا اسی علم پر مولویت کا دعوی ہی اور جنہون نے
اپنے تئین بڑا مولوی مشہور کر رکھا ہی کیا اسی برتے پر قرآن شریف کی فصاحت مین کلام کرنے بیٹھے تھے
جای انصاف ہی کہ جسنے میزان نہ آتی ہو وہ فصاحت و بلاغت مین بحث کرے پادری صاحب سچ کہیے کہ
آپ نے کبھی میزان پڑھی تھی یا نہین اگر یہ کہیے کہ میزان کیا ہمنے تو بہت کچھ پڑھا ہی تو ہم کہتے ہین کہ
ذرا آنکھ کھولکر چشم عبرت سے دیکھیے کہ یہ کیسا اعجاز قرآن ہی کہ جسوقت آپ اوسپر اعتراض کرنے بیٹھے
تو خداوند کریم نے آپ کے علم کو کیسا محو کر دیا کہ میزان تک یاد نہی الحمد للہ علی ذلک میرے نزدیک
مصلحت یہ ہی کہ آپ بالکل انکار ہی کیجیے یہان یہی موقع ہے کہ پیر نابالغ بنجائیے ورنہ اعجاز قرآن ثابت ہو جائیگا

شاہد ہشتم صفحہ ۳۲۱ قولہ ۱۶ فقرہ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ ۔ لفظ سَیلَ العَرِم اہل یمن کا گیت ہے
مین کہتا ہون کہ ناظرین اس معترض کی قابلیت کو دریافت کرین جسے سلیس عبارت سمجھنے کا سلیقہ
نہین تفسیر اتقان مین لکھا ہی قولہ سیل العرم قال المسناة بلحن اہل الیمن اسکا حاصل یہ ہے کہ اہل یمن کے لغت
مین سیل العرم بند آب کو کہتے ہین معترض صاحب لفظ لحن کو دیکھکر ایسے بے سُر بول اوٹھے کہ کچھ ٹھیک نہ رہا
کہتے ہین کہ سیل العرم یمن کا گیت ہی بھلا پادری صاحب لحن کے معنی تو گیت کے ہوئے اور لفظ مُسناۃ
کہان چلا گیا اوسکے بھی معنی لیجیے گا یا بالکل ہضم کر جائیے گا یہ کہیے کہ یار لوگ اوسکے معنی ہی نہین جانتے

شاہد نہم صفحہ ۳۳۵ قولہ ۱۲۶ فقرہ شعرا مین ہی عشیرتک الاقربین لفظ عشیرہ بمعنی حفدہ غلط
قریش کے برخلاف سعد کے قبیلہ کی بولی ہے یہان بھی پادری صاحب کی قابلیت قابل ملاحظہ ہے
اتقان مین بھا و بلغة سعد العشیرة حَفَدَة اَخْتَان كُلّ عِيَال انتہی یعنی سعد العشیرہ جو ایک قبیلہ ہے اونکی زبان
مین حفدہ کے معنی اختان ہین اور کَلّ کے معنی عِیَال پادری صاحب نے سعد العشیرہ مین سے تو عشیرہ کو لیا
اور حفدہ کو اوسکی تفسیر سمجھی حالانکہ جسے عربی عبارت سمجھنے کا کچھ بھی سلیقہ ہی وہ جان سکتا ہی کہ تفسیر
اتقان کا یہ مطلب نہین ہی کیونکہ صاحب اتقان ہر ہر لفظ کے بعد علی الاتصال اوسکے معنی لکھتا چلا آتا ہے
اگر حفدہ کو عشیرہ کے معنی کہین تو اختان کے معنی کَلّ ہونگے اور لفظ عیال بیکار رہیگا اور اسی عبارت
کے نہ سمجھنے سے صفحہ ۳۳۹ مین لکھا ہی لفظ ختان بمعنی عیال ہی بنی سعد کی بولی انتہی تفسیر اتقان مین جو حفد

کے معنی اختتان لکھے تھے وہ تو فہم عالی مین نہ آئے ختان کو اصل لفظ قرار دیکر عیال کو اوسکے معنی ٹھہرائے اور لفظ کل کو اوڑا گئے کیونکہ محرفین کے مقلد ہین جب عبارت سمجھہ مین نہ آئی تو ایک لفظ کا اوڑا دینا اپنا مطلب درست کرنے کے لیے کون بڑی بات ہی الغرض وہ جو مینے کہا تھا کہ اگر حفدہ کو عشیرہ کے معنی قرار دینگے تو آگے ایک لفظ فضول ہوجائیگا وہی ہوا مینے ترتیب کی نظر سے آخر لفظ کو بیکار کہا تھا پادری صاحب نے درمیان کے لفظ کو اوڑا دیا اسلیے کہ سمجھہ مین نہ آیا تنبیہ ناظرین اس امر کو غور فرمائین کہ پادری صاحب نے اتقان کے اس قسم کے تمام الفاظ لکھے ہین مگر جس ترتیب سے اتقان مین ہین اوس طرح نہین بلکہ بہایت تقدیم و تاخیر کے ساتھہ لکھے ہین اسی مقام پر دیکھیے کہ دو لفظ پاس پاس تھے مگر کئی صفحون کا فاصلہ درمیان مین دیکر اونھین لکھا اسکی وجہ صرف شرارت ہی غرض یہ ہی کہ جواب دینے والے کو دقت ہو دھوکے مین پڑجاے حتی الوسع اپنی قلعی نہ کھلی ۶ من اندازِ قدت را می شناسم

شاہد دہم صفحہ ۴۴ قولہ لفظ حُسبانًا بمعنی بردا من الکبر حمیری زبان ہے انتہے ناظرین یہان بھی پادری صاحب کی عربیت دانی ملاحظہ کرین تفسیر اتقان مین زبان حمیر کے چند لغت لکھے ہین اوسمین لکھا ہے حسبانا بردا من الکبر عِتیًّا نحولا یعنی حسبانا کے معنی لغت حمیر مین بردا کے ہین اور لفظ عِتیًّا کے معنی نحولا کی ہین چونکہ لفظ عِتیًا قرآن مجید مین اس طرح آیا ہے وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا اسلیے لفظ من الکبر عتیا کے ساتھہ زیادہ کردیا ہی پادری صاحب بردًا من الکبر کو حسبانا کا ترجمہ سمجھے الضاف کا مقام ہے جو شخص سلیس عبارت عربی سمجھہ نہین سکتا وہ قرآن شریف کی فصاحت پر اعتراض کرے اور اوسکے محاورات کو غلط بتاوے

شاہد یازدہم صفحہ ۲۴۴ مین لکھا ہی کہ نجوا فعل ہے حالانکہ جسنے تھوڑیسی سی عربی کی صرف پڑھی ہی وہ بھی یہ جانتا ہوگا کہ نجوی فعل نہین ہے اسم ہی اور پادریصاحب کو باین دعوی اتنا بھی علم نہین کہ اسم اور فعل مین تمیز کرسکین پھر کیا کوئی منصف شخص کہہ سکتا ہی کہ ایسا جاہل شخص قرآن مجید پر اعتراض کرنے کے لائق ہے اور ایسے شخص کے اعتراض کوئی وقعت رکھہ سکتے ہین ہرگز نہین ہرگز نہین یہان تک ہمنے پادری صاحب کی عربی دانی کا نمونہ بیان کیا ہی اگر تمام اغلاط لکھتا تو طول ہوجاتا اب ایک نمونہ اسکا بھی بیان کرتا ہون کہ پادریصاحب کو علمای اسلام اور کتب مشہورہ اسلام کے تاریخی حالات سے کس قدر واقفیت ہے +

شاہد ۱۲ دوازدہم صفحہ ۲۳ مین لکھتے ہین چنانچہ عبدالقادر کا قرآنی ترجمہ اور عبدالحق کا فارسی ترجمہ انتہی
ملاحظہ کیجیے کہ عام مسلمان بھی جانتے ہین کہ قرآن کا فارسی ترجمہ شیخ عبدالحق کا نہین ہی بلکہ شاہ ولی اللہ
صاحب کا ہی مگر یہ مشہور بات بھی پادری صاحب نہین جانتے اسکے بعد اسی صفحہ مین لکھتے ہین عبداللہ بن
عباس کی بڑی تفسیر اور جلال الدین سیوطی کی تفسیر کبیر اور کشاف کو عبدالقادر کے ترجمہ سے مقابلہ کرکے
دیکھو انتہی - پادری صاحب فرمائین کہ عبداللہ بن عباس کی بڑی تفسیر کہان ہی ہم بھی اوسکے مشتاق
ہین پادری صاحب کہیے کہ یہ تفسیر محض آپکی تراشی ہوئی ہی یا کسی سنائی اور جلال الدین کی تفسیر کبیر اور
کشاف کسی مسلمان نے سنی نہوگی یہ امر نہایت مشہور ہے کہ تفسیر کبیر امام فخرالدین رازی کی ہی اور کشاف
زمخشری کی مگر پادری صاحب ایسے بیخبر ہین کہ یہ بھی نہین جانتے -

اب ناظرین انصاف کرین کہ پادری صاحب کس بات کے عالم ہین جب صرف و نحو تک نہین جانتے
چھوٹی چھوٹی مشہور باتون کا اونھین علم نہین بالکل بیخبر ہین تو بڑی بڑی تفسیرون کے مشکل سوال جواب وہ
کیا سمجھین گے مین سچ کہتا ہون کہ اسی بےعلمی نے اونکو گمراہ کیا دو وجہ سے ایک تو یہ امر مشہور ہے کہ نیم ملا خطرہ
ایمان اسکے پورے مصداق پادری صاحب ہوگئے دوسرے یہ کہ پادریصاحب کو حب جاہ اور مال بہت تھا
جب کچھ پڑھ لیا تو اپنی قوم سے اپنے تئین عالی سمجھنے لگے (جس طرح گیدڑ نیل کے ماٹھ مین گرکر اپنے تئین طاؤس
سمجھنے لگا تھا) اور سمجھے کہ اس قوم اور پیشے مین تو جاہ حاصل نہین ہوسکتی اس لیے اوس سے علحدہ ہونا چاہا اور
مسجد مین بیٹھکر وعظ کہنا شروع کیا تاکہ عام و خاص رجوع کرین مگر چونکہ مایہ علمی نہ تھا تو خواص کی نظرون مین
کوئی وقعت نہوئی اور عام اشخاص کی توجہ اس نظر سے نہوئی کہ انکی قومیت کا حال معلوم تھا اگرچہ
پادریصاحب نے بہت کچھ چکنی چپڑی باتین بنائین اور روغن قاز ملا مگر ملمع کہان تک چھپے اصل حال لوگون کو
معلوم ہی ہوجاتا تھا اور یہ عام بات ہی کہ ایسے شخص کی وقعت لوگون کی نظر مین نہین ہوتی ہی پھر پادریصاحب
نے پیری مریدی اختیار کی مگر اسکو بھی اسی وجہ سے فروغ نہوا بلکہ لوگ یہی کہتے تھے ع بہر رنگی
کہ خواہی جامہ می پوش * من انداز قدت را می شناسم * غرضکہ بسبب بےعلمی اور فرومایہ ہونیکے
فائزالمرام نہوی یعنی جاہ اور مال حاصل نہوا وای برناکامی ایشان چونکہ حب جاہ و مال تمام برائیونکی

بجز ہے اور انسان کے دین کو تباہ کرنے والی اس سے بڑھکر اور کوئی شی نہین ہو جب اونھون نے دیکھا کہ مذہب
اسلام مین رہ کر ہمکو جاہ ومال کا حصول ممکن نہین اسلیے اونھون نے یہ عزم کیا کہ کوئی نیا مذہب نکالیے اور
اس ذریعے سے لوگون کے مقتدا بنیے اور کچھہ کمائیے مگر اسکے لیے بڑا مادہ چاہیے جھوٹ کو فروغ دینا بھی ہر ایک کا
کام نہین اسلیے اوس سے تو پادریصاحب دست بردار ہو کرستان ہونے مین اونھون نے حصول مدعا سمجھا اور کچھہ
ہو بھی گیا مشنری تو سمجھے کہ بڑا مولوی ہے اونکی بعلمی اور فرومایگی چھپ گئی اور تنخواہ بھی معقول ملنے لگی
سیکڑون روپیہ صلہ مین ملگیا پھر کیا پوچھنا تھا بھلا اب مذہب عیسوی کے مانند اور کون مذہب ہوسکتا ہے
جسکے طفیل سے سب عیب ڈھک گئے بڑے مولوی بنے محتاج سے مالدار ہوگئے پادری صاحب تو زبان
حال یہ شعر پڑھتے ہونگے ؎ ای صداقت بر تو لعنت از تو رنج یافتم * ای بطالت بر تو رحمت از تو گنج یافتم
شاہد سیزدہم پادری صاحب کی قابلیت عربیت اور تاریخ کی روسے تو معلوم ہوے کہ سلیس عبارت
کا مطلب نہین سمجھتے یہ نہین معلوم کہ یہ صیغہ جمع کا ہی یا واحد کا اسم ہے یا فعل اور نہایت مشہور باتون سے
بیخبر ہین اب ناظرین یہ بھی معلوم کرلین کہ اونکو علوم عقلیہ مین کیسی دستگاہ ہی کیونکہ پادریصاحب کو اسمین بھی دعوے ہی
ہدایۃ المسلمین کے باب نہم کی فصل سوم مین تثلیث کی بابمین عقلی طور پر گفتگو کی ہی اوسمین اور جو کچھہ لایعنی بحث ہی وہ اسکی
رد و قدح کو تو ایک رسالہ ہونا چاہیے مگر جناب نے علوم عقلیہ کے زور مین اگر یہ بھی کہا ہی کہ یہ مسئلہ خلاف عقل
نہین ہی بلکہ اوسکے ثبوت مین علم الٰہی سے ایک تقریر پیش کی ہے ناظرین اوسے سنکر پھڑک جائینگے اوس
تقریر سے پیشتر پادریصاحب نے اس امر کو ثابت کرنا چاہا ہی کہ تثلیث خلاف عقل نہین ہی چنانچہ صفحہ ۴۴
مین لکھتے ہین کہ بڑی غلطی مین یہ لوگ پڑے ہین کہتے ہین کہ یہ مسئلہ خلاف عقل ہی بھلا انسے کوئی پوچھے کہ یہ
خلاف عقل کیونکر معلوم ہوا وہ کہتے ہین کہ علم حساب سے اسکا جواب یہ ہی کہ یہ مسئلہ حساب کی سمجھہ مین نہین
آسکتا اور نہ رد ہوسکتا ہی کیونکہ حساب سے متعلق نہین ہی علم حساب کے یہ معنی ہین کہ عدد مجہول کو عدد معلوم
سے دریافت کرنا پس اس مسئلہ مین کہ خدا ایک ہی اور خدا تین ہین ایک مین تین اور تین مین ایک ہے
ان اعداد مین نہ ایک معلوم ہے نہ تین پس جبکہ واحد کے معنی نامعلوم اور عقل سے خارج ہین تو تثلیث
الٰہی جسمین وحدت موجود ہے ادراک عقل سے خارج ہے انتہی ـــ

اس تقریر مین اگر کامل طور سے بحث کیجاے تو بہت طول ہوجائیگا یہان مختصر طور سے پادریصاحب کی
چالاکی اور قابلیت کا اظہار کرنا کافی ہی چالاکی تو پادریصاحب نے یہ کی ہی کہ ہمارے علمانے جسقدر دلائل عقلیہ
اس مسئلہ کے ابطال مین لکھے ہین اونمین سے ایک کو بھی نقل نکیا تاکہ ناظرین کو سمجھنے اور جانچنے کا موقع
ملتا کہ اصل دلیل کیا تھی اور جواب کیا ہوا اوپر ہی اوپر اوڑا دیا تاکہ عوام مین قلعی نہ کھلے کسی مسلمان نے
یہ نہین کہا کہ علم حساب کی روسے خلاف عقل ہی بلکہ اوسکے بطلان مین اوس طرح کی قطعی دلیلین قائم کی ہین جس طرح
کی دلیلین علم الٰہی مین قائم کیجاتی ہین دیکھو مولوی رحمت اللہ صاحب کی کتاب اصح الاحادیث اور
ازالۃ الاوہام اور اظہار الحق اور راقم الحروف کے براہین قاطعہ اور قابلیت کا نمونہ اونکا یہ قول ہی کہ
ان اعداد مین نہ ایک معلوم ہی نہ تین - ناظرین اس سادہ لوحی کو ملاحظہ کرین کہ اوس عدد کو ایک اور تین
کہہ رہے ہین اور پھر کہتے ہین کہ ان اعداد مین نہ ایک معلوم ہی نہ تین ایصاحب اگر معلوم نہین ہی تو ایک اور تین
کسکو کہا جاتا ہی جبتک ہمکو عدد معلوم نہوجای تو ہم اوسکا نام کیونکر لے سکتے ہین اور ایک یا تین یا چار
کس طرح کہہ سکتے ہین یہ امر تو طفل مکتب بھی جانتے ہین کہ جب تک عدد مجہول ہی تو نام ہم نہین لے سکتے
کیونکہ اوسکے مجہول ہونے کے معنی یہی ہین کہ ہم نہین جانتے کہ وہ ایک ہی یا تین ہین یا دس ہین اور جب
اوسکا نام ہم لے سکتے ہین اور ایک یا تین وغیرہ کہہ سکتے ہین تو ہرگز اوس عدد کو مجہول نہین کہہ سکتے کیونکہ
اوس عدد کے معلوم ہونیکے صرف یہی معنی ہین کہ اوسکا نام معلوم ہو کہ ایک ہے یا دس کسی عدد کا نام بتاکر
یہ کہنا کہ یہ عدد مجہول ہی پادریصاحب ہی کے علم کا تقاضا ہی معلوم ہوتا ہی کہ مجہول اور معروف کی معنی
پادریصاحب کی عقل سے خارج ہین اونکی عقل مین نہین آتی پھر جب جناب والا کی عقل کا یہ حال ہی تو
تثلیث کا بطلان اونکی عقل مین نہ آنا کوئی بعید امر نہین ہی پادریصاحب آپ مجھہ سے سن لیجیے کہ عدد
کا مجہول ہونا اور بات ہی اور اوسکی مصداق یا اوسکی مصداق کی حقیقت کا مجہول ہونا اور بات ہی
اب یہان اگر مجہول ہی تو ان اعداد کی مصداق کی حقیقت مجہول ہی نہ وہ عدد مصداق کی حقیقت
مجہول ہونے سے اوس عدد کا مجہول ہونا لازم نہین آتا مثلاً کوئی شخص کہے کہ دس آدمی آئے تھے اور اون
آدمیون کا نام و نشان کچھہ بیان نکرے تو اوسکے مصداق کی تعین اور حقیقت مجہول ہوگی ہم نہین کہہ سکینگے

وہ کون تھے اور کیسے تھے نہ یہ کہ وہ دس کا عدد مجہول ہو دس کا عدد تو اوسی وقت معلوم ہوگیا جب کہنے والے
نے آکر خبر دی کہ دس ہین پس جب ایک اور تین کا عدد تثلیث مین معلوم ہی تو پادریصاحب کے نزدیک بھی
اوسکا بطلان حساب کی رو سے ہوسکتا ہی پھر اوس سے انکار کرنا بڑی دلیری ہے علاوہ برین یہ عجب بات ہی کہ ایک اور تین کہتے ہین اور اونکو عدد بھی
بتاتے ہین اگرچہ عدد مجہول ہی سہی مگر یہ بھی فرماتے ہین کہ اسکو حساب سی تعلق نہین ہی بھلا کوئی عاقل صاحب
ہوش حواس ہین یہ کہہ سکتا ہی کہ عدد کو حساب سی تعلق نہین ہی طفل مکتب بھی جانتے ہین کہ کل اعداد کو خواہ
مجہول ہون یا معروف سبکو حساب سے تعلق ہی یہ پادریصاحب کی ہی عقل ہی کہ باوجود اوسے عدد کہنے کے
کہتے ہین کہ حساب سی متعلق نہین ہی پھر ایسی عقل تثلیث کو کیا اگر تربیع اور تخمیس کو تسلیم کرے تو کوئی عجب نہین
ہی اور یہ کہنا کہ تثلیث الٰہی جسمین وحدت موجود ہی عقل سی خارج ہی محض فریب یا نادانی ہی عقل سے خارج اوسے
کہتے ہین کہ عقل اوسکے اثبات اور ابطال دونون سی عاجز ہو نہ اوسے ثابت کرسکے نہ باطل کرسکے تثلیث ہرگز ایسی
نہین ہی ہم بخوبی دلائل عقلیہ یقینیہ سے اوسے باطل کرتے ہین آپ سے آج تک ایک دلیل کا بھی جواب نہو سکا جب تک
آپ اون تمام دلائل کا جواب نہ دین اوس وقت تک آپ کو یہ کہنا ہرگز روا نہین ہی کہ تثلیث عقل سے خارج ہے
پھر لکھتے ہین کہ یہ مسئلہ علم الٰہی سے متعلق ہی اور چونکہ اس سید العلوم کا چرچہ بہت کم ہی اسلیے یہ مسئلہ اونکی سمجھ مین
نہین آتا مسلمانون مین بھی صدرا اور شمس بازغہ وغیرہ جاننے والے کم ہین انتہی۔

ہان جناب یہ تو ہم بھی جانتے ہین کہ یہ مسئلہ علم الٰہی کے متعلق ہے اسلیے ہم الٰہی کی رو سے باطل کرتے ہین آپ تو
یہ بھی نہین جانتے کہ علم الٰہی مین کسطرح کی دلیلین ہوتی ہین اور یہ امر کہ مسلمانون مین بھی صدرا اور شمس بازغہ
جاننے والے کم ہین اچھا جناب کم سہی مگر ہونگے تو آپ بھی قائل ہین آپ اور آپکے ہم مشرب تو بالکل ہی بی بہرہ
ہین آپکو تو یہ بھی نہین معلوم کہ ان کتابون مین کس کس امر کی بحث ہی جب بقول آپکے انھین کتابون پر علم الٰہی کا
جاننا موقوف ہی تو اس علم سے آپ تو بالکل محروم ہین جتنے جاننے والے نکلین گے وہ مسلمانون مین ہی ملین گے
اس فن سے آپ کا محروم ہونا تو آپ کی تمام تقریر سے اظہر من الشمس ہے مگر یہان پر شمس بازغہ کے ذکر سے تو پوری
قلعی کھلتی ہے کیونکہ شمس بازغہ مین تو علم الٰہی کا نشان بھی نہین ہی اس موقع پر اوسکا ذکر کرنا پادریصاحب کی
قابلیت کی کافی دلیل ہی یہانتک تو پادری صاحب ابطال تثلیث کے جواب مین بہت کچھ ہاتھ پیر مار چکے

جسکا حاصل ناظرین نے ملاحظہ کیا اب قصہ مختصر کرکے تثلیث کے اثبات مین دلیل لکھتے
ہین مین اوسکو اونکی قابلیت کا چودھوان شاہد قرار دے کر لکھتا ہون —

شاہد چہاردہم قولہ صفحہ ۱۴۱ ہم قصہ مختصر تثلیث کی باب مین علم الہی سے یہی دلیل
کافی ہی کہ وجود مطلق عقلاً دو قسم پر منقسم ہی اول وہ وجود جو ذات واجب الوجود ہے
دوم وہ وجود جو واجب الوجود کے حکم اور قدرت سے ہے سب تمام موجودات سواے واجب الوجود
کے خواہ جسمانی ہون یا روحانی دو حالت سے خالی نہین یا عدم سے موجود ہوے ہونگے
یا ہستی سے اگر ہستی سے موجود ہین تو وہ ہستی مین شامل ہین جو موجودات ذات واجب
کی ماہیت مین شریک ہین وہ بھی واجب الوجود ہین اور جو اوسکی ماہیت سے نہین وہ سب
مخلوقات ہین وہ موجودات جو ذات ہستی سے عند التحقیق نظر آتے ہین یعنی وہی جو ماہیت
واجب تعالے سے ہین نہ عدم سے صرف دو موجود ثابت ہوے ہین یعنی بیٹا اور روح القدس
پس بیٹا باپ سے ہے اور روح باپ بیٹے سے نکلتی ہے یعنی یہ دونون موجود اوسی ماہیت سے
ہین جو واجب الوجود کی ماہیت ہی پس تینون اشخاص باعتبار ماہیت کے خداے واحد ہے
اور باعتبار اقنوم کے تین ہین انتہے —

یہان تو پادریصاحب نے اپنے علم کو بالکل ہی صرف کر دیا مشنری دیکھکر خوب خوش ہوے
ہونگے اور کہتے ہونگے کہ بڑا مولوی ہی وہی مثل ہی اندھون مین کانا راجہ مگر اب اونکی مایہ علمی کو
ملاحظہ کرین — یہ امر قابل غور ہی کہ پادریصاحب یہان تثلیث کی دلیل بیان کرنے بیٹھے
ہین اب یہ دیکھنا چاہیے کہ جسقدر تقریر پادریصاحب نے کی ہی اوسمین کوئی دلیل ٹوٹی پھوٹی ہی
یا نہین مگر جسے کچھ بھی عقل ہی وہ کہہ سکتا ہی کہ اس تقریر مین ثبوت تثلیث کا کہین نشان
بھی نہین ہی پہلے تو وجود کی تقسیم کی ہی جسکا مآل صرف دعوی ہی دعوی ہی پھر ایک صریح
دعوی یہ ہی کہ جو موجودات ماہیت واجب تعالی سے ہین وہ دو ہین بیٹا اور روح القدس ہین
آگے خیریت لیجیے صاحب دلیل ہی تثلیث کی اثبات مین بھلا جس شخص کو دلیل اور تقسیم مین

فرق نہ معلوم ہو تقسیم کو دلیل قرار دی وہ شخص کیا کسی امر پر دلیل قائم کریگا اچھا صاحب اگر کوئی یہ کہے
کہ شاید تقسیم ہی مین پادری صاحب نے کچھ ایسی کرامت کی ہو کہ اوس سے تثلیث ثابت ہوتی ہو اسلیے اوس
تقسیم کو بھی دیکھ لینا چاہیے اول تقسیم تو پادری صاحب نے یہ کی ہے اول وہ وجود جو ذات واجب الوجود ہے
دوسرے وہ وجود جو واجب الوجود کے حکم اور قدرت سے ہے اس تقسیم کا یہی حاصل ہے کہ کل موجودات کی دو قسمین ہین
ایک واجب الوجود دوسرے ممکن الوجود یعنی ایک وہ موجود جسکا وجود کسیکے حکم اور قدرت سے نہین ہے بلکہ
از خود ہی دوسرے وہ موجود جسکا وجود واجب الوجود یعنی اللہ تعالے کے حکم اور قدرت سے ہے دوسری قسم کو ہمنے
ممکن الوجود اسلیے قرار دیا ہے کہ پادری صاحب اوس قسم مین صاف کہہ رہے ہین کہ دوسرے وہ جو واجب الوجود
کے حکم اور قدرت سے ہو اور یہ امر نہایت ظاہر ہے کہ جو شی واجب الوجود یا کسی دوسرے کے حکم اور قدرت سے ہو وہ
نہ واجب الوجود ہو سکتی ہے نہ اوسکی ماہیت مین شریک کیونکہ واجب الوجود کی ماہیت کا یہ تقاضا ہے کہ کسیکے
حکم اور قدرت سے نہو ورنہ واجب اور ممکن مین فرق نرہیگا لہذا جو شی کسیکے حکم اور قدرت سے ہے وہ ہرگز واجب الوجود
کی ماہیت مین شریک نہین ہو سکتی یہ دونون قسمین ایسی ہین جیسی رنگ کی دو قسمین سیاہ اور سفید کسی سیاہ
کو سفید نہین کہہ سکتے اور کسی سفید کو سیاہ نہین کہہ سکتے اسکے بعد پادری صاحب دوسری قسم کی دو قسمین
کرتے ہین یعنی جسکا وجود اللہ تعالے کے حکم اور قدرت سے ہے جسکو ممکن الوجود کہتے ہین اوسے دو قسم پر
منقسم کیا ہے ایک وہ جو ہستی سے موجود ہو دوسرے وہ جو عدم سے موجود ہو یہ تقسیم پادری صاحب نے ایسی کی ہے
جو آج تک کسی نے سنی بھی نہوگی مگر افسوس کہ پادری صاحب نہین سمجھتے کہ تقسیم ایک دعوی ہے اور مقابلہ مین
جب کوئی دعوی کیا جاے تو اوسکی دلیل بھی ضرور ہے خصوصًا ایسا دعوی جو کسی نے کبھی سنا بھی نہو
دعوی بلا دلیل ہرگز قابل سماعت نہین ہو سکتا اسپر کیا دلیل ہے کہ سواے واجب الوجود کے تمام موجودات کی
دو قسمین ہین ایک وہ جو ہستی سے موجود ہو دوسرے وہ جو عدم سے موجود ہو کیا ایسے غلط دعوے کو پادری
صاحب تثلیث کی دلیل سمجھے ہین کیا اونکے علم الہی مین اسکو دلیل کہا کرتے ہین اچھا جناب دلیل کو جانے
پادری صاحب اس تقسیم کا مطلب ہی بیان فرما دین ہستی سے کیا شی مراد ہے اگر واجب الوجود کی ذات مراد
جیسا کہ اونکی تقریر سے ظاہر ہے تو اوس سے موجود ہونیکے کیا معنی کیا اللہ تعالی کی ذات ایسی شی ہے

اوسمین سے کاٹ تراش کے بعض موجودات بنائے گئے (نعوذ باللہ منہ) یا اسطرح اوس سے نکل آئے جس طرح انسان سے دوسرا انسان نکل آتا ہی (نعوذ باللہ منہ) یا مثل قطرۂ اشک ٹپک پڑے کیونکہ ہوگئے جتنی صورتین اوس سے موجود ہونے کی نکلتی ہین اون سب مین تو خدا کی خدائی جاتی ہی اور واجب الوجود حادث اور ممکن الوجود ہوا جاتا ہی کیونکہ سب صورتون مین خدا تعالی کا جسم ہونا لازم آتا ہی اور جو جسم ہوگا وہ مرکب ہوگا اور جو مرکب ہی وہ حادث اور ممکن الوجود ہی چنانچہ آلہ علم الٰہی اور خود علم الٰہی مین اسکی تفصیل موجود ہے - یہ بھی یاد رہے کہ پادریصاحب یہان تک نہین کہہ سکتے کہ اِن موجودات کی ہستی سے ہونیکی کیفیت ہماری عقل سے خارج ہی کیونکہ یہان پادریصاحب تثلیث پر علم الٰہی سے عقلی دلیل قائم کر رہے ہین اور اسکو ہر شخص جان سکتا ہے کہ جب عقلی دلیل بیان کرنے بیٹھے تو ضرور ہی کہ اسوقت ہر ایک امر عقلاً ثابت کیا جائے کیونکہ عقلی دلیل اسکو کہتے ہین کہ عقلاً اوسکے ذریعے سے کسی شی کو ثابت کرین علاوہ اسکے اگر عقل کو طاق مین رکھنا ہوتا تو پہلے ہی رکھدیتے دلیل کے دریافت کرنے کی ضرورت کیا تھی -

اور اچھا اس وقت کو بھی چھوڑیے آپ سے یہ عقدہ حل ہونا غیر ممکن ہی یہ فرمائیے کہ ہستی سے جو شی موجود ہوئی وہ کیا ہی واجب ہے یا ممکن آپکی تقسیم سے تو اوسکا ممکن ہونا ثابت ہوتا ہی کیونکہ آپنے یہ دو قسمین انھین موجودات کی کی ہین جو واجب الوجود کے سوا ہین چنانچہ لکھا ہی (کہ تمام موجودات سوائے واجب الوجود کے الخ) اور یہ امر آپکی پہلی تقسیم سے ثابت ہوگیا ہے کہ سوا واجب الوجود کے جو کچھ ہے وہ ممکن الوجود ہی اور واقعی امر بھی یہی ہی کہ موجودات واقعیہ دو ہی قسم ہین واجب یا ممکن جب موجودات مین سوا واجب کے قید لگائی جائیگی تو لامحالہ معلوم ہوگا کہ ممکن مراد ہی علاوہ اسکے یہ دونون قسمین موجودات کی وہی ہین جنکا ہونا واجب الوجود کے حکم اور قدرت سے بیان کر آئے ہین اور جو شے خدا کے حکم اور اختیار سے ہوگی تو ضرور ہے کہ وہ حادث اور ممکن ہوگی کیونکہ پہلے خدا کا حکم اور مشیت ہوگی اوسکے بعد اسکا وجود ہوگا پس یہ شی ازلی نہین ہوسکتی اور جس شی مین یہ صفتین ہون کہ ازلی نہو دوسرے کے تحت قدرت ہو محتاج ہین ہو وہ واجب الوجود اور خدا نہین ہوسکتی ایسے محتاج اور حادث کو پادری صاحب ہی خدا بنائین -

الحاصل اول تو یہ تقسیم غلط دوسرے اوسکا مطلب کچھہ نہین ٹھہرتا محض مہمل ہے تیسرے اگر ان سب سے قطع نظر کیجائے تو اس تقسیم سے سوای ایک ذات کے کوئی موجود ایسا نہین نکلتا جسکو واجب الوجود یا خدا کہا جائے جس سے تثلیث ثابت ہو یہانتک تو پادریصاحب نے موجودات کی تقسیم کی جسکا مآل صرف دعوی تھا اور وہ بھی بے سر پا اسکے بعد

پادریصاحب لکھتی ہین کہ اگر ہستی سی موجود ہی تو وہ ہستی مین شامل ہی دیکھیے ایک اور دعوی بلا دلیل کیا کوئی انسے
پوچھے کہ اسپر کیا دلیل ہی کہ جو ہستی سی موجود ہی وہ ہستی مین شامل ہی اجناب اب تک تو یہ بھی ثابت نہین ہوا کہ ہستی
سے کوئی موجود ہی پہلے اسے تو ثابت کیجیے اوسکی بعد اسے ثابت کیجیے اچھا جناب دلیل کو طاق مین رہنے دیجیے
یہ فرمائیے کہ یہان آپنے دو قسمین بیان کین ایک وہ جو ہستی سی موجود ہو دوسرے وہ جو عدم سے اور جو ہستی سی موجود ہے
وہ ہستی مین شامل ہی اور واجب الوجود ہی تو چاہیے کہ دوسری قسم جو اوسکے مقابل ہی یعنی عدم سے موجود ہی اوسکو
عدم مین شامل ہونا چاہیے اور معدوم الوجود اوسے کہنا چاہیے ورنہ اسکی وجہ بیان کیجیے کہ ایک قسم تو اپنی اصل مین
شامل ہو اور دوسری قسم مین جو اوسکی مقابل ہے اپنی اصل مین داخل نہو اب ناظرین ملاحظہ کرین کہ پادریصاحب نے ایک
تقسیم بھی موجودات کی گڑھی اور پھر ایک دعوی بھی دیسرپیر کا کیا مگر باینہمہ اصلی مدعا یعنی تثلیث کا پتہ نہ لگا اگر اون
سب خرافات کو مان لیا جاے جو پادری صاحب نے پہلے بیان کیے تو بھی یہ ثابت نہین ہوتا کہ تین واجب الوجود ہین
اسلیے اونھین ایک اور دعوی کرنا پڑا چنانچہ لکھتے ہین کہ وہ موجودات جو ہستی سی عند التحقیق نظر آتی ہین صرف دو
موجود ثابت ہوے ہین یعنی بیٹا اور روح القدس - پادریصاحب کے علم اور عقل کو ملاحظہ کیجیے کہ تثلیث تو ثابت کرنی بیٹھے
ہین جسکی بنیاد اونکے گمان مین اسپر تھی کہ ہستی سے کوئی موجود ثابت ہو اوسکو ثابت نکیا محض دعوی کر دیا بفرض
محال اگر وہ ثابت بھی ہو تو اونکو یہ ثابت کرنا ضرور تھا کہ وہ دو ہی موجود ہین تاکہ پہلا ایک موجود ملکر تثلیث ثابت
ہوتی جو اونکا اصلی مدعا تھا مگر اصلی مدعا پر بھی پادری صاحب نے سوکھی سنائی اور کہدیا کہ عند التحقیق ایسے دو موجود
ثابت ہوے ہین کوئی انسے یہ پوچھے کہ وہ کونسی تحقیق ہی بیان کیون نہین کیجاتی یہی تو اوسکے بیان کا موقع تھا -
اے طالبان حق مین نہایت سچے دل سی کہتا ہون کہ پادریصاحب اور اونکی تمام ہم مشرب اسکے ثابت کرنیسے عاجز
ہین اور کیونکر کوئی محال اور غیر ممکن شی کو ثابت کرسکتا ہی اور ایسی تقریرین کرنا کہ عند التحقیق ایسا ثابت ہی محض
جھوٹ اور فریب پر مبنی ہین جو کچھہ تحقیق تھی وہ ناظرین پر ظاہر ہوگئی کہ ایک جملہ بھی صحیح اور مدلل نہین بولا گیا
آگے چلکر خداتعالی کی ایک ماہیت قرار دیتے ہین اور اوسکے تین شریک بتاتی ہین حالانکہ خداتعالے کی ماہیت ایسی ہو نا ممکن ہے
جسمین کوئی شریک ہون پادریصاحب تو اپنی تئین بڑا قابل سمجھتے ہین پھر کیا اونھون نے ملا حسن بھی نہین پڑھی جو ہمارے مدرسے
کے ادنی ادنی طالب العلم پڑھتے ہین اوسمین ملا محبّ اللہ کی شرح مین کیسی مضبوط دلائل سی اسکو باطل کیا ہی کہ خداتعالی کی ایسی ماہیت

نہین ہوسکتی کہ اوسمین کوئی شریک ہو ن اگر آپنے پڑھا ہی تو اوسکا جواب یاد ہوتا اور اگر نہین پڑھا تو کسی نے بر تثلیث کے ثبوت
پر دلیل بیان کیجاتی ہی - اب ہم ایک دلیل تثلیث کے بطلان مین بیان کرتے ہین تاکہ پادری صاحب کو اسکے خلاف
عقل ہونیکی وجہ معلوم ہوجاے اور ناظرین یہ جان لین کہ اہل اسلام اسکو خلاف عقل صرف اسوجہ سے نہین کہتے کہ علم
حساب کی رو سے خلاف ہی یہ پادری صاحب کا محض فریب ہی اور دلیل بھی وہ لکھتا ہون جو اللہ تعالے نے عام لوگون کے سمجھانیکو
اپنے کلام مقدس مین بیان کی ہی مگر مین اسکو اس طرز پر بیان کرونگا جو اسوقت علم الٰہی کے دلائل کا طرز بیان ہی وہ
یہ ہی اول یہ معلوم کرلینا چاہیے کہ حضرت مسیح جنکو بیٹا کہا جاتا ہی اور جو تثلیث کا دوسرا رکن قرار دیجاتی ہین وہ وہی
ایک شخص اور ایک ذات ہین جو بطور معمول انسانون کیطرح مان کے پیٹ سے پیدا ہوکے کھانے پانی اور دیگر ضروریات انسانی
کے محتاج تھے اس امر کو تمام عیسائی مانتے ہین اور اونکی کتاب آسمانی مین لکھا ہی دوسرے یہ کہ دو چیزین جو باہم ایک
دوسرے کی ضد ہون وہ ایک وقت مین ایک چیز مین جمع نہین ہوسکتین جیسے سیاہی اور سفیدی کہ ایک وقت ایک چیز
سیاہ اور سفید دونون نہین ہوسکتی البتہ یہ ممکن ہی کہ ایک وقت مین ایک شے سیاہ ہوا اور پھر دوسرے وقت مین وہی
شی سفید ہو یہ دونون ضدین تو ایسی تھین کہ ایک شی مین ایک وقت مین جمع نہین ہوسکتین مگر دو وقت مین جمع
ہوسکتے ہین بعضی دو چیزین ضدین ایسی بھی ہونگی کہ ایک جگہ کسی طور سے اونکا جمع ہونا ممکن نہوگا مثلاً آدمی اور
[illegible] شی ایسی نہین ہوسکتی جسے آدمی اور گھوڑا دونون کہہ سکین یہ ایسا ظاہر ہی کہ کوئی جاہل بھی اسکا انکار
[illegible] مناسبت معلوم ہولیا تو اب ہم کہتے ہین کہ مسیح نہ خدا ہوسکتے ہین نہ کوئی اوسکا جز کیونکہ خدا کی ماہیت
[illegible]ان کی ماہیت کی ایسی ضد ہی کہ ہرگز ایک دوسرے کے ساتھ جمع نہین ہوسکتی ایسی ذات ہونا غیر ممکن ہی کہ انسان
اور خدا دونون ہو کیونکہ انسان کی ذات مین احتیاج پڑی ہی انسان کی صفت ممکن ہونا اور ازلی اور ابدی نہونا
ہے خدا کی ذات مین ان صفات کی بالکل برعکس اور برخلاف صفات ہین یعنی وہ بے نیاز ہی اوسکو کسی چیز
کی حاجت نہین وہ واجب ہی وہ ازلی اور ابدی ہی پھر کوئی شخص حالت ہوش و حواس مین کہہ سکتا ہی کہ ایک شے
ازلی بھی ہو اور نہ بھی ہو واجب بھی ہو اور ممکن بھی یعنی یہ بھی کہین کہ اوسکا وجود کسیکے حکم اور قدرت سے نہین ہے
اور یہ بھی کہین کہ دوسرے کی قدرت سے ہی سواے مجنون کے کوئی ایسا نہین کہہ سکتا جسطرح ایک شے کا انسان اور گھوڑا
ہونا دشوار ہی اوس سے بہت زیادہ واجب اور ممکن کا ایک ذات مین جمع ہونا دشوار ہی کیونکہ انسان اور گھوڑا بہت سی باتون مین

مین شریک ہین برخلاف واجب او رممکن کے کہ ان مین شرکت نہین ہی علاوہ اسکے انسان اور گھوڑا دونون خدا کی قدرت کے تابع ہین بخلاف واجب او رممکن کے کہ انمین سی ایک چیز یعنی واجب خدا کی قدرت کی تابع نہین ہے کیونکہ وہ خود خدا ہی پس جب مسیح مین خواص بشری پائے گئے اور اونکو انسان کہا گیا تو اونکا خدا ہونا غیر ممکن ہے اسیواسطی اللہ تعالی نے اپنے کلام پاک مین فرمایا مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ط كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ط صرف لوازم بشری ثابت کر کے بطلان الوہیت کرنا نہایت عمدہ طریقہ استدلال کا ہی جسمین علاوہ اختصار کے یہ عمدگی ہے کہ عوام اور خواص دونون کے لیے کافی ہی اور دونون گروہ اپنی فہم کے مطابق سمجھ سکتے ہین کیونکہ عوام کے ذہن مین یہ عقیدہ تو ہمیشہ سے مرکوز ہے کہ خدا کو لوازم بشری سے پاک ہونا چاہیے جب اونکی روبرو کسی مین لوازم بشری ثابت کر دی جائین تو اوسکی الوہیت کا بطلان اونپر واضح ہو جاتا ہی اور خواص کے روبرو تو اتنا اشارہ کافی ہی کیونکہ اثبات بشریت کی بعد الوہیت کا اثبات صریح البطلان ہے جسکا بیان ہماری تقریر سے واضح ہو گیا اونکو زیادہ بیان کی ہرگز حاجت نہین اب جو شخص ان دونون گروہون سے خارج ہو اور اونکی نسبت أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ مین داخل ہو اوسکا ذکر نہین سمجھانا تو آدمیون کو مقصود ہوتا ہے نہ جانورون کو پادری صاحب نے آیت مذکو نقل کر کے بہت کچھ زبان درازیان کین ہین اور اپنی فہم پر خوب بھولے اور اترائے ہین مگر اب وہ آنکھین کھولکر دیکھین کہ قرآن مجید مین جو دلیل بطلان الوہیت مسیح کی بیان ہوئی ہی اوسکی تقریر بطور ثابت جو ہمنے بیان کی اگر کچھ ہمت ہو تو اسمین قلم اوٹھائیے ورنہ کچھ تو شرمائیے اگر کچھ بھی خوف خدا ہی کلام خدا پر جو حملے کیے ہین انکا انجام کیا ہوگا مگر آپکا عمل تو اسپر ہے ؎ یان تو اب چین سے گذرتی ہی ؞ عاقبت کی خبر خدا جانے

الغرض جب مسیح کی الوہیت باطل ہوئی تو تثلیث کا بطلان ہو گیا کیونکہ مسیح تثلیث کا ایک جزو ہین اور جب جزو باطل ہو گیا تو کل بھی باطل ہو گیا- اب مین اس رسالہ کو دعا پر ختم کرتا ہون اے میرے قادر مطلق تو تمام عیسائی بھائیون کو خصوصا پادری عماد الدین کو ورطہ ضلالت سے نکال اور سلامتی اور نجات کا راستہ دکھا اے خدائے کریم تو پادری صاحب کی آنکھون سے تعصب اور عناد کا پردہ اوٹھا دے اور اونکین جہل مرکب کی تاریکی سے نکال کر اپنے سچے دین اسلام کی روشنی سے اونکے دل کو منور کر آمین آمین بحرمتہ سید المرسلین

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مرآۃ الیقین لاغلاط ہدایۃ المسلمین مطبع نامی کانپور مین محمد رحمت اللہ رعد کے اہتمام سے چھپائی گئی

Deputy Collector